ماہنامہ

طلسماتی دُنیا

دیوبند

مئی ۲۰۱۰ء MAY 2010

جنّات کی رہائش گاہ میں قیامتِ صغریٰ

دل مظبوط ہو تو یہ مضمون پڑھیں

سفلی اور عُلوی عمل کا فرق

شعبدے اور ٹوٹکے

بازاری عاملین کے ہتھیار

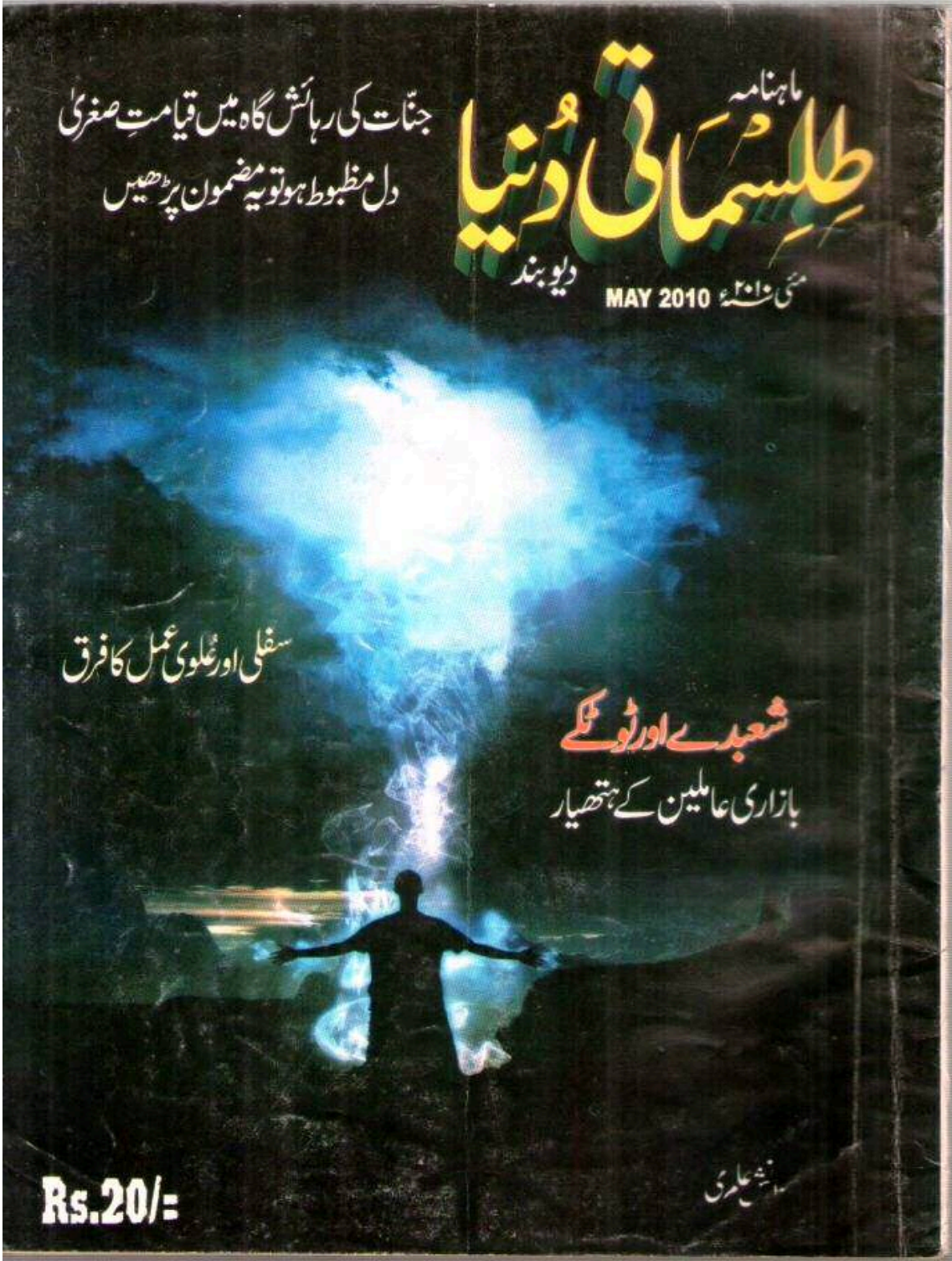

Rs.20/=

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد نمبر ۱۷

شمارہ نمبر ۵

مئی ۲۰۱۰ء

سالانہ زرِتعاون ۲۴۰ روپے سادہ ڈاک سے

۴۳۰ روپے رجسٹرڈ ڈاک سے

فی شمارہ ۲۰ روپے

ماہنامہ طلسماتی دنیا

دیوبند

پاکستان سے

زرتعاون سالانہ 9 سو روپے انڈین

غیر ممالک سے

سالانہ زرتعاون 12 سو روپے انڈین

لائف ممبری ہندوستان میں

7 ہزار روپے

لائف ممبری پاکستان میں

15 ہزار روپے انڈین

لائف ممبری غیر ممالک سے

25 ہزار روپے انڈین

دل میں تو صعف عقیدت کو کبھی راہ نہ دے
کوئی کچھ دے نہیں سکتا اگر اللہ نہ دے

NOOR MOHD. & SONS
BOOK SELLERS
1/53, AUXILIARY MARKET
BUXI BAZAR, CUTTACK

یہ رسالہ دین حق کا ترجمان ہے۔ یہ کسی ایک مسلک کی وکالت نہیں کرتا

ایڈیٹر
حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند
موبائل 09358002992

پوسٹنگ منیجر:
ابوسفیان عثمانی
موبائل 09756726786

آفس ہاشمی روحانی مرکز
فون 09359882674
فیکس (01336) 224748

انتباہ

طلسماتی دنیا سے متعلق متنازعہ امور میں مقدمہ کی سماعت کا حق صرف دیوبند ہی کی عدالت کو ہوگا۔

(منیجر)

اطلاع عام

اس رسالہ میں جو کچھ بھی شائع ہوتا ہے وہ ہاشمی روحانی مرکز کی دریافت ہے اس کے کسی کل یا جزوی مضمون کو شائع کرنے سے پہلے ہاشمی روحانی مرکز سے اجازت لینا ضروری ہے، اس رسالے میں جو تحریریں ایڈیٹر سے منسوب ہیں وہ ماہنامہ طلسماتی دنیا کی ملک ہیں اس کے کل یا جز کو چھاپنے سے پہلے ایڈیٹر سے اجازت حاصل کرنا ضروری ہے، خلاف ورزی کرنیوالے کے خلاف قانونی کارروائی کی جاسکتی ہے۔ (منیجر)

کمپوزنگ
(عمر الٰہی، راشد قیصر)
ہاشمی کمپیوٹر
محلہ ابوالمعالی، دیوبند
فون 09359882674

بینک ڈرافٹ صرف "TILISMATI DUNYA" کے نام سے بنوائیں

ہم اور ہمارا ادارہ کچھ بین قانون اور ملک کے مذہبوں سے اطلاع بے زاری کرتے ہیں

پتہ: ہاشمی روحانی مرکز
محلہ ابوالمعالی دیوبند 247554

TILISMATI DUNYA (Monthly)
HASHMI ROOHANI MARKAZ
MOHALLA, ABUL MALI DEOBAND 247554

پرنٹر پبلشر زینب ناہید عثمانی نے شعیب آفسیٹ پریس دہلی سے چھپوا کر ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند سے شائع کیا۔

Printer Publisher Zenab Naheed Usmani Shoaib Offset Press Delhi
Hashmi Roohani Markaz, Abul Mali, Deoband (U. P.)

کیا اور کہاں

اداریہ ۵	مختلف پھولوں کی خوشبو ۶	علاج بالقرآن ۱۱	ذرا سوچئے ۱۲	اسماء رحمۃ للعالمین ۱۳
کرشماتِ جفر ۱۷	روحانی ڈاک ۱۹	اعداد کی دنیا ۳۱	مخزن العجائب ۳۵	اعلامیہ ۱۸ ۴۰
عملیات حروف صوامت ۴۱	حاضرات الارواح ۴۳	علاج بذریعہ صدقات ۴۸	نومسلموں کی کہانی نومسلموں کی زبانی ۴۹	آپ کا پتھر ۵۳
حضرت ابوذر غفاریؓ ۵۵	جنات کی رہائش گاہ ۵۹	اذان بتکدہ ۶۳	علم الاعداد کی ایک جھلک ۶۸	انسان اور شیطان کی کشمکش ۶۹
نظرات ۷۵	شرف قمر ۷۷	ترک عاداتِ بد ۷۹	خواب ۸۰	آخری صفحہ ۸۲

سچ پھر سچ ہے

بقلم خاور

آج پوری دنیا میں جھوٹ کا پرچار جس طرح کیا جارہا ہے اس کو دیکھ کر، پڑھ کر اور سن کر عقل حیران ہے اور افسوسناک بات یہ ہے کہ جھوٹ کی بنیاد پر جس قوم کو بدنام کیا جاتا ہے اس کی اکثریت بھی اس جھوٹ کو سچ سمجھ رہی ہے۔ اس طرح جھوٹ بولنے والا پوری طرح کامیاب نظر آرہا ہے۔ امریکہ نے صدام حسین کے خلاف یہ جھوٹا پروپیگنڈہ کیا کہ صدام حسین نے خطرناک ہتھیار بنا رکھے تھے اور ان ہتھیاروں سے دنیا کے امن وسلامتی کو بھاری نقصان پہنچنے کا اندیشہ تھا۔ یہ جھوٹ گھڑ کر اس نے پورے عراق کو تہس نہس کر ڈالا۔ صدام حسین کا تو جو حشر ہوا وہ ہوا ہی عراق بھی پوری طرح اجڑ گیا۔ لاکھوں انسان تباہ ہوگئے، بربادیاں اور بلائیں اہل عراق کا مقدر بن کر رہ گئیں۔ پورے عراق کی تلاشی جنگی پیمانے پر ہوئیں، پورا پہاڑ کھود ڈالا لیکن وہاں سے مرا ہوا چوہا بھی برآمد نہیں ہوا۔ ہاں یہ ہوا کہ صدام حسین کی پسپائی کے بعد عالمی طاقتوں کا قبضہ تیل کے ذخائر پر ہوگیا۔ اور عراق کی دولتیں عالمی طاقتوں نے اپنے دامن میں سمیٹ لیں اور شاید عراق کو تاراج کرنے کا اصل مقصد بھی یہی تھا۔

۱۱ ستمبر کو امریکہ میں جو حادثہ ہوا تھا اور ایک فلک بوس عمارت کو جہاز کے ذریعہ جو نقصان پہنچایا گیا تھا وہ بھی خالصتاً ایک جھوٹ ہی تھا۔ وہ عیسائیوں اور یہودیوں کی ملی جلی سازش تھی، جس دن یہ حادثہ ہوا اس دن ایک بھی یہودی اس عمارت کے کسی دفتر میں موجود نہیں تھا۔ اس ڈرامائی تباہی کے بعد اس کا سہرا اسامہ بن لادن کے سر باندھ دیا گیا، وہ اسامہ بن لادن جو امریکہ ہی کی دریافت تھا اور جس نے امریکہ کے اشاروں پر طالبان کی سرپرستی کرتے ہوئے روس کے ٹکڑے ٹکڑے کردیئے تھے۔ عالمی طاقتوں نے اس حادثہ کے بعد "القاعدہ" نام کا ایک بھوت تیار کیا تھا تاکہ وقتاً فوقتاً اس بھوت سے دنیا والوں کو ڈراتے رہیں اور وقتاً فوقتاً اس بھوت کا شور مچا کر اپنا الوسیدھا کرتے رہیں۔ یہ ایک فرضی بھوت ہے جو عالمی طاقتوں کے اشارے پر کبھی بھی بوتل سے باہر آجاتا ہے۔

اسامہ بن لادن جو غالباً اب دنیا میں نہیں ہے جو گردے فیل ہوجانے کی وجہ سے آج سے چھ برس پہلے اس دنیا سے رخصت ہوگیا لیکن عالمی طاقتوں کا پیٹ چونکہ ابھی پوری طرح نہیں بھرا ہے اس لئے گاہے بگاہے اسامہ کا نام اچھال کر اور فرضی کیسٹیں دنیا کے سامنے پیش کرکے وہ ساری دنیا کو بے وقوف بناتے رہتے ہیں اور خود ساختہ ڈر اور خوف کا پورا پورا فائدہ اٹھا رہے ہیں اور دنیا والے بھی اس جھوٹ کو سچ سمجھ کر اسامہ بن لادن سے نفرت کرتے ہیں۔ داڑھی ٹوپی والے کو ترچھی نظر سے دیکھتے ہیں اور مسلمان کو مجرم سمجھنے کی فکر بد میں مبتلا ہیں۔ جھوٹ اور مکاری اور عیاری کی سیاست اگرچہ سر چڑھ کر بول رہی ہے اور ہمارے ملک ہندوستان کے سیاست داں بھی اسی جھوٹ، اسی مکاری اور اسی عیاری کا سہارا لے کر اقتدار تک پہنچ رہے ہیں اور اقتدار پر بیٹھے ہوئے ہیں لیکن پھر بھی سچ ہے۔ سچ ایک دن اپنا رنگ ضرور دکھاتا ہے اور جھوٹ پھر جھوٹ ہی ہے، ہزاروں پشت پناہیوں کے باوجود ایک دن جھوٹ کو اپنا بوریہ بستر ضرور باندھنا پڑتا ہے۔ حق کو کتنا بھی دباؤ کتنا بھی کچلو ایک دن حق ضرور غالب ہوتا ہے اور باطل کو ایک نہ ایک دن شرمندگی کا اور پسپائی کا سامان کرنا ہی پڑتا ہے۔ قرآن حکیم میں فرمایا گیا ہے کہ جَاءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا حق آگیا اور باطل چلا گیا ار باطل تو جانے کے لئے آیا تھا۔

آہستہ آہستہ سچ اپنا رنگ دکھا رہا ہے، "انڈین مجاہدین" تنظیم جو فرقہ پرستوں کی تنظیم تھی اور اس کی کمانڈ یہودیوں کے ہاتھوں میں تھی آہستہ آہستہ اس کی حقیقت کھل رہی ہے، آہستہ آہستہ دنیا کو یہ پتہ چل رہا ہے کہ مسلمان نوجوانوں کا پولیس کے ظالموں جو نے انکاؤنٹر دکھایا تھا وہ سب ظلم وستم کا شاخسانہ تھا، عاطف وساجد جیسے معصوم نوجوانوں کا قتل پھر ان کے پوسٹ مارٹم کی رپورٹ یہ ثابت کرتی ہے کہ کتنے ہی بے خطا نوجوان جھوٹ کی بنیاد پر پولیس کا شکار بنے اور شہید ہوگئے۔

ہیمنت کرکرے کا قتل بھی ایک جھوٹ کی بنیاد پر ہے۔ ہیمنت کرکرے کو مار کر پھر ان کی لاش کو جائے واردات پر پھینکا گیا تاکہ دنیا والوں کی نظروں میں یہ دھول جھونکی جاسکے کہ کرکرے دہشت گردوں کا نشانہ بنے۔ دنیا کے سامنے آہستہ آہستہ یہ بات آرہی ہے کہ غالباً کرکرے کو بھی ارباب قانون نے ہی نشانہ بنایا تھا تاکہ اس تحقیق پر پردہ پڑ جائے جو کرکرے کئی سالوں سے کررہے تھے اور جس تحقیق سے یہ ثابت ہورہا تھا کہ ہندوستان میں دہشت گردی اصلاً کون لوگ کررہے ہیں اور انہیں غذا کہاں سے فراہم ہورہی ہے۔ انشاء اللہ بہت جلد یہ سچ دنیا کے سامنے آجائے گا کہ اصل دہشت گرد امریکہ اور اسرائیل ہیں اور یہی لوگ کچھ فرقہ پرستوں سے مل کر اور القاعدہ کا ہوا کھڑا کرکے ہندوستان کے ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان نفرت کے بیج بو رہے ہیں اور ہندوستان کو کمزور کرنے کی منصوبہ بندی کررہے ہیں۔ امریکہ کی چار سو بیسی یہ ہے کہ وہ دہشت گردی کو ختم کرنے کی آڑ میں کھل کر دہشت گردی کررہا ہے اور اتنے جھوٹ بول رہا ہے کہ اس قوم کے رہنما بھی گمراہ ہوگئے جو قوم امریکہ کا اصل نشانہ ہے۔ جمعیۃ العلماء کے کرتا دھرتا لوگوں کا دہشت گردوں کے خلاف فتویٰ سنانا اس بات کا کھلا ثبوت ہے کہ یا تو وہ فرقہ پرستوں کو کیش کررہے ہیں یا پھر وہ فریب کا شکار ہوگئے ہیں لیکن مسلمانوں کا اصل مددگار اللہ ہے اور اللہ ہی ایک دن سب کا پردہ در بزنوں کا بھی اور رہنماؤں کا بھی فاش کرنے والا ہے اور اللہ کی لاٹھی اور گرفت سے کون بچ سکتا ہے۔

مختلف پھولوں

جنت الفردوس

حضرت ابوہریرہ کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنت کس چیز سے بنی ہے۔؟ اس کے جواب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

ایک اینٹ سونے کی ہے اور ایک چاندی کی ہے اس کا مسالا (جس سے اینٹیں جوڑی گئیں ہیں) تیز خوشبودار مشک ہے، اس کی کنکریاں موتی اور یاقوت ہیں، اس کی مٹی زعفران ہے، جو شخص جنت میں داخل ہوگا وہ ہمیشہ نعمت میں رہے گا اور کبھی کسی چیز کا محتاج نہیں ہوگا، ہمیشہ زندہ رہے گا اور اسے موت نہ آئے گی نہ جنتیوں کے کپڑے بوسیدہ ہوں گے نہ ان کی جوانی فنا ہوگی۔

سنہری باتیں

☐ ایماندار آدمی اپنی بیوی سے ناراض نہ رہا کرے کیونکہ اس کی کوئی عادت ناپسند ہو تو کوئی پسند بھی ہوگی۔

☐ جھوٹی قسم ملک کو برباد کر دیتی ہے۔

☐ تیر اکسی شئے کو چاہنا اندھا اور بہرہ کر دیتا ہے۔

☐ ہر قوم کے معزز آدمی کا احترام اور عزت کرو۔

☐ جو شخص سلام سے پہلے بات کرے اس کا جواب مت دو جب تک وہ سلام نہ کرے۔

☐ علماء اس لئے بے کس ہیں کیونکہ اس دنیا میں جاہلوں کی تعداد زیادہ ہے اور وہ ان کی قدر و قیمت نہیں سمجھتے۔

☐ اگر مومن لوگوں کو نیک بات بتائے یا برائی سے روکے تو وہ اس پر بڑی تہمتیں لگاتے ہیں اور اس کی عزت خراب کرتے ہیں۔

اقوال زریں

☐ اللہ کی رضا پر راضی ہونا ہی اصل ایمان ہے۔

☐ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین شخص وہ ہے جو زیادہ جھگڑا کرنیوالا ہے۔

☐ شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ والدین کی نافرمانی ہے۔

☐ تکبر اور غصہ عقل کا دشمن ہے۔

☐ علم سے بڑا کوئی خزانہ نہیں، بری عادت سے زیادہ کوئی دشمن نہیں اور شرم سے بہتر کوئی لباس نہیں۔

☐ جو لوگ زندگی کو ایک مقدس فریضہ سمجھ کر بسر کرتے ہیں وہ کبھی ناکام نہیں ہوتے۔

☐ خاموشی غصے کا بہترین علاج ہے۔

☐ کسی کو اپنے سے کمتر سمجھنا سب سے بڑی بے وقوفی ہے۔

☐ لالچ ساری برائیوں کی جڑ اور علم تمام خوبیوں کا سرچشمہ ہے۔

☐ اگر بڑا بننے کی خواہش ہے تو پہلے چھوٹا بنو۔

☐ جس انسان میں خودداری نہیں وہ سب کچھ ہوسکتا ہے مگر انسان نہیں۔

☐ دل ایک آئینہ ہے، اگر بدی سے پاک ہو تو اس میں اللہ بھی نظر آسکتا ہے۔

دو چیزیں

زندگی میں دو چیزیں بہت تکلیف دہ ہوتی ہیں۔

☐ ایک وہ جس سے محبت نہ ہو اس کے ساتھ رہنا۔

☐ ایک وہ جس سے محبت ہو اس کے بغیر رہنا۔

اقوال

☐ کام کرنے سے تین برائیاں ختم ہوجاتی ہیں، بوریت، گناہ اور غربت۔

☐ عقل مند وہ ہے جو اپنی غلطیوں کو یاد کرے اور دوسروں کی غلطیوں کو بھول جائے۔

کی خوشبو

گل چیں
نازیہ مریم ہاشمی

□ انسان کی شخصیت اتنی گہری ہونی چاہئے کہ اندر کا حال کوئی نہ جان سکے۔
□ بہترین انسان وہ ہے جو دوسروں کے دل میں اتر کر اس کے دکھ کا اندازہ کر سکے۔
□ جو خدا نے ہمیں نہیں دیا اس پر قناعت کریں اور جو خدا نے ہمیں دیا ہے اس پر شکر کریں۔
□ دوست وہ ہے جو تمہارے مزاج کے ہر موسم کو ہنس کر سہہ جائے۔
□ آنکھوں میں اتنے خواب نہ بھرو کہ حقیقت دکھائی نہ دے۔
□ اپنی خامیوں کا احساس ہی انسان کی کامیابی کی علامت ہے۔
□ اگر تمہارا دل اور سوچ تاریک ہے تو سورج بھی تمہیں روشنی دینے سے قاصر ہے۔

محبت

□ اعتماد محبت کی پہلی سیڑھی ہے۔
□ جھوٹے ساتھ سے سچی جدائی اچھی ہے کیونکہ یہ کم از کم محبت کو تو زندہ رکھتی ہے۔
□ محبت بچوں کی سائیں سائیں کی طرح ہوتی ہے، یہ دکھائی دیتی ہے اور نہ پکڑ میں آتی ہے بلکہ اپنے حصار میں لے لیتی ہے۔
□ محبت کی نازک شاخ کے ایک تنکے سے ٹوٹ جاتی ہے۔
□ کسی سے مت پوچھو کہ وہ تم سے کتنی محبت کرتا ہے بلکہ یہ نوٹ کرو کہ تم کس سے کتنی محبت کرتے ہو۔
□ محبت کو ہم جس سے بھی تشبیہ دیں یہ اسی میں ڈھل جاتی ہے، محبت کرنے کا نہیں بلکہ ہونے کا نام ہے۔
□ اگر تمہیں کسی کی خوبصورتی سے محبت ہے تو وہ محبت نہیں بلکہ بیوقوفی ہے۔

رنگ اور خواتین

□ جو خواتین سبز رنگ پسند کرتی ہیں وہ ہر حال میں خوش رہتی ہیں۔
□ جن خواتین کی پسند سرخ رنگ ہو، وہ ہمیشہ غصہ میں رہتی ہیں۔
□ سفید رنگ پسند کرنے والی خواتین امن پسند ہوتی ہیں۔
□ وہ خواتین جو رونا دھونا مچائے رکھتی ہیں، کالا رنگ پسند کرتی ہیں۔
□ گلابی رنگ کی چاہنے والی خواتین قناعت پسند ہوتی ہیں۔
□ پیلا رنگ پسند کرنے والی خواتین نرم خو ہوتی ہیں۔
□ وہ خواتین بلندی کی جستجو رکھتی ہیں جو نیلا رنگ پسند کرتی ہیں۔
□ نارنجی رنگ چاہنے والی سچائی پسند ہوتی ہیں۔
□ بھورا رنگ پسند کرنے والی محنتی اور سخت جان ہوتی ہیں۔

کرنیں

□ اللہ سمجھ آجائے تو غیر اللہ سمجھ آسکتا ہے، اللہ سمجھ نہ آئے تو غیر اللہ سمجھ میں نہیں آسکتا۔ یہ سب صرف اللہ کی مہربانیوں سے سمجھ میں آسکتا ہے۔
□ اسلام عمل ہے بس عمل کرتے جاؤ، کسی کو معاف کردو، کسی سے معافی مانگ لو، کسی کی خدمت کردو، یہ سب عمل ہے۔
□ ماں باپ دعا کریں تو قبر کی تنگی ختم ہو جاتی ہے کیونکہ ماں باپ کی دعا سے قبر کا عذاب ٹل جاتا ہے۔
□ بلا کی تعریف ہی یہی ہے کہ جو نہ ٹلے لیکن بالصدقہ سے ٹل جاتی ہے۔
□ یہ بڑی غور طلب بات ہے کہ بے وقوف بچے سے بھی دانا ماں باپ محبت کرتے ہیں کیونکہ وہ ان کا اپنا ہوتا ہے۔

زاویہ نگاہ

□ تکلیفوں سے مت گھبراؤ کیونکہ تکلیفیں انسان کو سوچنے پر مجبور کر دیتی ہیں۔ سوچنے سے آدمی دانا بنتا ہے اور دانائی جینے کے قابل بنا دیتی ہے۔
□ محبت میں مصائب اس لئے آتے ہیں تاکہ ہر شخص محبت کا دعویٰ نہ کر سکے۔

□ محبت میں یہ قباحت ہے کہ جس سے محبت ہو جائے اسے آسانی سے آزاد نہیں کیا جا سکتا اسے آزاد کرنے سے دل کو بہت تکلیف ہوتی ہے۔

□ دوست وہ ہے جو آپ کو اس وقت بھی نہ چھوڑے جب سب آپ کو چھوڑ چکے ہوں۔

□ آنکھیں دنیا کے عجائبات کا نظارہ کرتی ہیں لیکن اپنے آپ کو نہیں دیکھ سکتیں۔

□ وہ گناہ جس کا تمہیں رنج ہو اللہ کے نزدیک اس نیکی سے کہیں اچھا ہے جو تمہیں خود پسند بنا دے۔

□ تنہائی کا احساس تب نہیں ہوتا جب ہمارے چاہنے والے ہمیں چھوڑ جاتے ہیں بلکہ اصل تنہائی تب ہوتی ہے جب ہمارا دل تنہا ہوتا ہے اور دل کی تنہائی کا سبب اللہ تعالیٰ سے دوری ہے۔

شمع فروزاں

حقیقتیں

□ چاند کے بغیر رات بیکار ہے، علم کے بغیر ذہن۔

□ جس شخص میں برداشت نہیں اس میں صبر نہیں۔

□ مضبوط ایمان ہر مشکل کو آسان بنا دیتا ہے۔

□ اگر کچھ سیکھنا چاہتے ہو تو پھر ہر وقت متحرک رہو۔

□ خوبصورتی اور بدصورتی کا معیار کردار کی عظمت پر ہے۔

□ نیک کام کرتے وقت مذہب وملت کا خیال مت کرو۔

□ اتحاد واتفاق جنگ کا مہلک ترین ہتھیار ہے۔

□ ہاتھ پر چاند لکھ کر روشنی کی امید نہیں رکھنی چاہئے۔

□ دنیا تلوار سے فتح ہو سکتی ہے لیکن دل صرف محبت سے جیتے جاتے ہیں۔

□ خود اعتمادی کامیابی کا سب سے بڑا راز ہے۔

□ اگر غرور کو کوئی علم ہوتا تو اس کے سند یافتہ بہت ہوتے۔

□ جھوٹ بولنے سے گونگا ہونا بہتر ہے۔

□ صبر جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔

□ ہم دولت سے بستر خرید سکتے ہیں، نیند نہیں۔

□ دوسروں کی فکر میں خود کو نہ بھلاؤ۔

□ علم مال سے بہتر ہے کیونکہ علم تیری حفاظت کرتا ہے اور تو مال کی۔

□ انسان بیماری کے ڈر سے کھانا چھوڑ دیتا ہے مگر عذاب کے ڈر سے گناہ نہیں چھوڑتا۔

خوشی انسان کو اتنا کچھ نہیں سکھاتی جتنا غم اسے سکھاتا ہے۔

موتی مالا

□ سڑک چاہے کتنی ہی خوبصورت کیوں نہ ہو لیکن پیدل چلنے والے کو تھکا دیتی ہے۔

□ آگے بڑھنے کے لئے چلنا بہت ضروری ہوتا ہے۔

□ آپ انسان سے سب کچھ چھین سکتے ہیں مگر اس کے جذبات نہیں۔

□ ہمدردی کا ایک لفظ ہزاروں زخموں پر مرہم رکھ دیتا ہے۔

□ جتنی مسکراہٹ تمہارے پاس ہے، دیدو۔ جس فراخ دلی سے تم دوگے تمہارے خزانے اتنے ہی بھرتے جائیں گے۔

□ انسانی روپ موسموں کی طرح ہوتے ہیں جس سے نمٹنے کے لئے لہجوں کے لباس بدلنا پڑتے ہیں۔

نمک پارے

□ جو مہربانی کرنے والے کو کمینہ سمجھتا ہے۔ اس سے زیادہ کمینہ کوئی دوسرا نہیں۔

□ اگر لوگوں کو ہم خیال بنانا چاہتے ہو تو اپنے خیالات کو ڈرامائی طور پر پیش کرو۔

□ بے وقوف کے ساتھ بیٹھنے سے عقل مند کے ساتھ قید خانہ میں بیٹھنا بہتر ہے۔

□ جو علم کو دنیا کے کمانے کے لئے حاصل کرتا ہے، علم اس کے قلب میں جگہ نہیں پاتا۔

□ کامل انسان وہ ہے، جس سے اس کے دشمن بھی بے خوف ہوں۔

□ انسان کی دولت طمع اور حرص، علم اور دانش کو بھی ضائع کر دیتی ہے۔

□ اس دوست کا گلہ کر رہے ہو جو دھوکہ دے گیا؟ شکایت اپنی عقل سے کرو جو دھوکہ دینے والے کو اپنا سمجھتی رہی۔

□ مظلوم کا ہر آنسو ظالم کے لئے بددعا بن کر اس کی آنکھ سے ٹپکتا ہے۔

□ اس انداز سے جیو کہ لوگ آپ کو دیکھ کر کہیں کہ وہ دیکھو زندگی کتنی خوبصورت ہے۔

□ خوشیاں بھی ساون کے بادلوں کی طرح ہوتی ہیں، کیونکہ کوئی نہیں جانتا کہ یہ کب اور کہاں برس جائیں۔

□ اگر انسان پہاڑ سے گر جائے تو وہ دوبارہ اٹھ سکتا ہے لیکن کسی کی نظر سے گر کر کبھی نہیں اٹھ سکتا۔

□ زندگی کے دکھ ہی آدمی کو انسان بناتے ہیں۔

بکھرے ذرّے

□ دعا اگر مستجاب ہوجائے تو سفارش بھی ناکام ہوجاتی ہے۔
□ دعا پائیدار اور مستقل ذریعہ کامیابی ہے، اور سفارش کمزور اور وقتی۔
□ دلی دعا ہر دکھی شخص کی مستجاب ہوتی ہے، جب کہ سفارش برسر اقتدار کی۔
□ ہر انسان کا وقار اس کا ظرف ہے۔
پریشانی کے وقت میں عبادت سکون اور عوام الناس کی گفتگو تکلیف دیتی ہے۔
□ رب کے پاس ہی پریشانی، دکھ وسائل کا حل ہے، عزیز واقربا تو صرف کمزور لمحات کی تلاش میں ہوتے ہیں۔

تجربات کا نچوڑ

□ میرے سامنے وہ بہادر نہیں جو دشمن پر قابو پائے بلکہ وہ بہادر ہے جو اپنی خواہش کو قابو میں رکھے۔ (ارسطو)
□ نوجوان کو نصیحت کے لئے میرے پاس صرف تین الفاظ ہیں، کام، کام اور کام۔ (بسمارک)
آدمی کی دس انگلیاں اس کی بہترین دوست ہیں۔ (کولیر)
□ مطالعہ ذہن کے لئے وہی اہمیت رکھتا ہے جیسے ورزش جسم کیلئے۔
(جوزف ایڈیر)

باتوں سے خوشبو آئے

□ آج کل کے دوست اظہار ضرورت پر فوراً پلٹ جاتے ہیں۔
□ جو آدمی جلدی سے ہر ایک بات کا جواب دیدیتا ہے وہ ٹھیک جواب نہیں دے سکتا۔
□ اگر تم طویل زندگی گزارنا چاہتے ہو تو غصے کی آگ سے بچو۔
□ لکڑیاں ایک ایک کرکے جلاؤ تو دھواں دیتی ہیں اور اگر اکٹھی جلاؤ تو روشنی پیدا ہوتی ہے یعنی اتحاد میں برکت ہے۔
□ دوسروں کی بدقسمتی سے احتیاط کا درس لو۔
□ احمق لوگ عالموں سے جتنا سیکھتے ہیں اس سے کہیں زیادہ عالم لوگ احمقوں سے سیکھتے ہیں۔

بیٹیاں

بیٹیاں پھول کی مانند ہوتی ہیں، جو اپنے والدین کے آنگن میں جنم لیتی ہیں، جس طرح پھول فرحت، تازگی اور سکون کا باعث بنتا ہے، اسی طرح بیٹیاں بھی والدین کی آنکھوں کا تارا بن کر ان کے لئے سکون وراحت کا سبب بنتی ہیں، جس طرح پھول خوشبو بکھیرتا ہے اسی طرح بیٹیاں بھی پیار ومحبت نچھاور کرتی ہیں اور پھر ایک دن جس طرح پھول اپنی شاخ سے الگ ہوجاتا ہے، اسی طرح بیٹیاں بھی اپنے بابل کا آنگن غم واداسی کے ساتھ چھوڑ کر اور دوسرے آنگن میں اتر کر خوشبوؤں کی پھواریں برسا کر اس آنگن کو ننھی منی کلیوں سے سجاتی ہیں۔

بڑی باتیں

□ اس دنیا کی کیا تعریف کروں جس کا صحت مند اصل میں بیمار، جس کا بے خوف پشیمان، جس کا مفلس غمگین، جس کا دولت مند مصائب میں مبتلا ہو اور جس کے حلال کا حساب ہو، حرام پر عذاب ہو اور شکوک پر ملامت ہو۔
□ مصائب کا مقابلہ صبر سے اور نعمتوں کی حفاظت شکر سے کرو۔
□ ناہنجار لوگوں سے حاجت طلب کرنے سے حاجت کا پورا نہ ہونا بہتر ہے۔
□ جو شخص کسی جہنمی کو دیکھنا چاہتا ہے وہ ایسے آدمی کو دیکھے جو خود بیٹھا ہوا ہو اور لوگ اس کے سامنے کھڑے ہوں۔
□ اگر تمہارے دل میں کسی کے لئے محبت نہیں تو نفرت بھی پیدا نہ کرو۔
□ انسان کی ہر خواہش کا پورا ہونا ضروری نہیں کیونکہ پھول کی کچھ پتیاں بکھر بھی جاتی ہیں۔
□ اپنی عقل اور دوسروں کے گناہ ہمیشہ زیادہ لگتے ہیں۔
□ دنیا تمہیں اس وقت تک نہیں ہرا سکتی جب تک کہ تم اپنے آپ نہ ہار جاؤ۔

آنکھوں، آنکھوں میں

□ خواتین کی آنکھوں سے ان کی شخصیت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔
□ بھوری آنکھوں والی دوشیزائیں مغرور ہوتی ہیں۔
□ نیلی آنکھوں والی خواتین تنہائی پسند واقع ہوتی ہیں۔
□ کالی آنکھوں والی صنف نازک حاضر جوابی میں ماہر ہوتی ہیں۔
□ شرابی آنکھوں کی مالک خواتین کی حس مزاح تیز ہوتی ہے۔
□ گلابی آنکھوں والی مستورات شاطر ذہن کی مالک ہوتی ہیں۔ عقابی آنکھیں رکھنے والی خواتین کو نت نئے کام انجام دینے اور گھومنے پھرنے کا شوق ہوتا ہے۔
□ چمکیلی آنکھوں والی حوا کی بیٹیاں ذہین ہوتی ہیں۔
□ شرمیلی آنکھوں والی بیٹیاں گھریلو امور میں ماہر ہوتی ہیں۔
□ رسیلی آنکھوں کی مالک خواتین کو لکھنے کا شوق ہوتا ہے۔

یادگار لمحے

□ آپ کسی سے سب کچھ چھین سکتے ہیں مگر اس کے جذبات نہیں۔

بکھرے ذرّے

□ دعا اگر مستجاب ہو جائے تو سفارش بھی ناکام ہو جاتی ہے۔
□ دعا پائیدار اور مستقل ذریعہ کامیابی ہے، اور سفارش کمزور اور وقتی۔
□ دعا بد عا ہر کسی شخص کی مستجاب ہوتی ہے، جب کہ سفارش ہر سرانتدار کی۔
□ ہر انسان کا وقار اس کا ظرف ہے۔
پریشانی کے وقت میں عبادت سکون اور عوام الناس کی گفتگو تکلیف دیتی ہے۔
□ رب کے پاس ہی پریشانی، دکھ و مسائل کا حل ہے، عزیز و اقربا تو صرف کمزور لمحات کی تلاش میں ہوتے ہیں۔

تجربات کا نچوڑ

□ میرے سامنے وہ بہادر نہیں جو دشمن پر قابو پائے بلکہ وہ بہادر ہے جو اپنی خواہش کو قابو میں رکھے۔ (ارسطو)
□ نوجوان کو نصیحت کے لئے میرے پاس صرف تین الفاظ ہیں، کام، کام اور کام۔ (ہمسارک)
آدمی کی دس انگلیاں اس کی بہترین دوست ہیں۔ (کولیر)
□ مطالعہ ذہن کے لئے وہی اہمیت رکھتا ہے جیسے ورزش جسم کیلئے۔
(جوزف ایڈیر)

باتوں سے خوشبو آئے

□ آج کل کے دوست اظہار ضرورت پر فوراً لپٹ جاتے ہیں۔
□ جو آدمی جلدی سے ہر ایک بات کا جواب دیدیتا ہے وہ ٹھیک جواب نہیں دے سکتا۔
□ اگر تم طویل زندگی گزارنا چاہتے ہو تو غصے کی آگ سے بچو۔
□ لکڑیاں ایک ایک کر کے جلاؤ تو دھواں دیتی ہیں اور اگر اکٹھی جلاؤ تو روشنی پیدا ہوتی ہے یعنی اتحاد میں برکت ہے۔
□ دوسروں کی بدقسمتی سے احتیاط کا درس لو۔
□ احمق لوگ عالموں سے جتنا سیکھتے ہیں اس سے کہیں زیادہ عالم لوگ حمقوں سے سیکھتے ہیں۔

بیٹیاں

بیٹیاں پھول کی مانند ہوتی ہیں، جو اپنے والدین کے آنگن میں جنم لیتی ہیں۔ جس طرح پھول فرحت، تازگی اور سکون کا باعث بنتا ہے، اسی طرح بیٹیاں بھی والدین کی آنکھوں کا تارا بن کر ان کے لئے سکون و راحت کا سبب بنتی ہیں، جس طرح پھول خوشبو بکھیرتا ہے اسی طرح بیٹیاں بھی پیار و محبت نچھاور کرتی ہیں اور پھر ایک دن جس طرح پھول اپنی شاخ سے الگ ہو جاتا ہے، اسی طرح بیٹیاں بھی اپنے بابل کا آنگن غم و اداسی کے ساتھ چھوڑ کر اور دوسرے آنگن میں اتر کر خوشبوؤں کی پھواریں برسا کر اس آنگن کو بھی مہکی کلیوں سے سجاتی ہیں۔

بڑی باتیں

□ اس دنیا کی کیا تعریف کروں جس کا محبت مند اصل میں بیمار، جس کا بے خوف پشیمان، جس کا مفلس غمگین، جس کا دولت مند مصائب میں مبتلا ہو اور جس کے حلال کا حساب ہو، حرام پر عذاب ہو اور شکوک پر ملامت ہو۔
□ مصائب کا مقابلہ صبر سے اور نعمتوں کی حفاظت شکر سے کرو۔
□ نا ہنجار لوگوں سے حاجت طلب کرنے سے حاجت کا پورا نہ ہونا بہتر ہے۔
□ جو شخص کسی جنتی کو دیکھنا چاہتا ہے وہ ایسے آدمی کو دیکھے جو خود میٹھا ہوا ہو اور لوگ اس کے سامنے کھڑے ہوں۔
□ اگر تمہارے دل میں کسی کے لئے محبت نہیں تو نفرت بھی پیدا نہ کرو۔
□ انسان کی ہر خواہش کا پورا ہونا ضروری نہیں کیونکہ پھول کی کچھ پتیاں بکھر بھی جاتی ہیں۔
□ اپنی عقل اور دوسروں کے گناہ ہمیشہ زیادہ لگتے ہیں۔
□ دنیا تمہیں اس وقت تک نہیں ہنسا سکتی جب تک کہ تم اپنے آپ نہ ہنسا جاؤ۔

آنکھوں، آنکھوں میں

□ خواتین کی آنکھوں سے ان کی شخصیت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔
□ بھوری آنکھوں والی دوشیزائیں مغرور ہوتی ہیں۔
□ نیلی آنکھوں والی خواتین تنہائی پسند واقع ہوتی ہیں۔
□ کالی آنکھوں والی صنف نازک حاضر جوابی میں ماہر ہوتی ہیں۔
□ شرابی آنکھوں کی مالک خواتین کی حس مزاح تیز ہوتی ہے۔
□ گلابی آنکھوں والی مستورات شاطر ذہن کی مالک ہوتی ہیں۔ عنابی آنکھیں رکھنے والی خواتین گونت نئے کام انجام دینے اور گھومنے پھرنے کا شوق ہوتا ہے۔
□ چمکیلی آنکھوں والی حوا کی بیٹیاں ذہین ہوتی ہیں۔
□ شربتی آنکھوں والی بیٹیاں گھریلو امور میں ماہر ہوتی ہیں۔
□ رسیلی آنکھوں کی مالک خواتین کو لکھنے کا شوق ہوتا ہے۔

یادگار لمحے

□ آپ کسی سے سب کچھ چھین سکتے ہیں مگر اس کے جذبات نہیں۔

□ اندھیرے سے مت گھبراؤ کیونکہ ستارے ہمیشہ رات میں چمکتے ہیں۔

□ وفا کا درس پھولوں سے لو جو کانٹوں سے جدا ہوتے ہی مرجھا جاتے ہیں۔

□ مصائب سے مت گھبراؤ کیونکہ مارِ سیاہ بزدل لوگوں کا کام ہے۔

□ چلتے ہوئے منہ پر رکھو تم رستے قدموں سے اٹھنے والی دھول میں ہی کی منزل گم ہو چکے۔

ماں اور باپ

□ ماں کے پاؤں تلے اگر جنت ہے تو باپ اس جنت کا دروازہ ہے۔

□ ماں کا آنچل اگر دھوپ میں بادل ہے تو باپ آسمان ہے۔

□ ماں کی بانہیں اگر نیندوں راتیں ہیں تو باپ ان راہوں پر بچھنے والا بستر ہے۔

□ ماں کا دامن اگر بنتا ساون ہے تو باپ اس ساون میں برسنے والی بارش ہے۔

□ ماں اگر دعا ہے تو باپ اس دعا کی قبولیت ہے۔

بڑے لوگوں کی بڑی باتیں

□ سارے ملک کا بگاڑ ان تین مُردوں کے گُزرنے پر موقوف ہے۔ علم بے عمل ہے عمر ہوں، عالم جب بے عمل ہوں اور فقر اور جب بے تاثیر ہوں۔

□ تصوف کے دو مقامات ہیں۔ اس قید دوسرا [illegible] شئی محبت دنیا سے اجتناب [illegible] مکمل [illegible] سے مقام مکاشفہ و مشاہدہ ملتا ہے۔

منتخب اشعار

حسن اخلاق سے انسان کو بنا دو اپنا
طرز تقلید طریقہ نہیں اچھا تم کو

□

وفا کا حسن دیانت کا نور ہوتا ہے
وہ اک نبی کی نہیں سب کا طور ہوتا ہے

□

دشمن حسین مزاج تھا سراپا جاں تھا
میں بھی خدا کے فضل سے مرد مسلمان تھا

□

محبت میں نہ رونے کی
اتنی آسمانوں سے مرتی نہیں

□

ہے زندگی تری محفل میں کسی قدر ارزاں
روا ہے قتل بھی دستور خوں بہا بھی نہیں

□

خلاف مصلحت میں بھی سمجھتا ہوں اگر واعظ
وہ آتے ہیں تو چہرے پر تغیر آ ہی جاتا ہے

□

سنا ہے میں نے کہ وہ بھی میرے مخالف ہیں
جنہیں دعاؤں سے خود میں نے زندگی بخشی

مقدر

اک عذاب لمحے کی قسم
بے گناہی کا بوجھ
اب سہا نہیں جاتا
اس عالم برزخ میں رہوں گی
کب تک۔؟
ہنسی اور آنسوؤں کے آہنگ کو
تا ہم رکھوں گی
کب تک؟
کیا اب
جھوٹ کا زہر پیا نہیں جاتا
خوشی نہیں ہے مقدر میں
تو کھل کے رو لینے دو
کہ تمام عمر
کسی خیرات پر
جیا نہیں جاتا۔

علم کا مرتبہ

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

□ علم جنت کی راہ کا مینار ہے۔

□ دین کی رہنمائی اسی علم سے ہوتی ہے خوش حالی اور بدحالی میں استقامت بخشتا ہے۔ دوستوں میں عزت بڑھاتا ہے، ناواقفوں میں قربت کا ذریعہ ہے۔

□ علم ہی کی بدولت قوموں کو عروج ملتا ہے۔ انہیں بھلائیوں کی قیادت و سیادت نصیب ہوتا ہے۔

□ علم سے محرومی بے نصیبوں کا مقدر ہے۔

♦♦♦♦♦♦♦♦

قسط نمبر ۱۳۰

علاج بالقرآن

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

سورۂ دہر

قرآن حکیم کی موجودہ ترتیب کے حساب سے سورۂ دہر قرآن حکیم کی ۷۶ ویں سورۃ ہے۔

● اگر کوئی شخص کان کی بیماری میں مبتلا ہو یا اس کی بینائی دن بدن متاثر ہو رہی ہو تو ان دونوں امراض کو دفع کرنے کے لئے، کان کی تکالیف سے نجات پانے کے لئے اور آنکھوں کی روشنی بڑھانے کے لئے سورۂ دہر کی ان آیات کو ایک سو اکتالیس مرتبہ پڑھ کر چنبیلی کے تیل پر دم کریں۔ پھر اس تیل کو رات کو سوتے وقت اپنے سر میں لگائیں اور ہلکی سی مالش کریں۔ انشاء اللہ اس پڑھے ہوئے تیل کی برکت سے کان کے امراض میں افاقہ ہوگا اور آنکھوں کی روشنی میں اضافہ ہوگا۔

آیات یہ ہیں۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَّذْكُوْرًا ○ اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ نَّبْتَلِيْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ○ اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوْرًا ○

اگر کسی شخص کو دو لوگ جائے یا کوئی شخص پیاس کی بیماری میں مبتلا ہو جائے تو عرق گلاب پر ایک سو تیس مرتبہ سورۂ دہر کی یہ آیات پڑھ کر مریض کو پلائیں۔ انشاء اللہ مرض سے نجات ملے گی۔ نیز زہریلی ہوا کا اثر دفع ہوگا۔ اگر ان آیات کا نقش گلے میں رہے تو لو اور پیاس سے انسان محفوظ رہتا ہے۔

آیات یہ ہیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ اِنَّ الْاَبْرَارَ يَشْرَبُوْنَ مِنْ كَاْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا ○ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ يُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِيْرًا ○

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸۷۳	۸۷۷	۸۸۰	۱۰۰
۸۷۹	۸۶۷	۸۷۲	۹۰
۸۶۸	۸۸۲	۸۷۵	۷۰
۸۷۶	۸۷۰	۸۶۹	۱۱

● جس شخص کو پھنسیوں کا مرض لگ گیا ہو اور کسی بھی صورت میں پھنسیاں بند نہ ہو رہی ہوں تو مٹی کے کورے برتن کو عرق گلاب میں اچھی طرح تر کر کے آگ پر رکھا جائے جب برتن سرخ ہو جائے تو اس کو آگ سے ہٹا کر عرق گلاب سے ٹھنڈا کیا جائے۔ جب برتن ٹھنڈا ہو جائے تو اس پر کالی روشنائی سے عرق گلاب شامل کر کے سورۂ دہر کی یہ آیات لکھی جائیں۔ پھر ان آیات کو سادے پانی سے دھویا جائے اور یہ پانی سرمہ کی سلائی میں لگا کر آنکھوں میں لگا دیا جائے۔ تھوڑا سا پانی ناک میں پہنچایا جائے اور تھوڑا سا پانی پیا جائے جو پانی بچے اس کو سر پر لگا لیا جائے۔ انشاء اللہ پھنسیوں سے نجات ملے گی۔

آیات یہ ہیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُوْنَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِيْرًا ○ وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا ○ اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا ○ اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِيْرًا ○ فَوَقٰىهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقّٰىهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا ○

● آبکائی کو روکنے کے لئے سورۂ دہر کی ان آیات کو مٹی کے ایک کورے برتن پر لکھ کر عرق گلاب سے دھو کر چاٹنے سے آبکائی رُک جاتی ہے۔ ان ہی آیات کا نقش اگر گلے میں ڈالا جائے تو آبکائی کے مرض سے نجات ملتی ہے۔ آیات یہ ہیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ وَيُسْقَوْنَ فِيْهَا كَاْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيْلًا ○ عَيْنًا فِيْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا ○

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۹۲	۳۹۵	۳۹۸	۳۸۵
۳۹۷	۳۸۶	۳۹۱	۳۹۶
۳۸۷	۳۰۰	۳۹۳	۳۹۰
۳۹۴	۳۸۹	۳۸۸	۳۹۹

(باقی آئندہ)

ذرا سوچئے

''عرب عورتیں ایسی قمیصیں پہنتی تھیں جن میں موتی ٹکے رہتے تھے اور بغلوں کے دونوں جانب سلائی نہیں ہوتی تھی۔ جس سے سینہ کا حصہ کھلا رہتا تھا۔ ان کا لباس بالعموم ایسے باریک حریر ریشم کا ہوتا تھا جس سے بدن کا رنگ جھلکتا تھا، جن کی نسبت کاسیات عاریات (ڈھکی ہوئی، پھر بھی ننگی) صادق آتا ہے۔ امراء کی خواتین اپنے جسم کو مشک سے معطر کرتی تھیں۔ موتیوں کے کنٹھے پہنتی تھیں، مانگوں میں مشک بھرا رہتا تھا، جس کی خوشبو مہکتی تھی۔ چوٹیوں اور مینڈھیوں کی زینت پر خاص توجہ کی جاتی تھی۔ (تقریر علیا حضرت بیگم صاحب بھوپال، چانسلر مسلم یونیورسٹی، بجواب ایڈریس مسلم گرلز کالج علی گڑھ)

کیا یہ طرز لباس جاہلیت عرب کی عورتوں پر ختم ہوگئی۔؟ آج مشرق کی نہیں، مغرب کی، ماضی کی نہیں، حال کی، دور جہل و جاہلیت کی نہیں، دور علم و قابلیت کی، مہذب و شائستہ لیڈیوں کا لباس کیا اس سے کچھ مختلف ہے۔؟ ہاں بے شک مختلف ہے، چہرہ کو حسین بنانے کے لئے جو پاؤڈر اور غازے آج نکلے ہیں، اعضائے زینت کے چھپانے کے بجائے نمایاں کرنے کے جو طریقے آج مہذب اور شائستہ دماغوں نے سوچ کر نکالے ہیں، نمائش و آرائش، برہنگی و عریانی کو آج جن سائنٹفک ذریعوں سے ایک مستقل فن بنا دیا گیا ہے، وہاں تک آج سے ڈیڑھ ہزار سال قبل کے ان پڑھ صحرانشینوں کا وہم و خیال بھی نہیں پہنچ سکتا تھا! آج ہر شئے ''ترقی'' پر ہے، کیا دور قدیم کی جہالت و جاہلیت دور جدید میں ''ترقی'' سے محروم رہ جائے گی۔!

''زیب و زینت'' کے لئے ایسے کرتے بھی استعمال ہوتے تھے جن سے ستر معدوم ہو جاتا تھا، پاؤں میں اس قسم کے زیور پہنتی تھیں جن سے جھنکار ہوتی تھی، شانے اور پنڈلیاں کھلی رہتی تھیں، اس زیب و زینت کے ساتھ وہ مردوں کی سوسائٹی میں شریک ہوا کرتی تھیں، بڑے بڑے گھروں کی کنواری لڑکیاں اپنے دوستوں کے ہمراہ آبادی سے دور مرغزاروں اور چشموں پر جایا کرتی تھیں۔ بالعموم تمام میلوں میں اور خصوصاً مشہور میلوں میں اسی بناؤ سنگھار کے ساتھ سیر و تفریح کرتی تھیں اور مردوں کے جلسہ میں بے تکلف بیٹھتی تھیں۔'' (ایضاً)

کیا بعینہٖ یہی کیفیت، زیادہ مبالغہ و ترقی کے ساتھ آج موجود نہیں؟ آج کی مہذب لیڈیوں کا لباس کہاں تک ان کے جسم کو چھپاتا ہے؟ شانہ، پشت، اور پنڈلیوں کا آج کتنا حصہ مردوں کی نظر سے مخفی رہتا ہے! ہوٹلوں، کلبوں، پارکوں، سمندروں کے ساحلوں، تھیٹروں، سینماؤں اور دوسرے تماشوں اور تفریحوں کے موقع پر کیا آج بھی پوری آزادی، بے تکلفی اور بے حجابی کے ساتھ بیاہیاں اور بن بیاہیاں مردوں کے ساتھ تماشہ دیکھنے اور اپنا تماشہ دکھانے میں ہر جگہ مصروف نہیں نظر آتیں؟ پھر آخر کوئی وجہ ہے کہ قدیم عرب کی انہی رسموں اور دستوروں کو ''جہالت'' و جاہلیت'' کا لقب دیا جائے اور جدید فرنگستان کی انہی رسموں اور دستوروں کو جب وہ زیادہ بڑھ جائیں تو ''تہذیب'' و شائستگی و ''تمدن'' کے نام سے یاد کیا جانے لگے۔ اگر آج تہذیب ہے، تو کل کے عرب میں یہی تہذیب و شائستگی تھی، اگر کل کے عرب میں جہالت و جاہلیت پھیلی ہوئی تھی تو آج کے فرنگستان میں اس سے کہیں بڑھی ہوئی جہالت و جاہلیت پھیلی ہوئی ہے۔ بہر حال دونوں قوموں کے لئے ایک معیار ہونا چاہئے۔

اسماء رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت وافادیت

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

قسط نمبر: ۴۸

سیدنا سالم صلی اللہ علیہ وسلم

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک صفاتی نام سیدنا سالم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہے۔ اس کے معانی ہیں ہر نقص اور ہر عیب سے پاک۔ چونکہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم صورتاً اور سیرتاً ہر عیب اور ہر کمزوری سے پاک صاف ہیں اس لئے آپ کو "سالم" کہا جاتا ہے۔ اس اسم مبارک کے اعداد ۱۳۶ ہیں۔

● بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کسی کی اولاد نافرمان ہو، ماں باپ کے ساتھ بداخلاقی اور ترش روئی سے پیش آتی ہو اور بلاوجہ گھر میں جھگڑے کھڑی کرتی ہو تو ماں باپ کو چاہئے کہ روزانہ نماز فجر اور نماز عشاء کے بعد بحالت وضو ۷۸۶ مرتبہ اس اسم مبارک کا ورد کریں اور اپنی اولاد کے لئے دعا کریں۔ اگر اس اسم مبارک کو ۱۳۶ مرتبہ پڑھ کر اپنی اولاد پر دم کردیں تو نتائج چند برآمد ہوں گے اور اولاد راہ راست پر آجائے گی اور اپنے والدین کی مطیع ہوجائے گی۔

● اس اسم مبارک کا ورد کرنے سے انسان ہر طرح کی آفات، بلیات اور حادثات سے محفوظ رہتا ہے اور اس کے اندر سلامت روی کی صفات بھی پیدا ہوتی ہیں۔ اس اسم مبارک کا نقش سلامت روی کے لئے گناہوں سے محفوظ رہنے کے لئے اور اولاد کو نافرمانی سے بچانے کیلئے بہت مؤثر ثابت ہوتا ہے۔

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف الف، و، ط، ف، ش، م، یا ز ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کرلے اور ایک زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۲	۳۵	۳۹
۳۸	۳۶	۳۱
۳۰	۳۳	۳۷
۳۴	۳۹	۳۸

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۳۷	۳۹	۳۵
۳۱	۳۳	۳۶
۳۴	۳۸	۳۰

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب، د، ی، ل، ص، ت، ض ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مغرب کرلے اور دو زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۸	۳۳	۳۶	۳۹
۳۰	۳۰	۳۶	۳۵
۳۳	۲۷	۳۸	۳۲
۲۹	۳۱	۲۶	۳۵

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۳۰	۳۶	۳۵
۳۸	۳۳	۳۹
۳۳	۳۱	۳۷

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ث یا ظ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا

جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب شمال کرلے اور ایک ٹانگ اٹھا کر اور ایک ٹانگ بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۹	۳۵	۳۲	۳۵
۳۱	۳۶	۳۸	۲۶
۳۳	۳۰	۲۷	۳۱
۲۸	۴۰	۳۴	۲۹

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۴۵	۴۶	۴۰
۳۹	۴۴	۴۸
۴۷	۴۲	۴۳

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ر، ز، ح، خ، ل، ع، ط ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب جنوب کرلے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

۷۸۶

۳۴	۲۹	۲۸	۴۰
۲۷	۳۱	۳۳	۳۰
۲۵	۳۶	۳۱	۳۶
۳۲	۳۵	۳۹	۲۵

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۴۳	۴۸	۴۰
۴۱	۴۴	۴۶
۴۷	۳۹	۴۵

ان تمام نقوش کو لکھنے کے بعد اگر عامل ۱۳۱ مرتبہ "سیدنا سالم صلی اللہ علیہ وسلم" پڑھ کر ان پر دم کردے تو ان نقوش کی تاثیر دوگنی ہوجائے۔

سیدنا غامس صلی اللہ علیہ وسلم

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک صفاتی نام سیدنا غامس بھی ہے۔ اس کے معانی ہیں، ٹھنڈے پانی میں ہاتھ ڈبونے والے۔ مراد ہے حزم کی نرمی اور بردباری۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ حد سے زیادہ بردبار، حد سے زیادہ نرم دل اور حد سے زیادہ حلیم الطبع ہیں اس لئے آپ کو غامس بھی کہا جاتا ہے۔ اس اسم مبارک کے اعداد ۱۱۱۰ ہیں۔

● بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جو شخص یہ چاہے کہ اس کے رزق میں اضافہ ہو اس کی آمدنی میں خیر و برکت ہو اس کو چاہئے کہ روزانہ نماز فجر اور نماز عشاء کے بعد اس اسم مبارک کا ورد ۱۲۱ مرتبہ کیا کرے۔

● بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جو شخص اس اسم مبارک کا ورد روزانہ صبح ۳۰۰ مرتبہ اور جمعہ کے دن جمعہ کی نماز کے بعد گیارہ سو ایک مرتبہ کرے گا اس کو مشکلات سے اور مصائب سے نجات ملے گی۔

اس اسم مبارک کا نقش رزق میں اضافہ، صفائی اور کاروباری نحوست دور کرنے کے لئے بہت مؤثر ثابت ہوتا ہے۔

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ط، م، ف، ش، یا ؤ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کرلے اور ایک زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۷۵	۲۷۸	۲۸۱	۲۶۷
۲۸۰	۲۶۸	۲۷۴	۲۷۹
۲۶۹	۲۸۳	۲۷۶	۲۷۳
۲۷۷	۲۷۲	۲۷۰	۲۸۲

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۳۶۸	۳۶۳	۳۷۰
۳۶۹	۳۶۷	۳۶۵
۳۶۴	۳۷۱	۳۶۶

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ن، ص، ت یا ض ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا

ہے۔ اگر اس نقش کو لکھتے وقت عامل اپنا رخ جانب مغرب کرلے اور دو زانو ہو کر بیٹھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۸۱	۲۷۴	۲۷۶	۲۷۰
۲۷۱	۲۷۹	۲۷۳	۲۸۴
۲۷۵	۲۸۰	۲۶۹	۲۷۷
۲۷۸	۲۶۸	۲۸۳	۲۷۲

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۳۶۴	۳۶۸	۳۶۲
۳۶۱	۳۶۷	۳۶۳
۳۶۶	۳۶۵	۳۶۰

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ث، یا ط ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب شمال کرلے اور ایک ٹانگ اٹھا کر اور ایک ٹانگ بچا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۷۸	۲۷۵	۲۶۷	۲۸۱
۲۶۸	۲۸۰	۲۷۹	۲۷۴
۲۸۳	۲۶۹	۲۷۳	۲۷۶
۲۷۲	۲۷۷	۲۸۴	۲۷۰

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۳۶۸	۳۶۹	۳۶۴
۳۶۴	۳۶۷	۳۶۱
۳۶۰	۳۶۵	۳۶۶

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ص، خ، ل، ع، ی، ح ہو ان کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب جنوب کرلے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۸۲	۲۷۰	۲۷۳	۲۷۷
۲۷۳	۲۷۶	۲۸۳	۲۶۵
۲۷۹	۲۷۴	۲۶۸	۲۸۰
۲۶۷	۲۸۱	۲۷۸	۲۷۵

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۳۶۴	۳۶۱	۳۶۶
۳۶۵	۳۶۷	۳۶۹
۳۶۸	۳۶۳	۳۶۰

ان تمام نقوش کو لکھنے کے بعد اگر عامل ۱۱۰۱ مرتبہ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پڑھ کر ان نقوش پر دم کردے تو ان کی تاثیر دوگنی ہوجائے۔ مردوں کو نقش دائیں بازو پر اور عورتوں کو بائیں بازو پر باندھنا چاہئے۔ گلے میں نقش ڈالنے سے نتائج جلد برآمد ہوتے ہیں۔ عامل کو اس بات کی وضاحت کردینی چاہئے کہ نقوش میں اس وقت تاثیر پیدا ہوتی ہے جب اللہ کا حکم ہو۔ نقش فی نفسہ مؤثر نہیں ہوتا بلکہ اللہ کے اذن سے اس کے اندر تاثیر پیدا ہوتی ہے۔

(باقی آئندہ)

آل انڈیا ادارہ خدمت خلق

(حکومت سے منظور شدہ)

ادارہ خدمت خلق دیوبند، کل ہند رفاہی اور فلاحی ادارہ ہے۔ جو ۱۹۸۰ء سے عوام کی بے لوث خدمت انجام دے رہا ہے۔ اس ادارے کو اپنے تعاون، اپنی سرپرستی اور اپنی دعاؤں سے نوازیں اور اپنے قیمتی مشورے بھی عطا کریں۔

ھو فلنر نشروا اشاعت (رجسٹرڈ)

آل انڈیا ادارہ خدمت خلق دیوبند

ایک منہ والا رودراکش

پہچان

رودراکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔ اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائنیں ہوتی ہیں۔ ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے رودراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا رودراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ ایک منہ والے رودراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔ یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔ جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا رودراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔ اس کو پہننے سے سبھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔ جس کے گلے میں ایک منہ والا رودراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا رودراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہو گئی ہے۔

خاصیت: جس گھر میں ایک منہ والا رودراکش ہوتا ہے اللہ کے فضل سے اس گھر میں بفضل خداوندی خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ ناگہانی موت سے حفاظت رہتی ہے، جادو ٹونے اور آسیبی اثرات سے حفاظت رہتی ہے اور نجات بھی ملتی ہے، ایک منہ والا رودراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے۔ یہ چاند کی شکل کا یا کا جو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ عام طور پر دستیاب ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اصلی ایک منہ والا رودراکش جو گول ہونا ضروری ہے جو کہ مخصوص مقامات میں پایا جاتا ہے۔ جو کہ مشکل سے اور بہت کوششوں سے حاصل ہوتا ہے۔ ایک منہ والا رودراکش ٹھنڈے پانی میں رکھنے سے کبھی بھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا۔ اس رودراکش کو ایک مخصوص عمل کے ذریعہ مزید معتبر بنایا جاتا ہے۔ یہ اللہ کی ایک نعمت ہے اس نعمت سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں اور کسی وہم میں مبتلا نہ ہو۔

ملنے کا پتہ: ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی، دیوبند

شائقین اس نمبر پر رابطہ قائم کریں۔ 9897648829

قسط نمبر ۳۹

کرشماتِ جَفرؔ

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم کراچی

مقدمات میں کامیابی ترقی رزق محبت و تسخیر اور مقبولیت عامہ کے لئے ایک نادر تحفہ

رزق کی فراوانی، روزی میں خیر و برکت، آمدنی میں زبردست اضافے باہمی تعلقات میں پختگی، لوگوں میں مقبولیت اور فتوحات عامہ کے لئے ایک ایسا طریقہ قارئین کے لئے پیش کیا جارہا ہے جو روحانی تجربات کی کسوٹی پر پورا اترتا ہے اور جس کو کرنے کے بعد حیرت انگیز نتائج برآمد ہوتے ہیں۔ یہ طریقہ پیشہ ور اور محکمی خزانوں کا ایک خاص حصہ ہے۔ جسے افادیت عامہ کے لئے نقل کیا جارہا ہے۔ اس روحانی طریقے کی ۱۸ قسطیں پیش کرنی ہیں۔ ۵ قسطیں پیش کی جاچکی ہیں، چھٹی قسط ہدیہ قارئین ہے۔ ان قسطوں کو غور سے پڑھیں اور جس قسط میں آپ کے نام کے پہلے حرف کی تفصیل دی گئی ہو اس پر عمل کریں۔ اس مضمون کو پوری توجہ کے ساتھ پڑھیں تاکہ استفادہ کرتے وقت کوئی بھول چوک نہ ہوجائے۔

طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے طالب اپنے نام اور اپنی والدہ کے نام کے اعداد برآمد کرے۔

مثلاً طالب کا نام حامد حسین ہے اور والدہ کا نام عزیزہ بیگم ہے۔ نام کے اعداد ہیں ۱۸۱ اور والدہ کے نام کے اعداد ہیں ۱۶۶، دونوں کے مجموعی اعداد ۳۴۷ ہیں۔ چونکہ حامد حسین کے نام کا پہلا حرف ح ہے۔ اس لئے قرآن میں ح جتنی تعداد میں استعمال ہوا ہے اس تعداد کو ۸ سے ضرب دے کر جو حاصل ضرب ہوگا اسی کو شمار کریں گے۔ ح سے قرآن حکیم میں جن سورتوں کے نام ہیں ان سورتوں کے کل اعداد بھی شامل کریں گے اور حرف ح سے جو اسماء الٰہی شروع ہوتے ہیں ان کے کل اعداد بھی شامل کریں گے۔ اب اس تفصیل کو دیکھیں۔

قرآن حکیم میں حرف ح ۱۹۷۳ مرتبہ آیا ہے۔ اس تعداد کو ۸ سے ضرب دینے سے جو حاصل ضرب ہوگا ۱۵۷۸۴

قرآن حکیم کی جن سورتوں کے نام حرف ح سے ہیں ان کی تفصیل مع

سورۂ حجر	۱۷۶۷۰۹
سورۂ حج	۳۸۲۲۳۳
سورۂ سجدہ	۳۳۵۸۳۷
سورۂ حجرات	۱۰۲۸۹۲
سورۂ حدید	۱۹۸۹۳۳
سورۂ حاقہ	۸۱۷۱۹
سورۂ حشر	۱۳۳۳۶۱
ٹوٹل	۱۳۲۱۸۸۶

حروف ح سے شروع ہونے والے اسماء الٰہی۔

یا حی	۱۸
یا حمید	۶۲
یا حکیم	۷۸
یا حکم	۶۸
یا حسیب	۸۰
یا حلیم	۸۸
یا حافظ	۹۸۹
یا حفیظ	۹۹۹
ٹوٹل	۳۳۸۲
تمام اعداد کا مجموعہ	۳۴۷
	۱۳۲۱۸۸۶
	۱۵۷۸۴
	۳۳۸۲
	۱۳۴۰۳۹۹
	۶۰۰

اس میں سے ۶۰۰ وضع کریں۔ ۶۰۰ گھٹانے کے بعد جو اعداد آئے ان کو ۳ سے تقسیم کریں گے۔

۳)۱۳۳۹۵۹۹(۳۳۳۹۳۹
۱۲
۱۳
۱۲
۱۹
۱۶
۳۷
۳۶
۱۹
۱۶
۳۹
۳۶
۳

حاصل قسمت ۳۳۳۹۳۹ ہے اور تقسیم کے بعد ۳ باقی رہے۔ نقش کے پہلے خانہ میں ۳۳۳۹۳۹ رکھ کر اس کے بعد ہر خانہ میں ۲۰ کا اضافہ کرتے رہیں گے۔ پانچویں خانہ میں ۲۱ کا اضافہ کر کے باقی دیگر خانوں میں ۲۰ کا اضافہ کریں گے۔ نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۳۳۳۵۰۹۰	۳۳۳۵۱۵۰	۳۳۳۵۲۱۰	۳۳۳۹۳۹
۳۳۳۵۱۹۰	۳۳۳۴۹۲۹	۳۳۳۵۰۷۰	۳۳۳۵۱۷۰
۳۳۳۹۸۹	۳۳۳۵۲۵۰	۳۳۳۵۱۱۰	۳۳۳۵۰۵۰
۳۳۳۵۱۳۰	۳۳۳۵۰۳۰	۳۳۳۵۰۰۹	۳۳۳۵۲۳۰

وکفیٰ باللہ شہیدا محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم

دو نقش تیار کئے جائیں۔ ایک نقش طالب اپنے گھر میں لٹکا دے اور ایک نقش اپنے دائیں بازو پر باندھ لے۔ دونوں نقش ہرے کپڑے میں پیک ہوں گے۔ انشاء اللہ آئی قسط ان حضرات وخواتین کے لئے ہوگی جن کے نام حرف خ سے شروع ہوتے ہیں۔ (اگلے شمارے کا انتظار کیجئے)

خورجہ ضلع بلند شہر میں
رسالہ ماہنامہ طلسماتی دنیا اور مکتبہ روحانی دنیا
کی تمام کتابیں اور خاص نمبرات
ڈاکٹر سمیع فاروقی
چھوٹا دروازہ خویش گیان گنج کی مسجد سے خریدیں
منیجر: ماہنامہ طلسماتی دنیا، دیوبند
فون نمبر: 9319982090

ماہنامہ طلسماتی دنیا کے خصوصی نمبرات

شمار	نام کتاب	قیمت	شمار	نام کتاب	قیمت
۱	عملیات محبت نمبر	100/-	۸	روحانی مسائل نمبر	75/-
۲	جادو ٹونا نمبر	100/-	۹	روحانی ڈاک نمبر	60/-
۳	امراض جسمانی نمبر	75/-	۱۰	جنات نمبر	60/-
۴	حاضرات نمبر	75/-	۱۱	شیطان نمبر	60/-
۵	ہمزاد نمبر	75/-	۱۲	خاص نمبر	60/
۶	مؤکلات نمبر	75/-	۱۳	اعمال شر نمبر	75/-
۷	استخارہ نمبر	75/-	۱۴	درود وسلام نمبر	50/-

موبائل : 09756726786

گولی فولاد اعظم
مردوں کو مرد بنانے والی گولی
فولاد اعظم ہے جہاں — عیش وعشرت ہے وہاں
سرعت انزال سے بچنے کے لئے دہلی تیار کردہ گولی "**فولاد اعظم**" استعمال میں لائیں، یہ گولی وحید زوجہ سے تین گھنٹہ قبل لی جاتی ہے، اس گولی کے استعمال سے وہ تمام خوشیاں ایک مرد کی جھولی میں آ گرتی ہیں جو کسی نشہ کاری یا کمزوری کی وجہ سے چھین لیتا ہے۔ تجربے کے لئے تین گولیاں منگا کر دیکھئے، اگر ایک گولی ایک ماہ تک روزانہ استعمال کی جائے تو سرعت انزال کا مرض مستقل طور پر ختم ہو جاتا ہے، وقتی لذت اٹھانے کے لئے تین گھنٹے پہلے ایک گولی کا استعمال کیجئے اور ازدواجی زندگی کی خوشیاں دونوں ہاتھوں سے سمیٹ لیجئے، اتنی پُر اثر گولی کسی قیمت پر دستیاب نہیں ہو سکتی۔ فی گولی -/17 روپے۔ ایک ماہ کے مکمل کورس کی قیمت -/500 روپے ہے (علاوہ محصول ڈاک) رقم ایڈوانس آنی ضروری ہے ورنہ آرڈر کی تعمیل نہ ہو سکے گی۔ موبائل : 09756726786
فراہم کنندہ : ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی، دیوبند

مستقل عنوان

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

روحانی ڈاک

ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کر سکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

خدمت خلق کی ضرورت

سوال از: حاجی مشتاق احمد ——— چرار شریف

بعد از سلام اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ آپ کے ایمان میں مزید قوت بخشے اور صحت و عافیت نصیب ہو مع اہل و عیال، آمین۔

حضرت عرض داشت ہے کہ سائل کشمیر کا رہنے والا ہے اور اللہ تعالیٰ کی مہربانی اور فضل سے اور آپ بزرگوں سے دعاؤں سے اللہ پاک نے حلال روزی روٹی کا انتظام کر کے رکھا ہے۔ مزید مولانا محمد رحمت اللہ صاحب قاسمی سے ۲۰۰۳ء سے بیعت بھی ہوں۔ حضرت آپ کی کئی کتابیں دیوبند سے منگوائی جن میں بسم اللہ کی عظمت اور افادیت، آیت الکرسی کی عظمت اور افادیت، سکشول عملیات وغیرہ منگوائی تھی۔ ان کو دیکھ کر بہت خوش اور متاثر ہوا ہوں۔

اب چونکہ اس وادی کشمیر میں پیر اور فقیر لوگوں کے روپ میں بہت سے لوگ اللہ پاک کے بندوں کو لوٹ رہے ہیں اور پتہ نہیں اور کیا کیا کر رہے ہیں اور اگر واقعی طور پر کوئی اللہ کا بندہ کہیں یہ کام کر رہا ہے تو یہ لوگ (فقیر کہنے والے) عام لوگوں کو ان جیسے بزرگ لوگ کی نفرت ان کے دلوں میں پیدا کرتے ہیں۔ اب چونکہ سائل بھی اس حق کی تلاش میں بہت عرصے سے اس اشتیاق میں تھا کہ اپنے اس دل کا پوری طرح سے حال بیان کروں لیکن جرأت نہیں ہو رہی تھی کہ اپنے مرشد سے عملیات کے بارے میں اجازت حاصل کروں۔ اب یہ آپ کی کتابیں دیکھ کر دل میں خوشی اور مسرت ہوئی کہ اللہ پاک نے شاید [illegible] لئے راستہ کھول دیا۔ اب چونکہ سلوک کی لائن، حضرت بزرگوں ہی سے [illegible] ہے، اسی لئے یہ چھٹی لکھنے کی جرأت ہوئی ورنہ یہ میں بے ادبی [illegible] حضرت مجھے عملیات کی اجازت دیدیجئے۔ وہ مجھ ناچیز پر آپ کی [illegible] کیونکہ میرا لٹھنا بیٹھنا ایسے لوگوں کے ساتھ ہے جن کو میرے والد محترم سے بہت محبت تھی۔ اور وہ محبت پیری مریدی کی تھی۔ اب چونکہ والد صاحب کا انتقال ۱۳ جنوری ۲۰۱۰ء کو ہوا اور گھر میں والد محترم کا بڑا بیٹا ہونے کے کارن یہ ذمہ داری (پیری مریدی کی) مجھ پر پڑی۔

اب چونکہ جہاں ہم اس وادی کشمیر میں رہ رہے ہیں وہاں یہ ایک اولیاء اللہ کا مدفن ہے۔ حضرت شیخ العالم جو تقریباً آج سے ۶۰۰ برس پہلے اس دنیائے فانی کو ۶۳ سال کی عمر میں الوداع کہہ گئے ہیں اور وہاں یہ ہمارا والد صاحب ذمہ دار تھے۔ اب چونکہ لوگوں کا جو عقیدہ اولیاء اللہ کے ساتھ ہے وہ صرف دعوت کا ہے، دعوت حق کا ہے۔ اب ان اولیاء اللہ کے ہاں اللہ پاک کے ایسے بھی بندے ہیں جو اس دعوت حق کا استحصال کر کے اس کو کاروبار میں تبدیل کر کے روٹی روزی کا ذریعہ بنا رہے ہیں۔ اب جناب آپ حضرت کو معلوم ہوا ہوگا کہ اصل یہ مسئلہ کیا ہے، اگر میں وہاں اپنے والد محترم کا یہ کام چھوڑ دوں تو کوئی مشرک آ کے وہاں یہ جگ پکڑے گا جس سے باطن کو اور موقع ملے گا۔

آپ جناب سے عرض ہے کہ سائل کی رہنمائی کی جائے پہلے سائل کا ایمان بچنا چاہئے اور اس کے بعد لوگوں تک دعوت حق کے لئے رہنمائی کی جائے اور ساتھ ہی اوپر جو عملیات کا ذکر کیا اس کی اجازت دیدی جائے۔

مزید میرے معمولات فجر کے بعد سورۂ یٰسین شریف، ذکر منزل اور تسبیحات، توبہ استغفار، درود شریف، کلمہ طیبہ، کلمہ تمجید، بعد از مغرب منزل اور تسبیحات، بعد از عشاء سورۂ یٰسین، سورۂ ملک، چہل حدیث، دعاء۔

جواب

اس میں کوئی شک نہیں کہ دنیا میں اس وقت خرابیاں ہر طرف بکھری ہوئی ہیں اور غلط لوگوں کی بھی کثرت دن بدن بڑھ رہی ہیں، خصوصیت کے ساتھ روحانی عملیات کے نام پر جو گندگیاں معاشرے میں پھیل رہی ہیں وہ افسوسناک بھی ہیں اور اذیت ناک بھی۔ غلط قسم کے عاملین نے نہ صرف یہ کہ

لوگوں کو لوٹنے کا کاروبار کر رکھا ہے بلکہ یہ غلط قسم کے عاملین اللہ کے بندوں کو گمراہ بھی کر رہے ہیں، یہ عقائد کا بیڑہ غرق کر کے انہیں شرک اور بدعت میں مبتلا کرنے کی سازشیں کر رہے ہیں، سفلی عاملین ستم اور طرح ڈھا رہے ہیں اور اتارئی عاملین ظلم اور کسی طرح توڑ رہے ہیں۔ ایسے ناگفتہ بہ حالات میں اگر آپ جیسے کسی مخلص انسان کے دل میں یہ جذبہ پیدا ہو کہ وہ اللہ کے بندوں کو ان غلط قسم کے پیر و فقیر سے بچا کر صحیح طور پر ان کی خدمت کی جائے تو یہ جذبہ قابل قدر ہے لیکن اس جذبہ کی صحیح معنوں میں تکمیل اسی وقت ممکن ہے جب آپ روحانی عملیات کے علم میں پوری طرح دسترس حاصل کریں۔ اگر انسان کو چھوٹی موٹی کوئی لڑائی لڑنی ہو تو کسی تیاری کی ضرورت نہیں لیکن اگر انسان کو کوئی بڑی جنگ لڑنی ہو تو اس کو غیر معمولی تیاری کرنی پڑتی ہے تب وہ محاذ پر زیادہ دیر تک ٹک سکتا ہے اور اپنے دشمنوں پر قابو پا سکتا ہے، آپ جنگ کے موڈ میں ہیں اور جن باطل قوتوں کا مقابلہ کرنے کی ٹھان رہے ہیں ان پر غالب آنے کے لئے آپ کو بہت محنت کرنے کی ضرورت ہے۔ روحانی عملیات کی لائن میں صرف اجازت حاصل کر لینے سے بات نہیں بنتی، اجازت حاصل کرنا تو ضروری ہے لیکن کسی کو استاد مان کر اس کی اجازت حاصل کرنے سے پہلے اس کی رہنمائی میں روحانی عملیات کی بنیادی ریاضتوں اور روحانی مشقتوں سے ایک طالب علم کا گزرنا بے حد ضروری ہے۔ ذائن تو کوئی بھی ہو اس کو اختیار کرنے سے پہلے اس لائن کا علم حاصل کرنا واجب ہے۔ جب تک علم حاصل نہیں کیا جائے گا اس وقت تک کسی بھی لائن میں قدم رکھنا محض ایک نادانی ہے اور اس نادانی نے کئی اچھے اور باصلاحیت انسانوں کو ہلاکت اور بربادی تک پہنچایا ہے۔

دعوت کے کام میں بھی علم حاصل کرنا ضروری ہے، محض اخلاص ہونے سے دعوت کا کام حسن و خوبی انجام نہیں پاتا، دینی دعوت کے اصول کیا ہیں اس لائن کے بزرگوں نے دعوت کا کام کرنے والوں کے لئے کیا کیا ہدایات دی ہیں، کن کن باتوں سے روکا ہے اور کن کن باتوں کی شرائط عائد کی ہیں وغیرہ۔ جب تک ان باتوں کا علم نہیں ہوگا تب تک دعوت کا کام بھی صحیح معنوں میں کسی بھی داعی کو کامیابی سے ہمکنار نہیں کر سکتا۔ بلکہ ازراہ جہالت اور ازراہ عدم معلومات اس بات کا اندیشہ رہے گا کہ دعوت کے کام سے کوئی خرابی نہ پیدا ہو جائے۔ اور سامعین کسی دہشت کا شکار ہو کر دعوت کے کام سے بدظن نہ ہو جائیں۔ اگر ایسا ہوتا ہے تو اس کی ذمہ داری اس کے کاندھوں پر رہے گی جو نہ جانتے ہوئے کسی دعوت کا کام سے جڑ گیا اور اس نے لوگوں کو دعوت کے کام سے قریب کرنے کے بجائے انہیں دعوت کے کام سے دور کر دیا۔ کام کوئی بھی ہو، لائن کچھ بھی ہو اس کا بنیادی علم حاصل کرنا پھر اس کام کے لئے کمربستہ ہونا ہی سمجھ داری ہے۔ کچھ جانے اور سیکھے بغیر کسی بھی میدان میں چھلانگ لگا دینا محض حماقت ہے اور یہ حماقت کبھی کبھی ایسے ناپسندیدہ رنگ دکھاتی ہے کہ بس

اللہ کی پناہ۔

آپ بے شک مخلص ہیں اور بے شک آپ کا جذبہ قابل قدر ہے لیکن جب تک آپ کسی کی نگرانی میں روحانی عملیات میں مہارت حاصل نہیں کر لیتے اس وقت تک محض اخلاص اور اچھے جذبے کی وجہ سے روحانی عملیات کے میدان میں عامل کی حیثیت سے کام نہیں کر سکتے۔ اگر بغیر علم حاصل کئے آپ کام شروع کریں گے تو آپ کو تو نقصان پہنچے گا ہی، ان مریضوں کو بھی نقصان پہنچے گا جو آپ سے اپنا علاج کرانے آئیں گے اور ہو سکتا ہے کہ کسی مریض کی جان بھی چلی جائے۔ اگر دوران خدمت خلق کسی کی جان چلی گئی تو اس کے ذمہ داری آپ پر ہوگی کیونکہ یہ ایک طرح کا قتل ہوگا اور قتل کی سزا آپ جانتے ہی ہوں گے کہ آخرت میں کیا ہے۔

آپ کا ذوق دیکھ کر اور آپ کے جذبے کا اندازہ کر کے ہمارا مشورہ یہ ہے کہ آپ اس لائن کی بنیادی ریاضتوں سے خود کو گزاریں، چند سال کی محنت کے بعد انشاء اللہ آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ آپ اللہ کے بندوں کا روحانی علاج کر سکیں۔ کچھ سیکھنے کے بعد بھی شفا تو جب ہی نصیب ہوگی جب اللہ کا حکم ہوگا لیکن روحانی عملیات کا علم حاصل کرنے بعد اگر از راہ بشریت کوئی غلطی ہو جاتی ہے اور کوئی انسان دوران علاج فوت بھی ہو جاتا ہے تو آپ کی گرفت نہیں ہوگی کیونکہ بڑے بڑے ڈاکٹر، نامور اطباء اور ماہر ترین سرجروں کے ہاتھوں بھی لوگ مر جاتے ہیں لیکن چونکہ ان کو علاج کرنے کی اتھارٹی تانو نا اور شرعاً حاصل ہوتی ہے اس لئے کسی کے موت کی ذمہ داری ان پر نہیں ڈالی جاسکتی لیکن اگر کسی نیم حکیم، نیم حکیم، نیم حکیم ڈاکٹر یا جاہل عامل کے علاج کے دوران کوئی مر جاتا ہے تو بے شک اس کی موت کی ذمہ داری معالج ہی پر ڈالی جائے گی کیونکہ اس کو علاج کرنے کی اجازت نہ قانون سے حاصل ہے نہ شریعت سے۔ جہاں تک جاہل پیروں اور روحانیوں کے فقیروں کی حرکتوں اور بدعتوں کا معاملہ ہے وہ بے شک قابل افسوس ہے اور بے شک اسی طرح کے پیروں اور فقیروں کی حرکت تازیبا کی وجہ سے اللہ کی پیدا کردہ مخلوقات کا مالی بھی نقصان ہو رہا ہے اور جانی بھی اور عقائد کی بھی ایسی کی تیسی ہو رہی ہے لیکن اس طرح کے فقیروں کا مقابلہ کرنے کے لئے ہم خود بھی جہالت فاحشہ کا مظاہرہ کرنے لگیں اور گھنڈ سے اور اوجھے ہتھیار لے کر میدان میں کود پڑیں تو ہم ان نام نہاد پیروں اور فقیروں کو اور تقویت پہنچائیں گے اور ہم روحانی عملیات کی لائن کو مزید بدنامی عطا کرنے کے ذمہ دار بنیں گے۔

ان سے نمٹنے کے لئے ضروری ہے کہ اس لائن کا مکمل علم حاصل کرنے کے بعد ہی اجازت طلب کریں اور یہ بات بھی یاد رکھیں کہ پیری مریدی، علم و معرفت اور علم روحانیت وہ دولتیں ہیں جو وراثت میں کسی کو نہیں ملتیں، ان دولتوں کو اپنی محنت، اپنی لگن، اپنے شوق اور اپنی جدوجہد سے حاصل کیا جاتا ہے

آپ کے والد کسی پیر سے بیعت تھے یا آپ کے خاندان میں کوئی مرشد تھا، یہ آپ کیلئے باعث شرف ضرور ہے لیکن جب تک آپ خود کچھ نہ ہوں محض پدرم سلطان بود کی سوچ آپ کو کچھ بھی نہیں بنا سکتی، اگر آپ کو صحیح عامل بن کر صحیح طور سے اللہ کے بندوں کی خدمت کرنی ہے تو اپنے تمام فوٹو نکلوائیں، اپنا نام والدین کا نام لکھیں، اپنی تاریخ پیدائش یا اپنی عمر لکھیں، اپنا مکمل پتہ لکھیں، اپنا موبائل فون نمبر لکھیں اور اپنے شناختی کارڈ کی فوٹو اسٹیٹ بھی بھجوائیں، انشاء اللہ آپ کی مکمل رہنمائی کی جائے گی اور آپ کو روحانی عملیات کے سربستہ رازوں سے بھی واقف کرایا جائے گا۔ دعا گو ہوں کہ اللہ آپ کی صلاحیتوں میں نکھار پیدا کرے، عامل کامل بننے میں آپ کی مدد کرے اور ایک دن آپ اپنی خدمات کی وجہ سے لوگوں کی نظروں میں مقبول ہوں۔ اور آپ کے ذریعہ ان جعلی اور نقلی پیروں نقشہ بندوں کا قلع قمع ہو جو اللہ کی مخلوق کے لئے ایک عذاب بن چکے ہیں اور لوگوں کی بے وقوفیوں کی وجہ سے معاشرے میں دندنا رہے ہیں، آپ جو کچھ پڑھ رہے ہیں وہ پڑھتے رہیں اور حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ بھی ۳۵۰ مرتبہ پڑھا کریں اس وظیفے سے آپ کے اندر انشاء اللہ ایک تقویت پیدا ہوگی۔

جلد بازی کے نتائج

سوال از: عبدالرحمٰن ـــــــــــــــ حیدرآباد

عرض ہے کہ ۲۰۰۹ء اکتوبر ۲ تاریخ کو بہت مجبور ہو کر مکان خالی کرنا پڑا۔ چونکہ مکان نئے سرے سے بننے والا تھا قریب ہی میں مکان مل گیا۔ لیکن وہاں جا کر صرف ایک روز وظیفہ پڑھا، رات میں پڑھتے وقت ہی بازو میں ایک کرایہ دار تھا جو رات بھر چلا چلا کر پکار کرتا تھا و شراب پی کر رات بھر چلاتا رہا۔ اپنی بیوی کو گالی دوسرے کو گالی بکتا رہا ہے۔ یہ تمام آواز تین بجے رات تک آتی رہی، پڑھنا بند کر دیا، رات بھر نیند حرام ہو گئی، دوسرے دن سے وظیفہ بند کر دیا۔ بہت مشکل سے دو ماہ گزارے تیسرے ماہ میں مکان خالی کر دیا پھر ایک روم ملا اور میں نے یہ سوچا کہ یہاں سکون سے وظیفہ پورا کروں گا لیکن جہاں میں پڑھنے کے لئے جگہ متعین کیا وہیں پر جوتا چپل اور پیاز سبزی رکھنا شروع کر دیا پھر وظیفہ بند کر دیا۔ اس کے بعد پریشانی اتنی بڑھی، بڑھتی رہی، ایک روپے تک کے لئے ترس گیا۔ کئی دن فاقے سے گزارے۔ یہ وہ انسان ہے جو پہلے بھی وظیفہ خراب کر چکا تھا جو واقعہ میں پہلے بھی آپ کو لکھ چکا ہوں۔ دو لڑکوں کو ایک تہہ ایک ساتھ ختنہ کرایا تھا اور جہاں وظیفہ پڑھتا تھا وہیں لا کر لٹا دیا۔ اس وقت بھی حضرت کو خط لکھا تھا۔ حضرت نے جواب دیا تھا وظیفہ ختم ہو گیا پھر سے پڑھو۔ جواب ہی کیا، جس وقت وظیفہ چھوٹا تھا اس کے دوسرے دن حادثہ پیش آیا تھا کہ جس جگہ پر وہ ویٹ لا کر کو کر میں بنا رہا تھا۔ میری لڑکی طلعت وہیں بیٹھی ہوئی تھی کوکر پھٹ کر اڑ گیا تھا اس وقت ایک شخص مر گیا تھا۔ میری بچی بال بال بچی۔ اللہ کا شکر یہ ادا کیا اس کے بعد میں نے ان لوگوں کا مکان خالی کر دیا تھا اور پھر سے مکان میں اسی جگہ وظیفہ شروع کیا تھا سب کچھ ٹھیک ہو گیا تھا، مزے میں کھا پی رہے تھے لیکن یہ انسان پھر ہمارے پیچھے لگا شادی کے بعد سے آج تک سلام کلام نہیں، جمعہ تک نہیں، نماز نہیں اتنا تک جب وہ اپنے مقام پر جاتا ہے تو وہیں بیٹھ کر جوا کھیلتا ہے اور بندوں کے تہوار میں شامل ہوتا ہے، ماتھے پر سندور لگاتا ہے یہ سب حرکت رہتی ہے۔ ایک بارہ ایک مکان کرایہ پر لیا صرف تین ہزار میں اس وقت اس کے پاس ایک ہزار کم پڑ گیا ہزار روپے مجھ سے دینے کو کہا میرے پاس رقم نہیں تھی کسی طرح اس نے انتظام کر لیا ایک روم میں کرایہ دار کو رکھا، ایک روم میں خود رہا، ایک روم خالی رہا۔ جس میں بار بار مجھ سے دینے کو کہا اور میری مجبوری تھی ایک روز اس میں جانا پڑا۔ وہاں جانے کے بعد دل برداشتہ ہو گیا۔ ایک روز تیس کا تیل نہیں رہنے کی وجہ سے میری بیوی لکڑی کے چولہے پر کھانا بنا رہی تھی کچھ لکڑی نہ جلی وہ غصہ میں مجھے گالی دینے لگی۔ اور وہ انسان جس کا نام مسمات والدہ آمنہ بی اس کی ماں کا نام نور جہاں۔ جس کو ۱۰ سال سے میں نے پالا تھا اور ایک لاکھ پچیس ہزار روپے خرچ کر کے اس کی شادی کی تھی آج تھوڑے سے تیل کی وہ مدد نہ کر سکا، جب کہ اس کے روم میں جس لیٹر تیس کا تیل موجود تھا۔ پھر اسی وقت مکان مالک کو دونوں نے بلوایا اور دکھایا کہ میں لکڑی جلا رہا ہوں، مکان مالک بولا مکان خالی کر دو خراب ہو جائے گا اور چلا گیا پھر وہ لڑکی میری بیوی کو گالی دے رہی تھی یہ آخری گالی تھی، اگر کل مکان خالی نہیں کرے گا تو مکان مالک تم کو زد کرے گا تیرے اوپر چڑھ جائے گا۔ یہ سب گالی دینے کے بعد میں میرے آنے پر بیوی نے بتائی جو میں نے بولی تھی۔ میں نے کہا جس کے ہاتھ میں مہندی لگائی دلہن بنایا، تم پر خرچ کیا، لوگوں کو چندہ کیا، بھیک مانگا یہ صلہ مل رہا تھا فوراً مکان خالی کر دیا۔ اور زندگی رہی تو اس سے نہیں ملنے کا اگر تو ملی تو تم کو طلاق دے دوں گا۔ اسی کے دوسرے روز مکان خالی کیا آنکھوں سے آنسو رو رہا ہے اور دس بجے رات سے لے کر تین بجے تک مکان خالی کرتا رہا۔ تیسرے روز مالک مکان آیا اور اس کو بھی مکان خالی کروا دیا۔ وہ لڑکی اب ہماری لڑکی کو گالی دیتی ہے۔ تیری شادی کہاں ہوئی تھی، شادی میں کیا ہوا وہ میری لڑکی کو دھمکی دیتی ہے۔ ہائے کیا کروں زندگی، دنیا کتنی ظالم ہے وہ اپنے وقت کو بھول گیا۔

حضرت اب میں اس کو نہیں بھول سکتا لیکن جب تک یہ برباد نہ ہو، مجھے اس عمل کی اجازت نہیں جس سے وہ ہلاک و برباد ہو جائے۔ لیکن عمل کر کے رہوں گا۔ مہربانی فرما کر مجھے کوئی عمل بتائیں اور اجازت کے ساتھ۔ میں اس خط کے جواب کے لئے شدت سے انتظار کروں گا۔ اگلے شمارے میں روحانی ڈاک میں جواب تلاش کروں گا۔ آپ کو اللہ کے واسطہ جواب ضرور عنایت فرمائیں۔ امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ جواب ضرور آئے گا۔ تاکہ دوسرے انسان

بھی اس سے سبق سیکھیں۔ آپ کا احسان کرم ہوگا۔ حضرت اگر بروقت احسان نہ کیا جائے تو انسان ظلم کا راستہ اختیار کر لیتا ہے۔

جواب

آپ کے مفصل خط سے بھی یہ واضح نہ ہو سکا کہ آپ کونسا عمل کر رہے تھے اور آپ اس عمل کو اپنے لئے ضروری کیوں سمجھ رہے تھے کہ بار بار مکان اور جگہ چھوڑنے کے بعد بھی آپ نے اس عمل کو جاری رکھا اور بار بار آپ کو اپنا عمل بیچ میں چھوڑنا پڑا۔

عزیزم! عمل اس وقت شروع کرنا چاہئے جب جگہ قابل اعتبار ہو۔ جو جگہ قابل اعتبار نہیں ہے اس جگہ عمل شروع کرنا ہی غلط ہے اور اس طرح بار بار عمل شروع کر کے چھوڑنا بہت سے خطرات کو دعوت دیتا ہے۔ اس طرح عامل کسی ایسی رجعت کا شکار بھی ہو سکتا ہے کہ عمر بھر بھی عامل اس رجعت سے نجات نہ پا سکے۔ عمل کے لئے عامل کو پہلے سے تیاری کرنی چاہئے، بلا نیت عمل کچھ راتوں تک عمل کی مشق کرنی چاہئے، اندازہ کرنا چاہئے کہ وہ جس عمل کو جاری رکھنا چاہتا ہے اس کی تعداد کتنی دیر میں روزانہ پوری ہوتی ہے۔ عمل کے لئے ایسی جگہ کا انتخاب کرنا چاہئے جس جگہ پر اس کا کنٹرول ہو، اور اس کا مکمل اختیار ہو اور عمل اس طرح پوشیدہ طور پر کرنا چاہئے کہ کسی کو کانوں کان بھی یہ خبر نہ ہو کہ عامل کوئی عمل کر رہا ہے۔ عمل سے متعلق جتنی بھی چیزیں ہیں ان کو ذمہ داری کے ساتھ پہلے مہیا کر لینا چاہئے۔ مثلاً چراغ، بخور کا سامان، تیل وغیرہ۔ ان میں سے کوئی بھی چیز اگر دوران عمل ختم ہو جاتی ہے تو عمل میں خلل پیدا ہو جاتا ہے اور خلل عمل کو بااثر ہونے نہیں دیتا۔ عمل سے پہلے عامل کو اپنے استاد سے یا کسی عامل کامل سے رجوع کرنا چاہئے اور عمل کی پوری تفصیل اس عامل کے سامنے رکھ کر رہنمائی حاصل کرنی چاہئے۔

آپ نے جو تفصیل لکھی ہے اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ آپ نے بچکانہ انداز میں کوئی عمل شروع کیا اور غیر ذمہ دارانہ انداز میں اس کو جاری رکھنے کی کوشش کی وہ لوگ۔ جو بار بار آپ کو جگہ سے ہٹانے کی کوشش کرتے رہے وہ تو تھے ہی غلط لوگ۔ لیکن آپ کا عمل لوگوں پر ظاہر ہو جانا یا آپ کی اپنی غلطی تھی۔ جو آئندہ نہیں ہونی چاہئے۔ کسی بھی عمل کو شروع کرنے سے پہلے یہ بات یاد رکھیں کہ کوئی عمل کرنا خود کو زحمتوں میں ڈالنے کے برابر ہے۔ اگر آپ ان زحمتوں کو برداشت نہیں کر سکتے تو پھر خود کو ان زحمتوں میں مبتلا نہ کریں تو بہتر ہے، کوئی بھی عمل ہو اس کو بہت سنجیدگی سے بہت محنتی انداز میں کیجئے۔ اس طرح نہ کیجئے کہ عمل مذاق بن کر رہ جائے۔ اگر چہ جگہ بدلنے میں آپ کی اپنی غلطی نہیں تھی لیکن جب جگہ پر صحیح معنوں میں آپ کا اختیار نہیں تھا تو عمل شروع نہیں کرنا چاہئے تھا۔

ایک بات ذہن میں رکھیں، فی زمانہ با متوکل عمل میں عاملین کو اسی لئے ناکامی کا منہ دیکھنا پڑتا ہے کہ عمل کے لئے جگہ کا انتخاب نہیں ہو پاتا۔ جیسے کہتے ہیں مکمل تباہی وہ اس دور میں انسان کو نصیب نہیں ہے اور اگر تباہی میسر ہو جائے ہے تو سکون میسر نہیں ہوتا۔ ٹی وی اور ریڈیو کی آوازیں ادھر ادھر سے برابر آتی رہتی ہیں جو عمل کو ناقص کر دیتی ہیں کیونکہ ان آوازوں کے کانوں میں پڑنے سے یکسوئی باقی نہیں رہتی۔ اور عمل میں نقص خواہ مخواہ پیدا ہو جاتا ہے اور اس دور کا انسان اتنا بہادر بھی نہیں ہے کہ پہاڑوں کی گود میں جا کر یا کسی ویرانے میں کسی مسجد میں بیٹھ کر عمل جاری رکھ سکے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ عمل کی مدت پوری ہونے کے بعد بھی کامیابی نہیں ملتی۔ پہلے اگر گھر میں ٹی وی اور ریڈیو نہیں تھے رات رات بھی محسوس ہوتی تھی آج کل راتیں دنوں سے زیادہ بارونق ہوتی ہیں اور لوگ رات گئے تک ٹی وی وغیرہ کے پروگرام اس طرح دیکھتے ہیں کہ آس پاس کے لوگوں کا بھی ناک میں دم رہتا ہے، ایسے ماحول میں بے چارہ متوکل کہاں سے آئے گا اور عامل تک کس طرح پہنچے گا۔ بہر حال عاملین کی اپنی بھی غلطیاں ہیں۔ کتاب میں پڑھتے ہی عمل کی بسم اللہ کر دیتے ہیں نہ صحیح جگہ کا انتخاب، نہ ہی صحیح مہینوں تک انتخاب، نہ ہی بخورات وغیرہ کی دستیابی اور نہ ہی کسی کی رہنمائی اور سرپرستی، ایسے حالات میں عمل میں کامیابی کیسے ممکن ہے۔

اپنے خط میں آپ کا یہ فرمائش کرنا کہ جس نے آپ کے ساتھ زیادتی کی ہے اس کو ہلاک اور برباد کرنے کا ہم آپ کو کوئی عمل بتا دیں عجیب سی بات ہے۔ اگر ہمارے شاگرد بھی اپنے بدخواہوں سے اس طرح انتقام لینے لگیں گے تو ہماری روحانی تحریک کا تو بیڑا ہی غرق ہو جائے گا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جس انسان نے آپ کو رنج پہنچایا ہے وہ آدمی اچھا نہیں ہے اور اس سے آپ کے ساتھ زیادتی کر کے اپنی اوقات ظاہر کی ہے۔ لیکن آپ جس لائن پر چل رہے ہیں وہ لائن صبر و ضبط کی لائن ہے۔ اس لائن پر چلنے والا بھی اگر آپے سے باہر ہو جائے اور دشمنوں سے انتقام لینے کے لئے روحانی عملیات کا سہارا لینا شروع کر دے تو شاید بہت برا ہوگا۔ آپ کو یہ یقین رکھنا چاہئے کہ اللہ آپ کے دشمن سے بہتر انداز میں انتقام لے سکتا ہے۔ اگر آپ صبر و ضبط کریں گے اور اس طرح کے امتحانات میں اور ایک طرح کی آزمائشوں میں کھرے اتریں گے تو یقین کر لیں آپ کو روحانی دولتیں اس طرح سے ملیں گی کہ آپ سے سمیٹنا بھی مشکل ہو جائے گا۔

عزیزم! عامل کو تنگ نظر نہیں ہونا چاہئے، اسے بے صبرہ بھی نہیں ہونا چاہئے۔ اور اسے بہت جلدی سے مایوس بھی نہیں ہونا چاہئے، اسے وسیع النظر ہونا چاہئے، اگر وہ وسیع النظر ہوگا تو اپنے دشمنوں کو اس طرح معاف کرے گا جس طرح سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دشمنوں کو معاف کیا تھا۔ اس کو صبر و ضبط کی دولتوں سے بہرہ ور ہونا چاہئے، عامل صبر و ضبط کرے گا تو اس کے قلب و ذہن میں روحانیت پیدا ہوگی جو اس کو اپنے تمام مقاصد حسنہ میں

ناامیدیوں سے ہمکنار کرائے گی۔ عامل کو کسی ناکامی پر مایوس نہیں ہونا چاہئے۔ عامل ہر حال میں امید بنائے رکھے گا اور اپنے رب سے اپنی آس کو نہیں توڑے گا تو اس کے دل میں قابل رشک قناعت پیدا ہوگی۔ اور اس کی روح پر ہر وقت ایک طرح کا بشاشت طاری رہے گا۔ آپ جس لائن پر چل رہے ہیں وہ آزمائشوں کی لائن ہے۔ اس لائن میں آپ لوگوں کی راہوں میں پھول بچھائیں گے تو وہ آپ پر پتھر اچھالیں گے، آپ ان پر احسان کریں گے تو وہ آپ پر ظلم وستم توڑیں گے، آپ آنکھ بھلائی چاہیں گے تو وہ اس کا بدلہ برائی سے دیں گے، لیکن آپ کو ہر حال میں صبر وضبط کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔ البتہ اگر آپ کسی کو معاف نہ کرسکیں تو پھر روزانہ ۳۱۳ مرتبہ "یا منتقم" پڑھ لیا کریں۔ اول وآخر درود شریف نہ بھولیں۔ کچھ ہی دنوں میں آپ دیکھیں گے کہ آپ کے برا چاہنے والے اور آپ کو کمتر ثابت کرنے والے فقر وفاقہ کا شکار ہوجائیں گے۔ لیکن ایک بار ہم آپ سے پھر یہ کہیں گے کہ اگر آپ اپنے بددعاؤں کو معاف کردیں تو یہ آپ کے حق میں زیادہ بہتر ہے۔ کیونکہ ایسے حالات میں اپنے نفس کا گلا گھونٹنے سے جو آپ کی روح کو تسکین ملے گی اور آپ کی روحانیت میں جو اضافہ ہوگا وہ آپ کے لئے دونوں جہاں میں سودمند ثابت ہوگا۔ دشمن کی ہلاکت وبربادی سے ماسوا نفس امارہ کی تسکین کے اور کچھ حاصل ہونے والا نہیں۔

دشمنوں کی سازشوں سے ہراساں

سوال از: محمد افسر _____ حیدرآباد

میں کئی خطوط آپ کی خدمت میں روانہ کیا لیکن اب تک ایک خط کا بھی جواب نہیں آیا، آپ کی مشغولیت میں ہم غریب کے خط کا جواب نہ آسکا۔ میں بہت پریشان ہوں مجھے کئی سالوں سے اولاد سے محروم رہنا پڑا۔ اس وقت بہن بھائی کے بچوں کی دیکھ ریکھ کرتا ہوں اور ان کی کفالت کرتا ہوں، کپڑے کا انتظام کرنا اتنا ہی نہیں والد کو حج کرانا، مکان بنانا اور ان کی خدمت کرنا یہ سب میرا فرض عین تھا اور کیا بھی اللہ تعالیٰ نے کئی سالوں کے بعد اولاد عطا فرمائی۔ ایک سال بعد وہ لڑکی آج ہمارے گھر میں گھر کو اجالا بنائے ہوئے ہیں۔ اور یہ تمام لوگ میرے دشمن بنے ہوئے ہیں میں والد ووالدہ بھائی، بہن، بھانجے کیسی بھی پریشانی ہو یہ لوگ پلٹ کر ہمارے گھر کو نہیں آرہے ہیں۔ بھائی ایک فوکری کرتا ہے، سرکاری ملازم ہے، دکان کے سامنے سے گزرتا ہے مگر میرے پاس نہیں آتا۔ آخر یہ لوگ کیوں ایسا کررہے ہیں۔ والدہ حلیہ بیگم، والد محترم، داودی کا نام چاند ہے بھائی اختر، مظہر، تنویر یہ سب ہمارے دشمن بن گئے ہیں۔ حضرت سے گزارش کرتا ہوں ان کے دل کو میری طرف جھکادیں اور ان کی زبان بند کردیں۔ کچھ ایسا نقش روانہ فرمادیں تاکہ یہ لوگ ہمارے پاس آئیں۔ میں ایسا پریشان ہوں مگر پیار کا بھوکا ہوں۔ ایک چھوٹی سی دکان ہے، جس میں ۶۰،۵۰ روپے ملتا ہے اور اسی پر زندگی گزارتا ہوں میں ایک دور میں بہت مشکل سے مکان بنایا ہوں۔ لوگوں کو جلن ہوگیا ہے۔ حضور والا سے گزارش ہے کہ جلد سے جلد میرے خط کا جواب اگلے شمارے میں عنایت فرمائیں تاکہ سکون ہو۔ وظیفہ مع ترکیب روانہ فرمائیں میری بیٹی تسلیم بیگم والدہ کو کوئی صحت کے لئے ایک نقش روانہ اور وظیفہ روانہ فرمادیں۔

میرا مفرد عدد اچھا دن اور دشمن عدد اور مبارک تاریخ روانہ کریں۔ اگلے شمارے میں خط کا انتظار رہے گا امید ہے کہ جواب ضرور دیں گے۔

جواب

دشمنوں کی ریشہ دوانیوں پر صبر کیجئے اور جب صبر وضبط نہ ہو سکے تو دل کو ٹھنڈک پہنچانے کے لئے دو رکعت نفل پڑھئے اور اللہ سے دعا کیجئے کہ وہ آپ کے دل میں صبر اور تحمل کی صلاحیت پیدا کرے۔ آپ نے قرآن حکیم میں یہ آیت پڑھی ہوگی کہ اے ایمان والو اللہ سے صبر اور نماز کے ذریعہ مدد طلب کرو۔ جو لوگ صبر وصلوٰۃ کے ذریعہ مدد مانگتے ہیں ان کی مدد ضرور کی جاتی ہے اور اللہ ان پر اپنا فضل فرماتا ہے اور انہیں آسمانی مصائب سے، حاسدوں کے حسد سے اور دشمنوں کی سازشوں سے نجات عطا کرتا ہے۔ آپ روزانہ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قریب تین سو مرتبہ پڑھا کریں، اول وآخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھا کریں اور دشمنوں کی زبان بندی کے لئے یہ کریں کہ ان کے ناموں کے اعداد نکال کر ان میں حروف سوامت کے اعداد شامل کرکے خاکی چاک سے ایک نقش مثلث تیار کریں اور اس کو کسی پرانی قبر میں منگل کے دن زوال کے وقت دبادیں۔ انشاء اللہ دشمنوں کی زبان بند ہوجائے گی اور وہ آپ کے خلاف بکواس کرنے سے باز آجائیں گے۔ آپ کا مفرد عدد ایک ہے، دشمن عدد ۶، ۷ ہے۔ مبارک تاریخیں ۱، ۱۰، ۱۹، اور ۲۸ ہیں۔

دعا کرتا ہوں کہ رب العالمین آپ کو صبر وضبط عطا کرے اور دشمنوں کے مقابلے میں آپ کی مدد کرے آمین۔

لڑکیوں کے مستقبل کا غم

سوال از: عابدالنساء بیگم _____ پورنا

میں عابدالنساء بیگم عبدالحکیم پورنا سے ہوں۔ مجھے دو لڑکیاں ہیں۔ دو لڑکیاں آپریشن سے ہوئی ہیں، اب آگے تو اللہ کی مرضی ہے لیکن ابھی زندگی کا مقصد ایک ہی ہے۔ میری دونوں لڑکیاں وہ مشکلات سے دوچار نہ ہوں جو میں ہوچکی ہوں۔ محترم آپ سے گزارش ہے کہ میرے حالات کو سمجھیں، پہلے تو میں اپنی لڑکی اس کا نام ثانیہ عمارہ۔ تاریخ پیدائش ۱۹۹۹ء ۴-۳-۰۳ وقت رات ۱۰:۱۰ منٹ پر بروز ہفتہ ہوئی۔ والدہ کا پورا نام عابدالنساء بیگم عبدالحکیم۔ میری لڑکی کی عمر دس سال مکمل گیارہ جاری۔ شروع اول تا چہارم تک ثانیہ پڑھائی میں

دلچسپی اور ذہن تیز تھا لیکن اب پڑھائی سے لاپرواہ، نافرمان، پڑھائی میں دل نہ لگنا، عجیب طبیعت یہ سب باتیں ہو رہی ہیں۔ پڑھائی سے بہت دور ہو رہی ہے سمجھ میں نہیں آتا کیوں ہو رہا ہے۔

محترم گزارش ہے کہ میرے مقصد یعنی میری دختر کا مستقبل کامیاب رہے وہ پڑھائی میں دلچسپی لے، دین اور دنیاوی تعلیم میں آگے رہے۔ اور میری فرمائش پوری کردیں اس کا جواب اور اس کے علاج ہونے پر میں آپ کو اپنی زندگی کے حالات آپ کے سامنے رکھوں گی۔ محترم میں نے کم عمری میں ہی بہت سارے ٹھوکریں کھائی ہیں اب صرف یہی التجا ہے کہ میری دختر کا مستقبل روشن ہو اس کے لئے کوئی علاج جس سے فیض حاصل ہو بہت ہی احسان مند رہوں گی۔ آپ کی دل سے شکرگزار ہوں گی۔

جواب

تاریخ پیدائش کے اعتبار سے آپ کی بیٹی کا نام "ثانیہ نگارہ" صحیح ہے۔ لیکن چونکہ اس کے شروع میں حرف ث آرہا ہے اس لئے آپ کی بیٹی اکثر وبیشتر بیماریوں کا شکار ہوسکتی ہے۔ جن لڑکیوں کا نام حرف ث سے شروع ہوتا ہے وہ کمزور بھی ہوتی ہے اور اکثر بیماریوں میں مبتلا رہتی ہیں۔ جہاں تک تعلیم سے اچانک لاپرواہ ہوجانے کا معاملہ ہے تو وہ نظر بد یا کسی ٹوک کی وجہ سے بھی ہوسکتا ہے۔ آپ روزانہ "سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ" ۱۰۰ مرتبہ پڑھ کر اس بچی پر دم کیا کریں۔ اور ثانیہ روزانہ ۱۵۰ مرتبہ "یَا عَلِیْمُ" پڑھ لیا کرے تو بہتر ہے ورنہ آپ پڑھ کر اس پر دم کردیا کریں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ماں باپ کو اپنی بیٹیوں کا غم بہت پریشان کرتا ہے اور اگر ماں اپنی زندگی میں مصائب سے گزری ہو تو اس کے لئے بیٹیوں کا دکھ جان لیوا ہوتا ہے، چونکہ وہ دکھ اور کرب سے گزر چکی ہوتی ہے اس لئے اس کو اندازہ ہوتا ہے کہ ایک لڑکی کے لئے حالات کی ابتری کیا ہوتی ہے اور ایک لڑکی کو حالات کی ابتری کا شکار ہوکر کن آلام کا شکار ہونا پڑتا ہے۔ آپ نے لکھا ہے کہ آپ نے کم عمری میں بہت سی ٹھوکریں کھائی ہیں اس لئے آپ کو اپنی بیٹیوں کے مستقبل کی فکر ہونا ایک فطری بات ہے۔ آپ دونوں بیٹیوں کے گلے میں یہ نقش لکھ کر ڈال دیں۔ اور روزانہ ان پر مذکورہ آیت پڑھ کر دم کرتی رہیں۔ انشاء اللہ دونوں بیٹیاں نظر بد سے محفوظ رہیں گی اور تعلیم کے سلسلہ میں بھی اگر ان پر کسی ٹوک یا نظر بد کا اثر ہوگا تو وہ بھی زائل ہوجائے گا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۲	۳۵	۳۹	۴۵
۳۸	۴۶	۳۱	۳۶
۴۷	۴۱	۳۳	۳۰
۳۴	۲۹	۲۸	۴۰

میں دعا کروں گا کہ اللہ آپ کو سکون دے اور آپ کی دونوں بیٹیوں کا مستقبل تابناک کرے۔ (آمین)

ذاتی معلومات

سوال از: خیر النساء _____ چتور

میں آندھرا پردیش سے پنتو شلیع مدن پلی سے یہ خط لکھ رہی ہوں۔ میرا نام خیر النساء ہے۔ تاریخ پیدائش تو معلوم نہیں لیکن عمر ۳۳ سال ہے۔ میں آپ کی کتاب ۳ سال سے پڑھ رہی ہوں، میں سالانہ خریدار ہوں۔

میں ہر وقت پریشان رہتی ہوں، برے برے خواب آتے ہیں بہت دکھایا لیکن بولتے ہیں جادو کا ہے۔ میں نماز کی پابند ہوں اللہ کا شکر ہے یہ میرا پہلا خط ہے۔ امید کرتی ہوں آپ ضرور اگلے شمارے طلسماتی دنیا میں میرے خط کا جواب دیں گے۔ میرا اگلی نمبر، میرے نام کا مفرد عدد، اسم اعظم، مبارک دن تاریخ، غیر مبارک دن تاریخ، رنگ، پتھر نگینہ۔ میری امی کا نام زیب النساء ہے میرے دو بچے ہیں۔ ان کے نام محمد شریف ۹۱-۸-۳۰ اور بیٹی کا نام عائشہ ۹۷-۵-۱۲ یہ تاریخ ہے ان کی پیدائش کی۔ اور میرے شوہر کا نام یحییٰ ان کی والدہ کا نام فاطمہ ہے۔ ان کی تاریخ پیدائش معلوم نہیں۔ عمر ۳۳ سال ہے۔ اللہ آپ کو بہت خوش رکھے، ان سب کے نام کا مفرد عدد، اسم اعظم، مبارک دن تاریخ ضرور لکھیں۔ ہمارے ابا بھی اتر پردیش سے ہیں۔ وہ شلع بجنور سے ہیں جواب کا انتظار رہے گا، آپ مجھے مایوس نہیں کریں گے، اللہ کے واسطے جواب ضرور دینا اللہ آپ کو ہر بری نگاہ سے بچائے۔ (آمین)

جواب

آپ کے نام کا مفرد عدد ۲ ہے۔ آپ کے لئے مبارک تاریخیں ۷، ۱۶، ۲۵ ہیں۔ آپ اپنے اہم کاموں کو ان تاریخوں میں انجام دینے کی کوشش کریں۔ جن کاموں کی شروعات آپ ان تاریخوں میں کریں گی انشاء اللہ وہ انجام پذیر ہوں گے۔ اور آپ کو اپنے مقاصد میں کامیابی ملے گی۔ آپ کا فی عدد ۳ ہے۔ اس عدد کی چیزیں آپ کو راس آئیں گی۔ مثلاً وہ فون نمبر یا وہ گاڑی نمبر یا وہ مکان نمبر جس کا مفرد عدد ۳ ہوگا۔ آپ کیلئے انشاء اللہ لکی ثابت ہوگا۔ مثلاً اگر کسی مکان کا نمبر ۳۳۶ ہو تو اس کا مفرد عدد ۳ بیٹھے گا تو یہ مکان بہر لحاظ آپ کے لئے مبارک ثابت ہوگا۔

آپ کا اسم اعظم "یا حلیم" ہے۔ ۸۸ مرتبہ عشاء کے بعد پڑھنے کا معمول رکھیں، اسم اعظم کے ورد سے آپ کو راحتیں ملیں گی اور آسمانی آفتوں سے آپ انشاء اللہ محفوظ رہیں گی۔ آپ کے لئے جمعرات کا دن اہم ہے۔ آپ کو سبز رنگ انشاء اللہ راس آئے اور اگر آپ چاندی یا سونے کی انگوٹھی میں پنا پہنیں گی تو وہ بھی اللہ کے حکم سے آپ کی ترقی کا ذریعہ بنے گا۔

آپ کے شوہر کے نام کا مفرد عدد ۶ ہے۔ ان کے لئے مبارک تاریخیں ۲۴،۵،۰ ہیں۔ ان کو اپنے اہم کام ان تاریخوں میں شروع کرنے چاہئیں، کامیابی کے امکانات روشن رہیں گے۔ ان کا اسم اعظم "یا عظیم" ہے۔ عشاء کی نماز کے بعد ۱۵۰ مرتبہ پڑھنے کا اہتمام کریں۔ آپ کے شوہر کے لئے جمعہ کا دن مبارک ہے۔ ان کو اپنی راس آئے گا۔ ۶ گرام چاندی کی انگوٹھی میں جڑوا کر پہنیں۔ لاپل کا وزن کم سے کم ۳ رتی ہے۔

آپ کے بیٹے محمد شریف کے نام کا مفرد عدد ۷ ہے۔ ان کی سب تفصیلات وہی ہیں جو آپ کی ہیں۔ ان کا برج سنبلہ اور ستارہ عطارد ہے ان کے لئے مبارک دن بدھ ہے۔ ان کی خوش بختی کا عدد ۵ ہے۔ ان کو چاہئے کہ اشیاء اور افراد کے معاملے میں یہ ۵ عدد کو اہمیت دیں کیونکہ ۵ عدد کی ہر چیز ان کے لئے خوش بختی کا باعث بنے گی۔

آپ کی بیٹی عائشہ کے نام کا مفرد عدد ۸ ہے۔ ان کے لئے مبارک تاریخیں ۸، ۱۷، ۲۶ ہیں۔ ان کا اسم اعظم "یا حمید" ہے۔ عشاء کی نماز کے بعد ۶۲ مرتبہ پڑھنے کی عادت ڈالیں۔ ان کا لکی عدد ۲ ہے۔ یہ عدد ان کے لئے ہمیشہ مقبولیت اور ترقی کا ذریعہ بنے گا، اس عدد کی چیزوں کو اہمیت دینی چاہئے۔ ان کا برج ثور اور ستارہ زہرہ ہے۔ ان کے لئے مبارک دن جمعہ ہے۔ اگر ان کی شادی آپ جمعہ کے دن کریں گی تو انشاء اللہ شادی کامیاب رہے گی اور باہمی محبت کا ذریعہ بنے گی، ان کو گلابی رنگ اور سونگا پتھر راس آئے گا، ۶ گرام چاندی یا سونے کی انگوٹھی میں مرتی کا سونگا جسے مرجان بھی کہتے ہیں جڑوا کر پہنا دیں۔

یاد رکھیں کہ یہ تمام چیزیں اسباب کے درجے میں آتی ہیں۔ ان کو اہمیت دینا شرعاً غلط نہیں ہے۔ لیکن ہر مسلمان کا عقیدہ یہ ہونا چاہئے کہ اس دنیا میں ہوتا وہی ہے جو اللہ چاہے۔ اللہ کی مرضی کے بغیر کسی کو نہ خوشیاں ملتی ہیں نہ کوئی اور دو غم سے دوچار ہوتا ہے۔ زندگی گزارتے ہوئے بطور احتیاط ہر سب کو ٹٹولتا رہیں لیکن اپنے عقیدے کو کہیں بھی کمزور نہ ہونے دیں۔ آپ نے لکھا ہے کہ آپ اکثر بیمار رہتی ہیں، آپ کو کسی نے یہ بتایا کہ آپ پر جادو کا اثر ہے۔ دیکھئے جادو کی ایک حقیقت ہے اور جادو کا ذکر قرآن حکیم میں جگہ جگہ آیا ہے۔ ظاہر ہے کہ جس چیز کا ذکر قرآن حکیم میں جا بجا آیا ہو وہ چیز بالکل ہی بے اثر تو نہیں ہو سکتی لیکن آج کے عاملین ہر مریض کو سحر زدہ ثابت کر کے دونوں ہاتھوں سے لوٹ مار کر رہے ہیں۔ کسی پر جادو کرانے میں بہت پیسہ خرچ ہوتا ہے۔ جادو بے شک ایک حقیقت ہے لیکن جادو اتنا آسان بھی نہیں ہے کہ کوئی بھی کسی پر کرا دے۔ آپ اس وہم کا شکار ہو کر بزدل نہ بنیں کہ آپ پر کسی نے جادو کرا رکھا ہے۔ آج کل خواتین میں رسہ کشی کا سلسلہ چل رہا ہے۔ قوت ضبط مسلمانوں کی ختم ہی ہے۔ جلن، حسد، بغض، کینہ جیسے امراض میں ہم سبھی مبتلا ہیں اور ہر شخص پریشان بنا ہوا ہے۔ ایسے عالم میں ایک دوسرے کی مخالفت اور ایک دوسرے کے خلاف عمل عجیب سا ایک لازمی سی چیز بن کر رہ گئی ہے اور جہاں تک دھمکیوں اور رونگ کا تعلق ہے تو جس انسان کے جسم میں دو پسلی بھی نہیں ہوتیں وہ بھی پہاڑوں سے ٹکرانے کی باتیں کرتا ہے اور ایک دوسرے پر جادو کرنے کرانے کی جاہلانہ باتیں بھی خاندانوں میں گشت کرتی ہیں، پھر عاملین جن کا پیشہ ہی جھوٹ بول کر اپنی دکان چلانا ہے وہ ہر مریض کو سحر زدہ ثابت کر کے اپنا دامن مراد بھرتے ہیں۔ عاملین سے زیادہ قصور ان لوگوں کا ہے جو وہم کا شکار ہوتے ہیں اور سر کے درد کو بھی جادو سمجھ کر گرانے والے عاملین کی چوکھٹوں پر جاتے ہیں اور ان کے کاروبار کو کمک پہنچاتے ہیں۔

آپ یقین کر لیں کہ آپ پر جادو کا اثر نہیں ہے آپ جسمانی بیماریوں میں مبتلا ہیں کسی اچھے حکیم کو دکھائیں اور پابندی کے ساتھ کچھ دنوں اپنا علاج جاری رکھیں۔ صحت جب بنتی ہے جب انسان کو اپنی صحت کی فکر ہو، بلاوجہ کی سوچ و فکر میں مبتلا نہ ہوں، دعا کے ساتھ روزانہ سورۃ فاتحہ ۷ مرتبہ ایک گلاس پانی پر دم کر کے پی لیا کریں۔ انشاء اللہ بہت جلد آپ کو بیماریوں سے نجات مل جائے گی۔ وقت پر کھائیں، وقت پر سوئے اور وقت پر کام کرنے سے بھی تندرستی بحال رہتی ہے اور مثبت سوچ و فکر سے بھی تندرستی کو تقویت ملتی ہے۔ جن لوگوں کی سوچ منفی ہوتی ہے دوسروں کے بارے میں خواہ مخواہ غلط سوچنے کے عادی ہوتے ہیں ان کی صحت رفتہ رفتہ خراب ہو جاتی ہے۔ بدگمانیاں خود اپنے آپ ہی کو نقصان پہنچاتی ہیں اس لئے دوسروں کے بارے میں حسن ظن رکھنا چاہئے اور خواہ مخواہ کی بدگمانیوں سے خود کو بچانا چاہئے۔ اس کے ساتھ ساتھ نماز کی پابندی کرنی چاہئے جو لوگ نماز کے پابند ہوتے ہیں ان کی صحت اچھی ہوتی ہے اور نماز پڑھنے والوں کی عمر میں برکت ہوتی ہے۔

اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ آپ کو جسمانی اور روحانی تندرستی عطا کرے اور آپ کو خواہ مخواہ کی سوچ و فکر سے نجات دے، آمین۔

بھائی کی بے راہ روی کا دکھ

سوال از: (نام ندارد)

مولانا صاحب میری پریشانی یہ ہے کہ میری امی بہت بیمار رہتی ہے۔ امی کو بہت گھبراہٹ رہتی ہے، امی کی آنکھوں کی روشنی بھی چلی گئی ہیں۔ رو رو کر چار سال پہلے ابا کا انتقال ہوا ہے۔ جب سے میں اور میری امی تنہا رہ گئی، میرا اکلوتا بھائی تھا جو شادی کے بعد سے بالکل بدل گیا اور گھر چھوڑ کر چلا گیا۔ اپنے بیوی اور بچوں کے ساتھ اپنی دنیا بسا لے۔

میرے بھائی نے میرے ابا کے ساتھ بہت دھوکا کیا۔ میرے ابا کی بہت سی زمینیں تھیں اس نے دھوکہ سے اپنے نام کرلی جس کی وجہ سے میرے ابا کو بہت صدمہ ہو گیا۔ اور آج میرے ابا ہمارے بیچ نہیں ہیں۔ میرے بھائی کو ایسا

نہیں کرتا چاہئے تھا۔ کیونکہ وہ میرا اکلوتا بھائی تھا میرے ابا کے بعد ساری دولت میرے بھائی کو ملنی میرا بھائی وہی کرتا جو اس کی بیوی کہتی۔ ایسا لگتا ہی نہیں کہ میرا بھائی اتنا بدل گیا۔ وہ میرا بھی خیال نہیں کرتا نہ ہی امی کا خیال رکھتا۔ وہ جب بھی گھر آتا ہے تو اس طرح بات کرتا ہے جیسے کوئی دشمن بات کر رہا ہو۔ والدین سے بے رخی سے پیش آنا، والدین اور بہن سے الٹی سیدھی باتیں کرنا اور چلے جانا جس کے بعد میرے ماں باپ بہت دکھی ہوئے۔ میرے بھائی کا کاروبار بہت اچھا چلتا ہے وہ بہت زیادہ کماتا ہے، لاکھوں کروڑوں کماتا ہے، لیکن ماں اور بہن کو بالکل ایک روپے کی بھی مدد نہیں کرتا۔ آج ہمارے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔ صرف ایک کمرہ کا مکان ہے۔ امی جب بھی بھائی کو یاد کرتی ہے تو آنکھوں سے آنسو آجاتے ہیں۔ آج میرے علاوہ امی کا اس دنیا میں کوئی سہارا نہیں ہے۔ آج میرے علاوہ امی کا کوئی خیال رکھنے والا نہیں۔ امی کی آنکھیں کمزور ہوگئیں ہیں میں طلسماتی دنیا کے رسالے میں بتائے ہوئے عمل پڑھتی، آنکھوں کے لئے لیکن اب تک کوئی فائدہ نہیں ملا۔ ڈاکٹر امی کے آنکھوں کے لئے آپریشن کرنے کو کہتا ہے آج گھر کے حالات بہت زیادہ خراب ہیں۔ دوا کے لئے اور گھر کے خرچ کے لئے اور امی کے آپریشن کے لئے رقم نہیں ہے۔ میں کالج میں پڑھتی تھی، اپنی پڑھائی بھی ادھوری چھوڑنا پڑا۔ سوچ رہی ہوں گھر بیٹھ کر امتحان دوں کیونکہ میری امی کی بہت خواہش تھیں کہ میں کچھ بن جاؤں۔

مولانا صاحب بہت مشکل سے گھر چلتا ہے، گھر میں مرد نہیں ہے، جو کمائے، آمدنی کا بھی کوئی راستہ نہیں اگر ممکن ہو تو مجھے کوئی آسان سا آسان وسیلہ کا طریقہ بتائیں اور مولانا صاحب کوئی تعویذ یا عمل بتائیں۔ جس سے میرے بھائی کے دل میں بہن اور والدہ کے لئے بے پناہ محبت پیدا ہو۔ وہ ہمارا بہت خیال رکھے۔ ہماری ہر ضرورت کو پورا کرے۔ (اگر کوئی میری مدد کرنا چاہتا ہے تو میرے فون نمبر پر رابطہ قائم کریں۔)

آپ کا طلسماتی دنیا ہندوستان کے کونے کونے میں پہنچ رہا ہے۔ لاکھوں لوگ اسے پڑھتے ہیں اگر ان میں سے کوئی نیک بندہ میری مالی مدد کرنا چاہتا ہے تو وہ بندہ مجھے نمبر پر فون کریں۔ 09561021687 رابطہ جلد سے جلد قائم کریں۔ میں اس بندہ کا احسان زندگی بھر نہیں بھولوں گی۔ خدا بھی اسے ثواب دے گا۔

مولانا صاحب میں روزانہ دو سو بار یا لطیف یا ودود پڑھتی ہوں، ۳۶۰ مرتبہ یا رزاق یا واسع پڑھتی ہوں۔ مولانا صاحب میرے مسئلہ کو جلد سے جلد آپ اپنے رسالے میں شائع کریں۔ مجھے امید ہے کہ آپ مایوس نہیں کریں گے۔ نہ ہی میرے خط کو کچرے میں ڈالیں گے۔ مولانا صاحب میرے فون نمبر کو ضرور چھاپئے تاکہ کوئی نیک بندہ مجھ سے رابطہ قائم کر سکے اور میری مالی حالت کو دیکھ کر آگے بڑھے۔ میں بہت پریشان ہوں۔

جواب

تمہاری داستان سن کر دکھ ہوا۔ ماں باپ لڑکا ہونے کی کتنی دعائیں کرتے ہیں کہ اگر لڑکا ہوگا تو وہ ہمارے بڑھاپے کی لاٹھی بنے گا لیکن آج کل دیکھنے میں یہ آرہا ہے کہ بیٹا ماں باپ کے لئے وجہ عذاب بن کر رہ جاتا ہے۔ غریبوں کے بیٹے کسی اور طرح ماں باپ کو پریشان کرتے ہیں اور امیروں کے بیٹے کسی اور طرح ماں باپ کو خون کے آنسو رلاتے ہیں۔ پھر ایسے لوگ آگے چل کر خود روتے ہیں کیونکہ اس دنیا میں جو اپنے ماں باپ کو ستاتا ہے وہ زیادہ دنوں تک پرسکون زندگی نہیں گزار سکتا۔ دولت اور جائیداد کو برباد ہوتے میں زیادہ دیر نہیں لگتی اور جو دولت اور جائیداد ترکہ میں ملتی ہے اس کی عمر تو بہت ہی کم ہوتی ہے کیونکہ جو مال بغیر محنت کے ہاتھ لگتا ہے اس کو لوگ ہاتھ ملنے سے خرچ کرتے ہیں اور اس کو جب تک قسم نہیں کر دیتے خرچ کرنے والوں کو سکون نہیں ملتا۔ پھر وہ مال جو ماں باپ کو دھوکہ دے کر حاصل کیا گیا ہو اور دھوکہ، فریب سے متاثر ہو کر باپ دنیا سے رخصت ہو گیا ہو وہ مال زیادہ دنوں تک تمہارے بھائی کے پاس رہنے والا نہیں ہے۔ ہمارا تجربہ ہے کہ جو بیٹے ماں باپ کو ستاتے ہیں اور انہیں فریب دیتے ہیں وہ اس دنیا کی ٹھوکریں میں ہوتے ہیں اور دنیا ان سے بہت اچھی طرح انتقام لیتی ہے۔ اب تمہارا بھائی ماں کو بھی رلا رہا ہے تو وہ کیسے بچ سکتا ہے۔ ایک دن وہ کسی اجڑے ہوئے دیار کی طرح برباد ہو کر ماں کے پاس آئے گا اور شاید ماں پھر بھی اسے دعائیں دینے سے باز نہیں آئی گی۔ ماں اپنی اولاد کی طرف سے ہزار قسم کی بے وفائیاں اور ناقدریاں سہنے کے بعد بھی اپنی اولاد کو دعا دینے کی غلطیاں پھر کرتی ہیں جب کہ اللہ کا فیصلہ کچھ اور ہوتا ہے۔ ماں باپ کی دعائیں ان لوگوں کے حق میں قبول نہیں ہوتی جو ماں باپ کا دل دکھا کر اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانیوں کے مرتکب ہوتے ہیں۔ جو لوگ اپنے ماں باپ کے نافرمان ہوتے ہیں وہ اس دنیا میں بھی عذاب بھگتتے ہیں اور آخرت میں تو انہیں عذاب بھگتنا ہے ہی۔ ایک دن تمہارا بھائی بہت پچھتائے گا، لیکن جب وقت کی چڑیا کھیت چگ جائے گی۔ پھر پچھتاوے سے ہوگا بھی کیا۔

تم نے دست غیب کے عمل فرمائش کی ہے۔ جو میں از راہ مصلحت پوری نہیں کر سکتا۔ کیونکہ دست غیب کے عمل بہت محنت طلب ہوتے ہیں اور ان میں رجعت کا بھی اندیشہ رہتا ہے، البتہ میں تمہیں دو عمل بتاتا ہوں تم ان کو اگر پابندی سے کروگی تو انشاء اللہ رزق کے دروازے کھلیں گے اور اللہ کی مدد آئے گی۔

نماز فجر کے بعد نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ دو سو مرتبہ پڑھا کرو اور نماز عشاء کے بعد ایک سو ایک مرتبہ یَا حَاضِرُ یَا نَاظِرُ یَا لَطِیْفُ یَا حَیُّ یَا مَالِكُ پابندی کے ساتھ پڑھا کرو۔ اول و آخر دونوں ٹائم گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف بھی پڑھا کرو۔ انشاء اللہ عجیب و غریب طرح سے مدد ہوگی اور گھر کی غربت اور پریشانیاں دفع ہوں گی۔

گردشِ دوراں کا اثر

سوال از: (نام مخفی)

ضروری گزارش یہ ہے کہ میں ۳۰۔۳۵ سال سے اپنے آپ کو بہت پریشان پا رہا ہوں، کوئی بھی معمولی کام بہت پریشانیوں کے بعد پورا ہوتا ہے۔ میرے چار بھائی جو گھر چھوڑ کر چلے گئے، کیوں پتہ نہیں پاس پڑوس والے بے وجہ نفرت کرتے رہتے ہیں مگر میں کسی سے کچھ نہیں کہتا۔ رات کو سوتا ہوں تو جب نیند آنے لگتی ہے تو جسم کو ایک جھٹکا سا لگتا ہے، بہت بڑے اور گندے خواب آتے تھے۔ جو ایک عامل سے ملاقات کی تو دور ہو گئے، عامل صاحب نے بتایا تھا آسیبی اثرات ہیں اس کے بعد عامل صاحب اپنے وطن چلے گئے۔

ہاشمی صاحب آپ کا رسالہ بہت دلچسپی سے پڑھتا ہوں مجھے امید ہے کہ آپ اس کا جواب دیں گے انشاء اللہ۔ جس وقت میں یہ خط لکھ رہا ہوں ٹھیک صبح کو ۱۱ بج کر ۳۵ منٹ ہوئے ہیں، بروز بدھ تاریخ ۱۰۔۰۳۔۱۰ء۔

ہاشمی صاحب کیا مجھ پر کسی قسم کے اثرات ہیں یا ستاروں کی نحوست یا پھر میرے اپنے گناہوں کی سزا۔ اللہ مجھ گناہ گار کے گناہوں کو معاف فرمائے۔ (آمین) ہاشمی صاحب میرا ستارہ کونسا ہے، میرا ذاتی عدد کیا ہے، میرا کلی عدد نمبر کیا ہے، کونسا رنگ راس آئے گا، میرا اسم اعظم کیا ہے۔ میرا نام سمیر احمد ہے، مگر کچھ لوگ مجھے میری عرفیت سے پکارتے ہیں اور کچھ لوگ میرے نام سے، میری عرفیت "کپتان" ہے۔

مکمل نام سمیر احمد محمد یعقوب۔ ماں کا نام زبیدہ بانو۔ عرفیت، کپتان، تاریخ پیدائش ۱۹۶۹ء۔۱۰۔۶۔ چونکہ دو خط پہلے لکھ چکا ہوں جواب نہیں ملا اس لئے تیسرا خط بہت مختصر لکھ رہا ہوں۔

جواب

آپ کے چار بھائی گھر چھوڑ کر چلے گئے اور آپ کو یہ اندازہ نہیں ہو سکا کہ انہوں نے گھر کیوں چھوڑا۔ آپ نے اس کی وضاحت نہیں کی کہ آپ کے والدین زندہ ہیں یا نہیں۔؟ اور اگر زندہ ہیں تو ان کی حالت و کیفیت کیا ہے۔ آپ نے اس کی بھی وضاحت نہیں کی کہ آپ کی شادی ہو گئی ہے یا نہیں اور ان بھائیوں کی شادی ہو گئی ہے یا نہیں جو گھر چھوڑ کر چلے گئے۔ ان باتوں کی معلومات بہت ضروری تھی۔ آپ کے آس پاس کے لوگ بھی آپ سے ناراض رہتے ہیں لیکن آپ کو اندازہ نہیں ہے کہ ان کی ناراضگی کا سبب کیا ہے۔ جب کوئی بات طے کہ ہے اس دنیا میں کسی کی ناراضگی کا سبب کچھ نہ کچھ تو ہوتا ہے۔ آپ کے حالات اچھے ہوں آپ کا مکان اچھا ہو، آپ کی مالی پوزیشن اچھی ہو تو لوگوں کو حسد ہونا چاہئے اور لوگوں کو جلن کا اظہار بھی کرنا چاہئے لیکن میرا ماننا ہے کہ اس میں انسان اپنے دکھ سے زیادہ دوسروں کے سکھ سے پریشان ہے۔ لوگ اپنی پریشانیاں برداشت کر لیتے ہیں، اپنے کچے مکان میں بھی آرام سے رہ لیتے ہیں لیکن لوگوں سے دوسروں کی خوش حالیاں برداشت نہیں ہوتیں، دوسروں کے پختہ مکان برداشت نہیں ہوتے۔ دوسروں کے گھروں کی اونچی دیواریں بہت کھٹکتی ہیں لیکن اندازہ یہ ہوتا ہے کہ آپ اتنے خوش حال بھی نہیں ہیں کہ لوگ آپ سے کڑھن محسوس کریں پھر لوگوں کی مخالفت کی وجہ کیا ہے۔؟

عزیز من کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ہم نفرتوں اور عداوتوں کی وجہ دوسروں میں تلاش کرتے ہیں جب کہ کوتاہی خود اپنی ہوتی ہے اور اپنی کوتاہی کی وجہ سے دلوں کی درمیان فاصلے پیدا ہو جاتے ہیں۔ بہتر ہے کہ ہم اپنی ذات کا جائزہ بھی لیں اور غور و فکر کریں کہ کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ جو لوگ ہم سے دور جا رہے ہیں ان کی شکایات بجا ہوں۔ دور جانے والوں سے پوچھیں کہ تمہاری نفرت اور وحشت کی وجہ کیا ہے۔ لیکن اگر تحقیق کے بعد بھی یہ اندازہ ہو کہ قصور دوسروں کا ہی ہے اپنا کوئی قصور نہیں ہے تو پھر صبر کریں اور روزانہ "یا لطیف" ۱۲۹ مرتبہ صبح شام پڑھا کریں۔ انشاء اللہ بھائیوں کے دلوں میں محبت اور نرمی پیدا ہوگی۔

آپ کے نام کا مفرد عدد ۳ ہے۔ آپ کا کلی عدد ۷ ہے، آپ کا اسم اعظم "یا لطیف" ہے۔ روزانہ صبح شام اس کا ورد ۱۲۹ مرتبہ کیا کریں۔ آپ کی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۵ ہے اور آپ کی عرفیت کا عدد بھی ۵ ہی ہے۔ ان اعداد میں کوئی ٹکراؤ نہیں ہے، آپ کا برج میزان ہے اور ستارہ زہرہ ہے۔ آپ کے لئے مبارک دن جمعہ ہے۔ آپ کے لئے غیر مبارک تاریخیں ۲۲، ۲۳، ۲۸ ہیں۔ نیلا اور سبز رنگ آپ کے لئے مبارک ثابت ہوں گے۔

ہماری رائے میں آپ گردشوں کا شکار ہیں اور اسی وجہ سے آپ کی زندگی میں اتھل پتھل ہے۔ اللہ سے دعا ہے کہ وہ آپ کو زندگی کے نشیب و فراز سے نجات عطا کرے (آمین)

چاند کا مسئلہ

سوال از: ولی _____ گجرات

حضرت کئی سالوں سے غلسماتی دنیا پڑھتا ہوں، آپ کی تحریر کی سحر انگیزی نے پکڑ رکھا ہے۔ یہ بات میرے دل میں راسخ ہو گئی کہ اللہ ہی کارساز ہے۔ اللہ کی طرف ہی ہر معاملہ میں رجوع کیا جائے، اللہ آپ کو اس کا بدلہ عطا فرمائے۔

دیگر چاند کے معاملے میں سعودی حکومت کے فیصلے صحیح معلوم نہیں ہوتے کیوں کہ بعض دفعہ علم فلکیات کے قواعد کے خلاف ہوتے ہیں۔ علم فلکیات کو متقی انداز میں استعمال کرنے کی علماء رائے دیتے ہیں۔ خلاصہ یہ کہ جو علم

فلکیات کی رو سے صحیح ہو نہیں سکتا اور ممکن بھی نہیں ایسے فیصلے دیدیئے جاتے ہیں۔ اور اس کا اثر عبادت پر پڑتا ہے۔ لندن میں اکثر علماء سعودی چاند پر عید کر لیتے ہیں اس لئے لندن میں چاند نظر نہیں آتا ہے۔ بعض علماء لندن کے قریب والے ملک کا اعتبار کر کے عید مناتے ہیں۔ ہر ایک کے پاس دلائل ہیں اس کی وجہ سے ۲، ۳ دن لوگ عید مناتے ہیں۔ اس پر کچھ روشنی ڈالیں۔

جواب

علم فلکیات کے معاملے میں چونکہ علماء نابلد ہیں اس لئے وہ علم فلکیات کی حقیقت کا انکار کرتے ہیں اور علماء تو چاند کے بارے میں علم حدیث پر بھی عمل نہیں کرتے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ذی الحجہ اور رمضان کا مہینہ کبھی ایک ساتھ کامل اور کبھی ایک ساتھ ناقص نہیں ہو سکتے۔ مطلب یہ ہے کہ اگر ذی الحجہ اسلامی سال کا آخری مہینہ ۲۹ دن کا ہے تو آنے والے رمضان کا مہینہ ۳۰ دن کا ہوگا اور اگر ذی الحجہ کا مہینہ ۳۰ دن کا ہے تو رمضان کا مہینہ ۲۹ دن کا ہوگا۔ علماء تو اس حدیث رسول ہی پر غور و فکر نہیں کرتے اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کہ اگر رویت عام ہو جائے تو عید کا اعلان کر دو (او کما قال) علماء تو اس پر بھی عمل کرتے نظر نہیں آتے۔ "رویت عام" کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ چاند کو اتنے لوگ دیکھ لیں کہ جتنے لوگوں کا جھوٹ پر مجتمع ہو جانا امر محال ہو۔ آج کی صورت حال یہ ہے کہ ایک آدھ آدمی چاند دیکھتا ہے اور ایک دم کسی دینی مدرسے کو جا کر شہادت دیدیتا ہے اور علماء کھٹ سے عید کا اعلان کر دیتے ہیں وہ یہ بھی غور نہیں کرتے کہ چاند کی خبر لانے والا کس قماش کا آدمی ہے اپنی زندگی میں کتنے سچ بولتا ہے اور کتنے جھوٹ، اور اس کی بینائی کس انداز کی ہے کیا وہ میلوں فاصلوں سے کسی باریک ترین چیز کو دیکھنے کا اہل بھی ہے یا نہیں۔؟ پھر جلد بازی کا مظاہرہ کرتے وقت اور اپنے سر پر "عید" کا سہرا بندھوانے کی غرض سے گھٹ علماء ٹون دوسرے علماؤں میں کر دیتے ہیں اور ایک خبر جو خبر واحد ہوتے ہیں پورے ملک میں گشت کر کے خبر متواتر بن کر رہ جاتی ہے اور اس طرح کئی بار بھاری غلطیاں ہو چکی ہیں اور کروڑوں مسلمانوں کا روزہ خراب ہو گیا ہے۔ غلطی واضح ہونے کے بعد علماء کو یہ احساس بھی نہیں ہوتا ہے کہ وہ جلد بازی میں کتنے بڑے گناہ کے مرتکب ہو گئے ہیں اور لوگوں کے روزے کا وبال ان کی گردن پر ہے۔ اگلے سال پھر یہی ہوتا ہے کہ چاند دیکھنے والے فنکار پھر اچانک نمودار ہوتے ہیں اور چاند دیکھنے کی اطلاع دیتے ہیں اور علماء پھر ان کی کمر تھپتھپاتے ہیں۔ دراصل جب ذمہ داری کا احساس اور فکر آخرت کی حس ختم ہو جائے تب ایسی غلطیاں سرزد ہوتی ہیں اور ان غلطیوں پر پچھتاوا بھی نہیں ہوتا۔ کیونکہ پچھتاوا تو جب ہوتا ہے جب انسان غلطی کو غلطی سمجھے۔ جب کوئی غلطی کو غلطی نہیں سمجھتا تو پھر پچھتاوے اور شرمندگی کا کیا مطلب۔؟

"اہل عرب" بھی اس بارے میں بہت غیر محتاط ہیں۔ لیکن پھر بھی ان کے اپنے ملک کے اعتبار سے یقینہ روں میں جو چھپتا ہے وہ بڑی حد تک اس پابندی کرتے ہیں لیکن ایک ملک کا قانون دوسرے ملک کے لئے حتمی امور پر یقین نہیں بن سکتا۔ عید پوری دنیا میں ایک ہی ہو یہ کوئی ضروری نہیں لیکن عید جہاں ہو وہاں چاند نظر آ گیا ہو اگر چاند نظر نہیں آیا تو عید منانا گناہ ہے۔

آج کے دور میں جب جھوٹ بولنے پر لوگ نجری ہو گئے ہیں اور جب جھوٹ کا یقین کرنے والوں کی بھی ایک کھیپ ہر وقت تیار رہتی ہے۔ اس دور میں علماء کو جتنا محتاط ہونا چاہئے تھا وہ اتنے محتاط نظر نہیں آتے۔ عوام کی ہاں میں ہاں ملانے کی وجہ سے دنیا میں علماء کا مذاق بھی اڑ رہا ہے اور اس سے ذیل نقصانات بھی سامنے آ رہے ہیں۔

افسوس کی بات یہ ہے کہ ماہ مبارک کا چاند جو ۲۹ کا ہوتا ہے لوگ اس کی فکر نہیں کرتے اور ۳۰ کے چاند کے اعتبار سے رمضان کی عبادت کی شروعات ہوتی ہے پھر عید کے چاند کے وقت یہ تسلیم کر لیتے ہیں کہ رمضان کے چاند میں غلطی ہوئی تھی، صرف یہ کہہ دینے سے "غلطی ہوئی" غلطی کی تلافی نہیں ہو سکتی کیونکہ رمضان کے چاند کی غلطی کی وجہ سے تمام عاق راتیں جو ۳۰ تاریخ کے اعتبار سے تسلیم کی جاتی ہیں غلط ہو جاتی ہیں اور مسلمان عاق راتوں کی برکتوں سے محروم ہو جاتا ہے۔

علماء کو چاہئے کہ عید کے چاند کے سلسلہ میں حد سے زیادہ محتاط رہیں۔ اور عید کا اعلان چاند دیکھے بغیر کرنے سے گریز کریں۔ شہادت کے بھی کچھ اصول ہیں۔ اگر اپنے شہر میں مطلع صاف ہو تو پھر شہادت کا انتظار کرنا بے احتیاطی ہے۔ ہاں اگر اپنے شہر میں مطلع صاف نہ ہو گرد و غبار ہو یا گھٹا چھائی ہوئی ہو تو شہادت کا انتظار کرنا چاہئے۔ بہت بڑی بے شرمی ہے کہ مطلع صاف ہونے کے بعد بجائے روزہ رکھنے کے عید منانے کے لئے فون لے کر بیٹھ جانا اور عید کے لئے غیر محتاط اشاروں کا انتظار کرنا اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی ہے۔ یہ نافرمانی دن بدن عام ہوتی جا رہی ہیں اور علماء اس نافرمانی کے اصل ذمہ دار ہیں۔ اور اگر چاند کے بارے میں غلط فیصلہ ہو جاتا ہے تو پھر کروڑوں مسلمانوں کے روزے کا تاوان علماء کے ذمہ رہتا ہے اس کا اندازہ علماء کو بروز محشر ہو جائیگا۔

اسم الٰہی کا وظیفہ

سوال از: عبدالرشید نوری ـــــــــــ بھوپال

مندرجہ ذیل عملیات کا مفصل جواب ماہنامہ طلسماتی دنیا میں شائع کریں۔ (۱) یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ۔ (۲) یَا وَهَّابُ۔ مکمل وظیفہ مع تعداد اور طریقہ۔

جواب

"یا وہاب" کا چلہ نوچندی جمعرات کو شروع کر کے ۴۰ دن تک جاری رکھیں اور روزانہ صرف ۴۱ مرتبہ پڑھیں۔ اس کے بعد فوراً ہی دوسرا چلہ شروع

...ں۔ دوسرے چلے میں روزانہ کی تعداد ۵۴ مرتبہ رکھیں۔ روزانہ ۵۴ مرتبہ پڑھیں اور لگاتار ۴۰ دن تک پڑھنے کے بعد تیسرا چلہ شروع کریں۔ اور تیسرے چلے میں روزانہ کی تعداد ۲۲۴ مرتبہ رکھیں۔ ۴۰ دن تک روزانہ ۲۲۴ مرتبہ پڑھیں۔ چوتھے چلے میں روزانہ کی تعداد ۸۹۶ مرتبہ اور پانچویں میں روزانہ کی تعداد ۳۵۸۴ مرتبہ ہوگی۔ اس حساب سے پہلے چلے میں یاوہاب کی کل تعداد ۴۰ دن میں ۵۶۰ مرتبہ۔ دوسرے چلے میں کل تعداد ۴۰ دن میں ۲۲۴۰ مرتبہ۔ تیسرے چلے میں کل تعداد ۴۰ دن میں ۸۹۶۰ مرتبہ۔ چوتھے چلے میں کل تعداد ۴۰ دن میں ۳۵۸۴۰ مرتبہ اور آخری چلے میں کل تعداد ۱۴۳۳۶۰ مرتبہ رہے گی۔ پانچوں چلوں کی کل تعداد ایک لاکھ نوے ہزار ۹ سو ساٹھ (۱۹۰۹۶۰) مرتبہ ہوئی۔ اس طرح سے یاوہاب کی زکوٰۃ ادا ہوگی اور انشاء اللہ بہت مضبوط رہے گی اس کے بعد عمر بھر عشاء کے بعد ۱۴ مرتبہ "یاوہاب" کا ورد جاری رکھیں۔ اس زکوٰۃ کے بعد اگر آپ کسی چیز پر "یاوہاب" ۱۴ مرتبہ پڑھ کر دم کردیں گے تو اس چیز میں زبردست خیر و برکت ہوگی اور خود آپ کیلئے رزق کے دروازے انشاء اللہ ہر طرف سے کھل جائیں گے۔ یا حیُّ یاقیُّوم کا پہلا چلہ فوچندی جمعرات سے شروع کریں۔ پہلے چلے میں روزانہ ۱۷۴ مرتبہ پڑھیں۔ دوسرے چلے میں روزانہ ۶۹۶ مرتبہ پڑھیں۔ تیسرے چلے میں روزانہ ۲۷۸۴ مرتبہ پڑھیں۔ چوتھے چلے میں روزانہ ۱۱۱۳۶ مرتبہ پڑھیں اور آخری چلے میں روزانہ ۴۴۵۴۴ مرتبہ پڑھیں۔ اس طرح پہلے چلے کی کل تعداد ۶۹۶۰ مرتبہ ہوگی۔ دوسرے چلے کی کل تعداد ۲۷۸۴۰ مرتبہ ہوگی تیسرے چلے کی کل تعداد ۱۱۱۳۶۰ مرتبہ ہوگی۔ چوتھے چلے کی کل تعداد ۴۴۵۴۴۰ مرتبہ ہوگی اور آخری چلے کی کل تعداد ۱۷۸۱۷۶۰ مرتبہ ہوگی۔ پانچوں چلوں کی کل تعداد ۶۲۵۳۶۰ (تریسٹھ لاکھ پچھتر ہزار تین سو ساٹھ) ہوگی۔ "یا حیُّ یاقیُّوم" کے ان وظائف کے بعد روزانہ اس وظیفے کو ۱۷۴ مرتبہ پڑھتے رہیں۔ انشاء اللہ زبردست کامیابی ملے گی اس کے بعد کسی پر بھی ۱۷۴ مرتبہ پڑھ کر "یا حیُّ یاقیُّوم" پڑھ کر دم کریں گے تو اس کو ہر طرح کے اثرات اور امراض سے نجات ملے گی۔

بیوی کی بیزاری

سوال از: بنور اقریشی _____ بھوپال

دیگر احوال یہ ہے کہ میرا نام نورالدین عرف نورا ہے۔ میری ماں کا نام قمر ہے۔ میری بیوی کا نام منی بی اور اس کی ماں کا نام آمنہ بی ہے۔ تقریباً ایک سال سے جنسی تعلقات بند ہیں، بیوی مجھ سے نفرت کرتی ہے۔ بیوی کو کسی طرح کی کوئی تکلیف نہیں دیتا ہوں۔ وہ مجھ سے بالکل محبت نہیں کرتی۔ برائے کرم کوئی ایسا عمل بتائیں جس سے میاں بیوی میں محبت پیدا ہو، بیوی نفرت کرنا چھوڑ دے۔

جواب

ایک بات تو یہ ہے کہ بیوی آپ سے محبت نہیں کرتی اور ایک بات یہ ہے کہ بیوی جنسی طور پر آپ کی طرف راغب نہیں ہوتی۔ دونوں باتوں میں فرق ہے۔ پہلی بات کے لئے مشورہ یہ ہے کہ بیوی سے محبت کرتے رہیں اور تحائف وغیرہ کے ذریعہ اس کا دل اپنی طرف مائل کرنے کی کوشش کریں۔ محبت ایک نہ ایک دن اس پر اثر انداز ہوگی اور محبت کے جواب میں محبت کرنے پر مجبور ہوگی۔

روزانہ آپ یالطیف ۱۲۹ مرتبہ پڑھتے رہیں اور اگر پڑھنے کے بعد پانی پر دم کرکے روزانہ بیوی کو پلاتے رہیں تو بھی آپ کی بیوی پر اثر ہوگا اور اس کے دل میں آپ کی محبت پیدا ہوگی۔ یہی عمل اگر کسی میٹھی چیز پر پڑھ کر دم کرکے کھلائیں تو جلد نتائج برآمد ہوں گے۔ آپ کی بیوی کا نام عجیب سا ہے جو غیر اسلامی سا لگتا ہے۔ حیرت ہے کہ آپ کی شادی کو کئی سال ہوگئے ہیں اور آپ نے اس کا نام نہیں بدلا۔ یہ نام پکار کر آپ کو کراہت کیوں نہیں محسوس ہوتی۔ اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ آپ کو بھی اپنی بیوی سے وہ لگاؤ نہیں ہے جو ہونا چاہئے۔ کیونکہ جب بیوی سے محبت ہوتی ہے تو شوہر اس کو اپنی طرف سے بھی کوئی خوبصورت نام عطا کرتا ہے۔ چنانچہ اکثر یہ ہوتا ہے کہ عورت کا مائیکہ والا نام اور ہوتا ہے اور سسرالی نام اور۔ لیکن آپ نے ابھی تک اس نام کو برداشت کر رکھا ہے جو مضحکہ خیز ہے۔ اپنی بیوی کا کوئی اچھا سا نام رکھیں اور اسے پھر اسی نام سے پکاریں یہ آپ کی طرف سے اس کے لئے ایک تحفہ ہوگا۔ منّی بی؟ یعنی آپ کی بیوی کتنی ہی عمر ہو جائے منّی ہی رہے گی۔؟ نام بدلنے کے ساتھ ساتھ یہ نقش آپ اپنے گلے میں ڈالیں اور اس کو ہرے کپڑے میں پیک کرلیں۔

۷۸۶

۴۴۷	۴۵۰	۴۵۳	۴۴۰
۴۵۲	۴۴۱	۴۴۶	۴۵۱
۴۴۲	۴۵۵	۴۴۸	۴۴۵
۴۴۹	۴۴۴	۴۴۳	۴۵۴

برائے التفات زوجہ

دوسری بات کے لئے بیوی کو کسی اچھے طبیب کو دکھائیں۔ جنسی اعتبار سے عورتیں اگر ناقص ہوتی ہیں تو ان کو بذریعہ طبی علاج ٹھیک کیا جاسکتا ہے اور محبت کا جب نشہ ہو جاتا ہے تو عورت خود بخود بھی ٹھیک ہوسکتی ہے۔ محبت قرب سے پیدا ہوتی ہے اور جب محبت پیدا ہو جائے تو بار بار قرب کی طرف طبیعت خود بخود مائل ہوتی ہے۔ ہمیں ایسا لگتا ہے کہ آپ خود بھی اس بارے میں لاپرواہی برت رہے ہیں ورنہ یہ ایسی بیماری نہیں ہے کہ جس سے نجات نہ مل سکے۔

اگر آپ تقدیر و تدبیر پر یقین رکھتے ہیں تو

اپنا روحانی زائچہ بنوایئے

یہ زائچہ زندگی کے ہر موڑ پر آپ کے لئے انشاءاللہ رہنما و مشیر ثابت ہوگا

اس کی مدد سے آپ بے شمار حادثات، ناگہانی آفتوں اور کاروباری نقصانات سے محفوظ رہیں گے اور انشاءاللہ آپ کا ہر قدم ترقی کی طرف اٹھے گا۔

- آپ کا مزاج کیا ہے؟
- آپ کا مفرد عدد کیا ہے؟
- آپ کا مرکب عدد کیا ہے؟
- آپ کے لئے کون سا عدد لکی ہے؟
- آپ کے لئے نقصان دہ اعداد کون سے ہیں؟
- آپ کو مصائب سے نجات دلانے والے صدقات؟
- آپ کے لئے کون سی تاریخیں مبارک ہیں؟
- آپ کے لئے کون سا دن اہم ہے؟
- آپ کو کون سے رنگ اور پتھر راس آئیں گے؟
- آپ پر کون سی بیماریاں حملہ آور ہو سکتی ہیں؟
- آپ کے لئے موزوں تسبیحات؟
- آپ کا اسم اعظم کیا ہے؟ (وغیرہ)

اللہ کی بنائی ہوئی اسباب سے بھری اس دنیا میں اللہ ہی کے پیدا کردہ اسباب کو بروئے کار لا کر اپنے قدم اٹھایئے ——

پھر دیکھئے کہ تدبیر اور تقدیر کس طرح گلے ملتی ہیں؟ **ہدیہ -/500 روپے**

خواہش مند حضرات اپنا نام والدہ کا نام اگر شادی ہوگئی ہو تو بیوی کا نام، تاریخ پیدائش یاد ہو تو وقت پیدائش، یوم پیدائش ورنہ اپنی عمر لکھیں۔

طلب کرنے پر آپ کا **شخصیت نامہ** بھی بھیجا جاتا ہے، جس میں آپ کے تعمیری اور تخریبی اوصاف کی تفصیل ہوتی ہے، اس کو پڑھ کر آپ اپنی خوبیوں اور کمزوریوں سے واقف ہو کر اپنی اصلاح کر سکتے ہیں۔ ہدیہ -/300 روپے

ہدیہ پیشگی آنا ضروری ہے | **خواہش مند حضرات خط و کتابت کریں**

اعلان کنندہ : ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند 247554 فون نمبر 01336-224748

اعداد کی دنیا

قسط نمبر ایک

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

کسی بھی شخص کے کردار کا اندازہ کرنے کے لئے اس کے مکمل نام اور اس کی جو بھی پہچان ہو اس کے اعداد نکال کر بذریعہ اہرام اس کا مفرد عدد برآمد کریں۔ پھر اس کی عادات، اخلاق، اور کیرکٹر کا اندازہ کریں کہ اس کی اونچائی اور گہرائی کتنی ہے۔ اور اس میں کیا خوبیاں اور کیا کیا خامیاں موجود ہیں۔

مثلاً۔ نثار احمد قریشی کی ہمیں شخصیت کا اندازہ کرنا ہے تو سب سے پہلے نثار احمد قریشی کے نام میں جتنے بھی حروف ہیں ان کا مفرد عدد نکالیں گے۔ مفرد عدد نکالنے کے لئے پہلے اس چارٹ پر نظر ڈالیں۔

حروف	ا	ب	ج	د	ہ	و	ز	ح	ط	ی	ک	ل	م	ن
اعداد	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۲۰	۳۰	۴۰	۵۰
مفرد عدد	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱	۲	۳	۴	۵
حروف	س	ع	ف	ص	ق	ر	ش	ت	ث	خ	ذ	ض	ظ	غ
اعداد	۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰
مفرد عدد	۶	۷	۸	۹	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱

اب نثار احمد قریشی کے اعداد نکال کر ایک۔ سطر بنائیں اور بذریعہ اہرام مفرد عدد برآمد کریں۔

طریقہ یہ ہے کہ پہلی سطر کے دو عددوں کو باہم جمع کر کے جو مفرد عدد بنے گا اس کو دوسری سطر میں لکھیں جب سطر مکمل ہو جائے تو اسی طرح تیسری سطر تیار کریں یاد رکھیں کہ پہلے اور آخری اعداد کے سوا سب اعداد دو مرتبہ جوڑے جائیں۔ ایک بار دائیں والے عدد کے ساتھ اور ایک بار بائیں والے عدد کے ساتھ۔ اور اگلی ہر سطر پچھلی سطر سے کم ہوتی رہے گی۔ مثلاً پہلی سطر میں کل اعداد ۹ ہیں تو دوسری میں کل اعداد ۸ ہو جائیں گے اور تیسری میں کل اعداد ۷ رہ جائیں گے۔ اسی طرح گنتے گنتے آخر میں صرف ایک عدد رہ جائے گا۔ بس وہی مفرد عدد ہے۔

مفرد عدد برآمد کرنے کے لئے ذیل میں دیئے گئے چارٹ میں اس کی شخصیت کا اندازہ کریں۔ نثار احمد قریشی کی کارروائی دیکھئے۔

۱ ۳ ۱ ۲ ۱ ۴ ۴ ۸ ۱ ۲ ۱ ۵ ۵
۴ ۴ ۳ ۳ ۵ ۸ ۳ ۹ ۳ ۳ ۶ ۱
۸ ۷ ۶ ۸ ۴ ۲ ۳ ۳ ۶ ۹ ۷
۶ ۴ ۵ ۳ ۶ ۵ ۶ ۹ ۶ ۷
۱ ۹ ۸ ۹ ۲ ۲ ۶ ۶ ۳
۱ ۸ ۸ ۲ ۴ ۸ ۳ ۱
۹ ۷ ۱ ۶ ۳ ۲ ۴
۷ ۸ ۷ ۹ ۵ ۶
۱ ۶ ۸ ۵ ۲
۳ ۵ ۴ ۷
۸ ۹ ۲
۸ ۳
۱

نثار احمد قریشی کا مفروضہ بذریعہ اہرام ایک ہے۔ اور اس طرح برآمد کیا ہوا عدد مستحصلہ کہلاتا ہے۔

اس چارٹ کے ذریعہ شخصیات کا اندازہ کیجئے

(۱) جس شخص کا عدد مستحصلہ ایک ہوگا اس میں اقتدار کی ہوس ہوگی اور اپنے جوش عمل سے اپنا نام بلند کرنے کی خواہش ہوگی، اس لئے وہ نئی نئی ایجادات اور نئی نئی منصوبہ بندی کرتا رہے گا، جبکہ وہ عام لوگوں سے بہت کم تعلق رکھے گا، اس کا ذہن منطقی ہوگا، اور منطقی دلائل دینے میں وہ ماہر ہوگا، اس کی قوت استدلال بہت زیادہ ہوگی، وہ اپنے بگڑے ہوئے کام خود سنبھالنے کا اہل ہوگا، اس کو اپنے دوستوں کی طرف سے مراعات ملتی رہیں گی، اس کو احباب کی طرف سے مالی تعاون میسر رہے گا، اس کا حلقہ احباب وسیع ہوگا، اس لئے سماجی زندگی میں اس کو ہر ہر قدم پر عزت ملتی رہے گی اور اس کے احباب اس کی دلگیری کرتے رہیں گے، اس شخص کو فنی علوم سے بھی دلچسپی ہوگی، یہ شخص اپنی بات کا پکا ہوگا اس کے عزائم پختہ ہوں گے، اس کے مزاج میں استحکام ہوگا، یہ شخص اکثر و بیشتر اپنے مقاصد میں کامیاب رہے گا۔ اس کو نجی طور پر بھی مدد حاصل ہوگی، یہ فطرتاً فیاض ہوگا، لوگوں کی مدد کر کے روحانی خوشی حاصل ہوگی اس کے اندر خدمت خلق کا جذبہ بدرجہ اتم موجود ہوگا، اسی لئے یہ ضرورت مندوں، مسکینوں، محتاجوں اور مفلوک الحال لوگوں کی دل کھول کر امداد کرے گا۔

(۲) جس شخص کا عدد مستحصلہ ۲ ہوگا وہ ریاکار، جھگڑالو سب سے الجھنے والا ہوگا، جنگ و جدال کرنا اس کی فطرت میں شامل ہوگا، یہ اکثر و بیشتر حادثات سے دوچار ہوتا رہے گا، مالی نقصانات زیادہ ہوں گے، اس کے دل و دماغ میں اکثر حسد اور رشک موجزن رہیں گے، دماغی کاموں میں اس کو دلچسپی ہوگی، لیکن اس کو ترقی دوسروں کا تجسس کرنے میں ملے گی، جسمانی طور پر لاغر ہوگا، عمر طویل ہوگی، لیکن زیادہ تر اس کی مصروفیات منفی کاموں میں ہوں گی، یہ شخص ناکامی سے ہمیشہ خوفزدہ رہے گا، ایک طرح کی احساس کمتری ہر وقت اس کے اردگرد منڈلاتی رہے گی، محنت پسند ہوگا، لیکن چونکہ اس کی دلچسپی ہمیشہ تخریبی کاموں میں ہوگی اس کو ایسے ہی کاموں میں کامیابی ملے گی، جو نچلی قسم کے ہوں، اگر یہ خود کو سنبھالنے میں کامیاب ہو جائے تو اس کی شخصیت اس قدر خوش ہو جائے کہ لوگ حیرت کریں۔

(۳) جس شخص کا عدد مستحصلہ ۳ ہوگا وہ ہمدرد قسم کا ہوگا، اس کے رجحانات مذہبی ہوں گے، ایماندار ہی اس کی فطرت کا جزو ہوگا، اس کی اکثر و بیشتر تمنائیں پوری ہو جائیں گی، قسمت کا دھنی ہوگا، روحانیت میں اس کو زبردست دلچسپی ہوگی، فنی علوم حاصل کرنے میں کامیاب رہے گا، اپنے بیوی بچوں سے محبت کرے گا، ہر وقت ان کی خوشیوں اور راحتوں کا طلب گار رہے گا، قانون کا پابند ہوگا، عدل و انصاف سے لگاؤ ہوگا، ناانصافی اس کو کسی بھی حالت میں کسی کے لئے بھی پسند نہیں ہوگی، اس شخص میں غور و فکر کرنے کی زبردست صلاحیت ہوگی۔

(۴) جس شخص کا عدد مستحصلہ ۴ ہوگا اس میں جعلسازی ہوگی، اس کا مزاج مشتعل ہوگا، اور اپنی اشتعال انگیزیوں سے یہ کسی بھی وقت کہیں بھی ہنگامہ کھڑا کر دے گا۔ مالی طور پر یہ اکثر پریشان رہے گا، دشمنوں کی ریشہ دوانیوں کا اکثر شکار رہے گا، اس کی عزت و وقار ہمیشہ داؤ پر لگا رہے گا لیکن اس کی عزت اور وقار کبھی پامال نہیں ہوں گے، وہ خطرات میں رہنے کے باوجود محفوظ رہے گا اس کے دلی مقاصد پورے ہوں گے، یہ شخص اچھے لباس اور اچھے کھانے کو پسند کرے گا، آرام طلب ہوگا، اس کو شادیاں کرنے کا شوق پورا ہوگا، ہر ایک بیوی پر قناعت نہیں کر سکے گا، جذباتی ہوگا، حسن پسند ہوگا، اپنے اور غیروں کی محبت سے سرشار ہوگا، لیکن اپنی اشتعال انگیزی سے اکثر رشتے توڑ لے گا اور اچھے احباب سے دور ہو جائیگا، زندگی میں جاہ و شہرت کی تکلیف برداشت کرے گا، مقامات مقدسہ کی زیارتیں اس کو نصیب ہوں گی۔

(۵) جس شخص کا عدد مستحصلہ ۵ ہوگا، وہ زندگی میں عیش و عشرت، لطف و نشاط کا دلدادہ ہوگا، عبادت میں مشغول رہے گا، اور ریاضتوں میں دلچسپی ہوگی، مذہب سے لگاؤ رکھے گا، اور اس کی تعلیمات کا دل سے احترام کرے گا، عوام میں مقبول رہے گا، مزاج میں ضد اور ہٹ دھرمی ہوگی، حسن پسند ہوگا لیکن بدنظم مزاج بھی ہوگا، عورتوں میں زبردست دلچسپی ہوگی، اور عورتوں کی خاطر بدنام بھی ہوگا لیکن عمر کے آخر میں بے راہروی سے تائب ہو جائیگا، زندگی کا آخری دور پرسکون رہے گا۔

(۶) جس شخص کا عدد مستحصلہ ۶ ہوگا۔ وہ حد سے زیادہ محنتی ہوگا، یہ شخص اپنی کوششوں سے اپنا راستہ خود بنائے گا، اس کے اندر دیانت اور غیرت کوٹ کوٹ کر بھری ہوگی، کفایت شعار ہوگا، مزاج میں تکون ہوگا، اس کے مقدر میں مسلسل مسافت ہوگی، دوستوں کو نوازنے والا مزاج ہوگا، رشتے داروں سے بھی محبت کرے گا اور ان پر ہمیشہ مہربان رہے گا، اس شخص کو اپنی شادی کے سلسلہ میں کافی دشواریوں کا سامنا کرنے پڑے گا، ان کی ازدواجی زندگی بہت خوشگوار رہے گی اور ان کی رفاقت کبھی نہیں ہو سکے گی، دونوں میں سے کسی ایک کی جدائی سوہان روح بنے گی، یہ شخص اپنے مجلسی امور میں ہمیشہ کامیابی سے ہمکنار رہے گا۔

(۷) جس شخص کا مستحصلہ کا عدد ۷ ہوگا، وہ جسمانی طور پر تندرست ہوگا، عیش و آرام میں زندگی گزارے گا، اس کو مالی فائدے بہت ہوں گے، دور اندیش ہوگا، اور اس کو ہمیشہ منفعت سے دلچسپی ہوگی، اس کا نصیب بلند ہوگا، یہ شخص خوشیوں سے مالا مال رہے گا، یہ شخص صاحب فہم بھی ہوگا، ہر بات کی تہہ تک پہنچ جانا اس

نے سے مشکل نہ ہوگا، عبادت و ریاضت میں اس کو دلچسپی ہوگی، بزرگوں کی عزت کرے گا، اور اپنے بڑوں کے سامنے اپنا سر جھکا کر اس کو دلی سکون ملے گا، اس میں ایثار کے لئے نئے نئے ذرائع تلاش کرنے کی زبردست صلاحیت ہوگی، اس شخص کی صحت ہمیشہ اچھی رہے گی، اس کی قوت ارادی بھی مضبوط ہوگی، یہ شخص قول کا سچا اور عہد کا پکا ہوگا، اگر اس شخص کو اقتدار مل جائے گا تو لوگوں کو اپنا حکم ماننے پر مجبور کردے گا، اس کی دوسروں کو مجبور کردینے والی صلاحیتیں خداداد ہوں گی۔

(۸) جس شخص کا عدد مستقلہ ۸ ہوگا وہ صلح پسند ہوگا، غریبوں کا ہمدرد ہوگا، یہ شخص فتنہ فساد سے دور رہے گا، اس کے اکثر کام بن کر بگڑ جائیں گے، یہ غربت کے دور میں بھی اپنی سخاوت اور فیاضی سے منہ نہیں موڑے گا، اس کے حوصلے بلند ہوں گے، مجبوری اور مایوسی کے درمیان بھی اس کے عزائم جوں کے توں رہیں گے ہر کیسے بھی حالات میں وہ اپنی ہمت نہیں ہارے گا، نئی نئی اسکیمیں بنانے کا اس کو ذوق ہوگا، اور برے سے برے حالات میں یہ نئی نئی منصوبہ بندی کرتا رہے گا، یہ شخص اپنے رشتہ داروں سے ہمیشہ نیک سلوک کرے گا، عمر کے آخر میں یہ آرام طلب ہوجائے گا، اور گوشہ نشینی اختیار کرلے گا، یہ شخص زندہ دلی کی وجہ سے ہر دلعزیز بن جائے گا، یہ اپنے جذبہ محبت سے جسے بھی چاہے گا اپنا بنالے گا۔

(۹) جس شخص کا عدد مستقلہ ۹ ہوگا اسکو مالی پریشانیاں اور رنج و غم گھیرے رہیں گے مگر وہ مستقل مزاج اور مستحکم طبیعت کا مالک ہوگا، وہ کسی بھی حال میں حوصلہ نہیں ہارے گا، یہ شخص اپنے خاندان کی عزت و ناموس کا رکھوالا ہوگا، نئے نئے شوق اس کی طبیعت میں موجزن ہوں گے اور نئی نئی ایجادات یہ کرتا رہے گا، جو اس کی ناموری کا باعث بنیں گی۔ یہ شخص اپنی غلط کاریوں کی وجہ سے اکثر پریشان رہے گا، لیکن یہ اپنے انجام سے لاپرواہ ہوکر اپنی جدوجہد میں لگا رہے گا، یہ شخص عجلت پسند ہوگا، اس کی جلد بازیاں اس کے لئے نئی نئی مشکلات پیدا کریں گی اور اس کو بار بار شرمندگی سے دوچار کریں گی، جلد بازی کی وجہ سے یہ اکثر و بیشتر اشتعال میں مبتلا ہوجائے گا اور اس کی اشتعال انگیزی اس کیلئے طرح طرح کی مشکلات کھڑی کریں گی۔ مشتعل ہونے کے بعد یہ خود پر کنٹرول نہیں کرسکے گا، اور لڑائی جھگڑے میں مبتلا ہوجائے گا، مجموعی اعتبار سے اس شخص کا مزاج ملا جلا ہوگا، اور اس کی طبیعت ہمیشہ بے چین و بے قرار رہے گی۔

اپنے من پسند اور اپنی راشی کے پتھر حاصل کرنے کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں

پتھر اور نگینے اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ ایک عظیم نعمت ہیں۔ جس طرح دواؤں، غذاؤں اور دوسری چیزوں سے انسان کو بیماریوں سے شفاء اور تندرستی نصیب ہوتی ہے اسی طرح پتھروں کے استعمال سے بھی انسان مختلف امراض سے نجات حاصل کرتا ہے اور اس کو اللہ کے فضل وکرم سے صحت اور تندرستی نصیب ہوتی ہے۔

ہم شائقین کی فرمائش پر ہر قسم کے پتھر مہیا کرسکتے ہیں ہم یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ اگر اللہ کے فضل وکرم سے کسی بھی شخص کو کوئی پتھر راس آجائے تو اس کی زندگی میں عظیم انقلاب برپا ہوجاتا ہے اس کی غربت مالداری میں بدل جاتی ہے اور وہ فرش سے عرش پر بھی پہنچ سکتا ہے۔ یہ بھی کوئی ضروری نہیں کہ قیمتی پتھر ہی انسان کو راس آتے ہیں۔ بعض اوقات بہت معمولی قیمت کے پتھر سے انسان کی زندگی سدھر جاتی ہے۔ جس طرح آپ دواؤں غذاؤں پر اور اسی طرح کی دوسری چیزوں پر اپنا پیسہ لگاتے ہیں اور ان چیزوں کو بطور سبب استعمال کرتے ہیں اسی طرح ایک بار اپنے حالات بدلنے کے لئے کوئی پتھر بھی پہنیں انشاء اللہ آپ کو اندازہ ہوگا کہ ہمارا مشورہ غلط نہیں تھا۔ ہمارے یہاں الماس، نیلم، پنا، یاقوت، مونگا، موتی، گارنیٹ، اوپل، سنبلا، گومیدہ، لاجورد، عقیق وغیرہ پتھر بھی موجود رہتے ہیں اور جو پتھر نہیں ہوگا وہ فرمائش موصول ہونے پر مہیا کرادیا جاتا ہے۔ آپ اپنا من پسند یا راشی کا پتھر حاصل کرنے کے لئے ایک بار ہمیں خدمت کا موقع دیں، اس موبائل نمبر پر رابطہ کریں 09897648829 یا بذریعہ خط ہمیں لکھیں۔

گھر بیٹھے اپنا روحانی علاج ان نمبروں پر کرواسکتے ہیں
موبائل نمبر: 9897648829-9997564404

ہمارا پتہ: ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند۔ (یوپی) پن کوڈ نمبر: ۲۴۷۵۵۴

نام کی اہمیت

نام ہماری شخصیت کا اہم حصہ ہے، جس سے نہ صرف ہماری ظاہری وضع قطع دکھائی دیتی ہے بلکہ اس میں ہماری زندگی کی کامیابیاں اور ناکامیاں بھی چھپی ہوئی ہوتی ہیں۔ جی ہاں! یہ بات بہت سے لوگ جانتے ہیں کہ نام معنی کے اعتبار سے اچھا ہونا چاہئے۔ ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا۔ نام اچھوں کے ناموں پر رکھو۔ یہ بات بھی بہت سارے لوگ جانتے ہیں کہ حروف کی قیمتیں ہوتی ہیں۔ ان کے ذریعہ آپ بہ آسانی اپنے نام کا عدد معلوم کر سکتے ہیں اور اپنے نام کے خواص جان سکتے ہیں مگر اس میں سب سے اہم چیز جس کا جاننا انتہائی ضروری ہے، اس کے بارے میں عام لوگ بالکل نہیں جانتے اور نتیجے میں ان کی زندگی پریشانیوں کی نظر ہو جاتی ہے اور ہم اپنی کم علمی کو الزام دینے کے بجائے تقدیر کا رونا روتے ہیں۔ حالانکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہا انسان کے ساتھ جو کچھ بھی اچھا ہوتا ہے وہ اللہ کی طرف سے ہے اور جو کچھ بھی اس کی زندگی میں غلط ہوتا ہے اس کا ذمہ دار وہ خود ہے۔ نام رکھتے وقت تاریخ پیدائش اور پوری تاریخ پیدائش یعنی تاریخ مہینہ اور سن پیدائش کو جمع کر کے جو عدد حاصل ہو ان دونوں اعداد کو مدنظر رکھتے ہوئے نام رکھا جائے۔ جیسے اکبر علی کی تاریخ پیدائش ۱۶ اگست ۱۹۴۳ء ہے۔ ۶+۱=۷ ہوئی۔ اکبر علی کی تاریخ اور ۶+۱+۸+۴+۹+۱=۳۳ یعنی ۳+۳=۶ یعنی اکبر علی کی پوری تاریخ پیدائش اب اس کے نام کے اعداد دیکھیں گے کیا وہ اس کی تاریخ پیدائش کے اعداد سے ملتے ہیں یا نہیں۔

نام = ا + ک + ب + ر + ع + ل + ی

عدد = ۱+۲+۲+۲+۷+۱+۳ = ۱۸ یعنی ۱+۸=۹

ہم نے دیکھا اکبر علی کا نام اس کی کسی تاریخ سے نہیں ملتا، بلکہ یہ عدد مریخ کا ہے اور مریخ کو جنگ و جدل کا ستارہ کہا جاتا ہے، جب کہ اکبر علی کی تاریخ میں یہ عدد کہیں نہیں ہے۔ یاد رکھئے جس تاریخ، سن اور مہینے کو ہمیں قدرت نے پیدا کیا ہے وہ کسی حکمت کے ساتھ ہے۔ جسے چاہ کر بھی بدلا نہیں جا سکتا اور اس طرح اعداد کی حقیقت بھی اپنی جگہ یقینی ہے۔ اب انسان کو یہ اختیار ہے کہ وہ عقل و دانش کو استعمال کر کے ایسا نام رکھے جو اسے قدرت کی طرف سے دیئے گئے اعداد کے بہتر اثرات کا فائدہ پہنچائے اور ان کے مضر اثرات سے بچائے اور وہ اپنی زندگی چین و سکون سے گزارے، نہ کہ ساری زندگی اس کی پریشانیوں کی نظر ہو جائے وہ پریشانیاں مالی بھی ہو سکتی ہیں، گھریلو بھی، تعلیم کی بھی ہو سکتی ہے، رشتہ داروں اور دوست احباب کی بھی ہو سکتی ہیں۔ ساری زندگی کورٹ کچہری کے چکر کاٹتے ہوئے بھی گزر سکتی ہے، میاں بیوی میں ان بن رہے علیحدگی تک نوبت پہنچے، ہماری زندگی سیکڑوں مسائل میں گھر سکتی ہے، اس سے بہتر یہ ہے کہ ہم اپنے نام کو اپنی تاریخ پیدائش سے مطابقت دے کر اور اپنے ہمجولی ساتھی کے تاریخ پیدائش اور نام کے اعداد اپنے اعداد سے ہم آہنگ چنیں اپنے کاروبار کے نام بھی اپنی تاریخ سے الگ نہ رکھیں تو کامیابیاں ہمارے قدم چومیں گی۔

اکثر لوگ یہ بات کہتے ہیں جو کچھ بھی ہوتا ہے اللہ کی طرف سے ہوتا ہے تو جیسا میں نے پہلے کہا کہ انسان کی زندگی میں جو کچھ بھی اچھا ہوتا ہے وہ اللہ کی طرف سے ہے، اگر ہم ہر بات کو اللہ کی طرف منسوب کر دیں تو دنیا میں لوگ سیکڑوں ایسے کاموں میں ملوث ہیں جو برے اور ناجائز ہیں اور جنہیں کرنے سے اللہ اور اس کے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن اور احادیث میں سختی سے اور واضح طور پر منع فرمایا ہے اور ان میں ملوث ہونے کی صورت میں سخت سزاؤں کی وعید سنائی ہے۔ اس کے باوجود لوگ ایسے بہت سے کاموں میں ملوث ہیں تو کیا یہ ان کا ذاتی فعل نہ ہوا۔ اسی طرح یہ ساری کائنات انسان کے لئے مسخر کر دی گئی کہ وہ کائنات میں چھپے رازوں کو تسخیر کرے اور علم پائے تاکہ تدبر کرے اور پہچانے رب کو اور اس کی بنائی ہوئی کائنات کو انسان کو اشرف المخلوقات بنایا گیا ہے جس سے حساب کتاب بھی کیا جائے گا اسی لئے جب بچہ پیدا ہو تو ماہر علم الاعداد سے معلوم کر کے بچے کا نام رکھا جائے اور اگر بڑوں کی زندگی ناکامیوں اور پریشانیوں میں گزر رہی ہو تو انہیں بھی کسی ماہر کے مشورے سے اپنا نام تبدیل کر کے اپنی زندگی کی پریشانیوں سے چھٹکارا پالینا چاہئے۔

اپنے بچوں کے مفید اور بامعنی نام رکھنے کے لئے مولانا حسن الہاشمی کی مرتب کردہ بچوں کے نام رکھنے کا فن اپنے گھر میں رکھئے۔ اور موقعہ بہ موقعہ اس سے استفادہ کیجئے۔ یہ کتاب ہر جگہ دستیاب ہے۔ یہ کتاب ثابت کرتی ہے کہ ماں باپ کی طرف سے اپنی اولاد کے لئے سب سے پہلا تحفہ اچھا نام ہے۔ اچھا نام وہ ہوتا ہے جس کا مفرد عدد تاریخ پیدائش کے مفرد عدد سے متصادم نہ ہو۔ جو نام بامعنی ہو اور جو مختصر بھی ہو اور جو پکارنے میں بھی اچھا لگے۔ مذکورہ کتاب آپ کی رہنمائی اچھے اور زود معنی ناموں سے روشناس کرائے گی۔

قسط : ۳۷

مخزن العجائب

حسن الہاشمی

برائے دفع سحر برائے تسخیر قلوب

سورۂ یٰسین قرآن حکیم کا دل ہے اور یہ آیت سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رحیم سورۂ یٰسین کا دل ہے۔ جو شخص یہ چاہے کہ دوسرے لوگوں کے دلوں پر حکومت کرے اور مخلوقات اس کے سامنے مسخر ہو جائے تو اس کو چاہیے کہ روزانہ عشاء کی نماز کے بعد سورۂ یٰسین کی تلاوت کرے اور جب یہ آیت آئے تو اس کی تکرار ۱۴۱ مرتبہ کرے۔ اس عمل کو ۴۰ دن تک جاری رکھے، روزانہ سورۂ یٰسین کے شروع و آخیر میں گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ ان شاء اللہ مخلوق مسخر ہوگی اور لوگوں کے دلوں پر خاص کا رعب اور دبدبہ قائم ہوگا۔

اگر کوئی شخص سحر کا شکار ہو تو اس کو چاہیے کہ روزانہ ۲۰۰ مرتبہ اس آیت کو عشاء کے بعد پڑھے اور اس نقش کو اپنے گلے میں ڈالے۔

۷۸۶

۲۰۳	۲۰۷	۲۱۱	۱۹۷
۲۱۰	۱۹۸	۲۰۳	۲۰۸
۱۹۹	۲۱۳	۲۰۵	۲۰۲
۲۰۶	۲۰۱	۲۰۰	۲۱۲

روزانہ یہ نقش پانی میں بھگو کر عصر کے بعد پیا کریں، لگاتار ۴۰ دن تک انشاء اللہ کیسا بھی سحر ہوگا اس سے نجات مل جائے گی۔

۷۸۶

۲۷۴	۲۶۹	۲۷۶
۲۷۵	۲۷۳	۲۷۱
۲۷۰	۲۷۷	۲۷۲

دفع کرنے کے لئے

جس کسی بھی طرح کا ہو اور جسم کے کسی بھی حصہ میں ہو لوہے کی نوک سے زمین پر شرقاً و غرباً سے لکیر کھینچیں اور لوہے کی نوک کو مریض کے جسم سے اس حصے پر اتارتے ہوئے جہاں درد ہے لکیر کھینچیں اس طرح

جس وقت یہ عمل کریں ہر بار لکیر کھینچنے سے پہلے سات مرتبہ یہ آیت اول و آخر ایک مرتبہ درود شریف پڑھتے رہیں۔ آیت یہ ہے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم و نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ اس کے بعد اسی طرح اس عمل کو جاری رکھتے ہوئے اوپر سے نیچے لکیریں کھینچ دیں۔

انشاء اللہ اسی وقت درد موقوف ہو جائے گا۔ اگر زمین پختہ ہو کچی نہ ہو تو بالو یا ریت بچھا کر یہ عمل کریں اور قدرت کا کرشمہ دیکھیں۔

دونوں بار لکیریں اس طرح کھینچیں گی۔

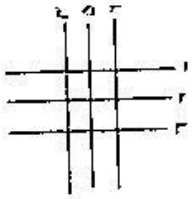

حیرتناک عمل

یہ عمل امراض خبیثہ جیسے آتشک، سوزاک، بواسیر، سرگی، پاگل پن وغیرہ جیسے امراض میں تیر بہدف ثابت ہوتا ہے۔ مریض کے نام کے اعداد مع والدہ کے نام مع مرض ابجد حکمی سے حاصل کریں۔ پھر ان کو لکھ کر ایک سطر بنائیں۔ دوسری سطر میں یہ اعداد لکھیں ۸، ۱، ۹، ۴، پھر دونوں سطروں کے اعداد کو باہم امتزاج دے کر تیسری سطر برآمد کریں۔ اگر چار خانوں کے اعداد کم ہوں تو امتزاج کو دوبارہ لوٹا دو، اگر زائد ہوں تو زائد اعداد بالترتیب ایسے ہی لکھ دو، اس کے بعد ان اعداد کا نقش ہندسی چال سے تکھو اور نقش کے چاروں طرف امتزاج شدہ حروف لکھ دو۔ نقش کو مریض کے گلے میں ڈال دو، انشاء اللہ کیسا بھی موذی مرض ہوگا اس سے نجات ملے گی۔ عمل کی

تیاری کے وقت سر پر سرخ دوپٹہ باندھ لیں اور سرخ ہی کپڑا اپنے کمر پر بھی باندھ لیں، عمل پورا ہونے کے بعد دو رکعت نفل ادا کریں اور ۶۵ مرتبہ سورہ شمس پڑھ کر نقش پر دم کر دیں۔ اگر یہ عمل شمس و مشتری کی تثلیث یا تسدیس کے وقت ہو تو بہت جلد اثر سامنے آتا ہے ورنہ پھر اتوار کے دن شمس کی ساعت میں یہ عمل کرنا چاہئے۔ قارئین کی آسانی کے لئے اس عمل کو ایک مثال کے ذریعہ سمجھایا جاتا ہے۔

مثلاً شریف احمد ابن سلمہ بیگم جو مرگی میں مبتلا ہے کے لئے عمل تیار کرنا ہے۔ مرگی کے بعد طرد کا فقرہ بڑھا دیں۔ ان کے اعداد ابجد شمسی سے یہ ہوئے۔ پوری سطر یہ ہے: شریف احمد سلمہ بیگم مرگی طرد کے اعداد ہوئے ۷۹۹۵۔

پہلی سطر قانون کی	۱۹۴۷۸
دوسری سطر نام وغیرہ کی	۷۹۹۵
تیسری سطر امزاج کی	۱۷۹۹۴۹۷۵۸
ان اعداد کے حروف شمسی بنے	د ح خ ذ ث ذ ح ا
پہلی دونوں سطروں کا ٹوٹل	۲۷۴۷۳
قانون کے وضع کے	۳۰
باقی کو ۴ سے تقسیم کیا	۴) ۲۷۴۴۳ (۶۸۶۰
	۴۴
	۳۴
	۳۲
	۲۳
	۲۲
	x
	۳

نقش اس طرح بنے گا

۷۸۶

د ح خ

۶۸۶۸	۶۸۷۱	۶۸۷۴	۶۸۶۰
۶۸۷۳	۶۸۶۱	۶۸۶۷	۶۸۷۲
۶۸۶۲	۶۸۷۶	۶۸۶۹	۶۸۶۴
۶۸۷۰	۶۸۶۵	۶۸۶۳	۶۸۷۵

ذ ث ذ

ترک عادات بد

اگر کوئی شخص بری عادتوں میں مبتلا ہو تو ابجد قمری سے اس کو ن اس کی والدہ کے نام کے اعداد نکالیں اور اس میں اس برائی کے اعداد شامل کر لیں جس میں وہ مبتلا ہے۔ مثلاً شراب، جوا، سٹہ، چوری وغیرہ۔ ان اعداد میں ۶۵۱ کا اضافہ کرنے کے بعد حسب قانون مر نقش اختتامی چال سے بنائیں اور مریض کے گلے میں ڈال دیں۔ انشاء عادت بد سے نجات ملے گی۔ نقش کے نیچے لکھ دیں "یا ہادی"

مثال: خلیل ابن نجمہ عادت بد شراب

کل اعداد برآمد ہوئے	۱۲۷۱
اضافہ	۶۵۱
	۱۹۲۲
قانون کے وضع کے	۳۰
باقی کو چار سے تقسیم کیا	۴) ۱۸۹۲ (۴۷۳
	۱۶
	۲۹
	۲۸
	۱۲
	۱۲
	x

نقش اس طرح بنے گا۔

۴۸۰	۴۸۳	۴۸۶	۴۷۳
۴۸۵	۴۷۴	۴۷۹	۴۸۴
۴۷۵	۴۸۸	۴۸۱	۴۷۸
۴۸۲	۴۷۷	۴۷۶	۴۸۷

مراد پوری ہوگی

کسی تنہائی کے مقام پر بارہ ہزار مرتبہ "یا ہادی" پڑھیں۔ اس عمل کو ۴ روز تک جاری رکھیں۔ چوتھے دن یہ نقش تیار کر کے ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈال لیں۔

انشاء اللہ مراد پوری ہوگی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۳۹۱۳	۵۳۹۱۶	۵۳۹۱۹	۵۳۹۰۵
۵۳۹۱۸	۵۳۹۰۶	۵۳۹۱۲	۵۳۹۱۷
۵۳۹۰۷	۵۳۹۲۱	۵۳۹۱۴	۵۳۹۱۱
۵۳۹۱۵	۵۳۹۱۰	۵۳۹۰۸	۵۳۹۲۰

نسیان، جنون، پاگل پن

نسیان، جنون، دیوانگی اور پاگل پن سے نجات کے لئے چینی کی پلیٹ پر گلاب و زعفران سے یہ حروف لکھیں اور انہیں پانی سے دھوکر مریض کو پلائیں۔ روزانہ ایک پلیٹ تیار کریں اور روزانہ پلائیں۔ یہ عمل لگاتار ۲۱ دن تک جاری رکھیں۔ انشاء اللہ مذکورہ امراض سے نجات ملے گی۔ حروف اس طرح لکھے جائیں گے۔

۷۸۶

ل م ک ع ا ج ر ہ ر ل ا م ک
ک ع ا ج ر ہ ر ل ا م ک
ع ا ج ر ہ ر ل ا م ک
ا ج ر ہ ر ل ا م ک
ج ر ہ ر ل ا م ک
ر ہ ر ل ا م ک
ہ ر ل ا م ک
ر ل ا م ک
ل ا م ک
ا م ک
م ک
ک

وضع حمل کے بعد

بچے کی پیدائش کے بعد خورت یہ نقش اگر اپنے گلے میں ڈالے گی تو ہر طرح کی کمزوریوں اور ہر طرح کے مرض سے محفوظ رہے گی۔

اس نقش کو کالے رنگ کے کپڑے میں پیک کرکے گلے میں ڈالنا چاہئے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ا ا ا ا	ب ا ا ا	ت ا ا ا	ث ا ا ا	ج ا ا ا
خ ا ا ا	د ا ا ا	ذ ا ا ا	ر ا ا ا	ز ا ا ا
س ا ا ا	ش ا ا ا	ص ا ا ا	ض ا ا ا	ط ا ا ا
ظ ا ا ا	ع ا ا ا	غ ا ا ا	ف ا ا ا	ق ا ا ا
ل ا ا ا	م ا ا ا	ن ا ا ا	و ا ا ا	ی ا ا ا

٪ ٪ ۸۰۷ ٪ ا ا ا

زکوٰۃ آیات بینات اسماء الٰہی

قرآنی آیات اور اسماء الٰہی کی زکوٰۃ کے مختلف طریقے قارئین نے مختلف کتابوں میں پڑھے ہوں گے، یہاں ہم ایک انوکھا طریقہ زکوٰۃ کا نقل کررہے ہیں۔ یہ طریقہ بہت موثر ہے اور بہت آسان ہے۔ طریقہ اس کا یہ ہے کہ عامل اپنے نام اور اپنی والدہ کے نام کے حروف ملفوظی کرکے اعداد نکالے پھر جس آیت یا اسم الٰہی کی زکوٰۃ ادا کرنی ہو تو اس کے بھی حروف ملفوظی بناکر اعداد برآمد کرے۔ اعداد ابجد قمری سے بھی نکالیں اور ابجد شمسی سے بھی نکالیں۔ قمری اعداد نکالنے کے بعد ان کے حروف بنائیں اور آگے ایل بڑھادیں۔

ایل لگانا جو موکل بنے اس کو ہر نقش کے نیچے لکھ دیں۔

ابجد شمسی سے جو حروف برآمد ہوں ان کے اعداد بناکر پھر حروف بنائیں اور آخر میں یوٹ بڑھادیں۔ پھر جو نقوش ابجد شمسی سے تیار ہوں ان کے نیچے موکل کا نام لکھ دیں۔

اس طرح کل ۱۶ نقش تیار ہوں گے۔ ۸ ابجد قمری سے چاروں عناصر کے یعنی آتشی، بادی، آبی اور خاکی اور ۸ نقش ابجد شمسی سے تیار ہوں گے۔ مربع بھی اور مثلث بھی۔

تیاری پہلے کرلیں لیکن تحویل آفتاب کے وقت ان آٹھوں نقوش کو لکھیں۔ تحویل آفتاب کا وقت کسی تقویم یا جنتری سے معلوم کرلیں۔ یہ بات یاد رکھیں کہ کئی ہزار اعداد لکھیں تو بھی ایک شمار کیا جائے گا۔ یہ نقوش باوضو قبلہ رو ہوکر لکھے جائیں گے۔ نقش تیار کرتے وقت اگربتی جلائیں اور ایک کٹوری اپنے پاس رکھیں۔ نقش سے فراغت کے بعد ۱۰ رکعت نفل پڑھیں اور اس کا ثواب امام جعفر صادق کو پہنچائیں۔

اس کے بعد آبی نقش الگ الگ آٹے میں لپیٹ کر دریا میں بہا دیں۔ خاکی تعویذ زمین میں دبادیں، بادی نقوش کو جنگلی کبوتروں کے پنجوں میں باندھ کر اس کو اڑادیں۔ کپڑا جلاکر استعمال کریں تاکہ کوئی اس کو

آسانی سے توڑ سکے۔ آتشی دونوں نقش عامل اپنے گلے میں ڈال لے۔ زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ اور جس آیت یا اسم الٰہی کی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی عامل اس آیت اور اسم الٰہی کے نقش کا عامل بن جائے گا اور اس سے مخلق خدا کو فائدہ پہنچانے کا حق دار ہو جائے گا۔ جس آیت یا اسم الٰہی کی اس طرح زکوٰۃ ادا کریں اس کو اس عمل زکوٰۃ کے بعد سو مرتبہ روزانہ پڑھتے رہیں، انشاء اللہ تیر تناک تائید سامنے آئے گی۔

اس تفصیل کو ایک مثال کے ذریعہ سمجھ لیں تو بہتر ہے۔ مثلاً عامل کو حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ کی زکوٰۃ ادا کرنی ہے۔ پہلے اس کلمے کو ملفوظی کریں۔

مکتوبی حروف۔ ح س ب ن ا ا ل ل ہ و ن ع م ا ل و ک ی ل

اعداد ۴۵

ملفوظی حروف۔ حا، سین، یا، نون، الف، الف، لام، لام، ہا، واؤ، نون، عین، میم، الف، لام، واو، کاف، یا، لام، اعداد ۱۳۴۵

نام عامل۔ انوار احمد ابن سلطانہ

ملفوظی حروف۔ الف، نون، واو، الف، را، الف، حا، میم، دال، سین، لام، طا، یا، الف، نون، یا۔ اعداد ۱۱۰۰

میزان ۱۳۴۵

۱۱۰۰

۲۴۴۵

۵۹۸) حروف ہجے ۵ ک ت ع ۴

موکل بنا بکتفائیل

حسب قاعدہ نقش مربع اس طرح بنے گا۔

۴۴۴۵

۳۰

۴۴۹۵

۴۰

۳۹

۳۶

۳۵

۳۲

۴

تقسیم کے بعد میں ۴ باقی رہے نقش میں کسر آئے گی۔

پانچویں خانہ میں ایک صد کا اضافہ ہوگا۔

نقش یہ ہے۔ چال آتشی

۷۸۶

۶۰۶	۶۰۹	۶۱۲	۵۹۸
۶۱۱	۵۹۹	۶۰۵	۶۱۰
۶۰۰	۶۱۴	۶۰۷	۶۰۴
۶۰۸	۶۰۳	۶۰۱	۶۱۳

بکتفائیل

نقش مثلث کی کارروائی

۴۳۴۵

۱۲

۸۰۴) ۴۴۱۳ (۳

۴۴

۱۳

۱۲

۱

نقش یہ ہے۔

چال آتشی

۷۸۶

۸۰۹	۸۰۴	۸۱۲
۸۱۱	۸۰۸	۸۰۶
۸۰۵	۸۱۳	۸۰۷

بکتفائیل

یہ نقوش آتشی، بادی، آبی اور خاکی چاروں سے لکھے جائیں گے۔ نقوش کل ۸ لکھے جائیں گے۔ ۴ مربع اور ۴ مثلث۔

ابجد شمسی کی کارروائی اس طرح ہوگی۔

مکتوبی حروف۔ ح س ب ن ا ا ل ل ہ و ن ع م ا ل و ک ی ل

اعداد ۷۹۵

ملفوظی حروف۔ حا، سین، یا، نون، الف، الف، لام، لام، ہا، واؤ، نون، عین، میم، الف، لام، واؤ، کاف، یا، لام۔ اعداد ۲۲۱۴

نام عامل۔ انوار احمد ابن سلطانہ

ملفوظی حروف۔ الف، نون، واؤ، الف، را، الف، حا، میم، دال، سین، لام، طا، نون، یا۔ اعداد ۲۲۵۴

۴۴۶۷۶

۱۲

۳) ۴۴۶۶۴ (۱۴۸۸۸

۳

۱۴

۱۲

۲۶

۲۴

۲۱

۲۴

۲۴

۲۴

x

نقش اس طرح بنے گا۔ چار آتشی

۷۸۶

۱۴۸۹۳	۱۴۸۸۸	۱۴۸۹۵
۱۴۸۹۴	۱۴۸۹۲	۱۴۸۹۰
۱۴۸۸۹	۱۴۸۹۶	۱۴۸۹۱

وفق خد غیوش

یہ صرف آتشی چالوں کی مثالیں ہیں۔ عامل کو چاہئے کہ چاروں عناصر سے دونوں طرح کے نقش بنا کر حسب قاعدہ زکوٰۃ ادا کرے اور مثلث آتشی نقوش کو جلا دیں اور مربع آتشی چال سے لکھے گئے نقوش کو اپنے گلے میں ڈال لے۔ بہت آسان طریقہ ہے صرف ایک ہی دن میں زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے۔ پورے غور و فکر کے ساتھ اس مضمون کو پڑھیں اور استفادہ کریں۔

ابجد شمسی کے حروف و اعداد کے لئے "علم جفر نہر" کا مطالعہ کریں۔ یا "تحفۃ العالمین" دیکھیں یا پھر کوئی بھی فنی کی کتاب دیکھیں۔ انشاء اللہ کوئی بھی الجھن نہیں ہوگی اور بہت آسانی سے یہ مرحلہ ہر حال طے کر لے گا۔

روحانی عملیات کی یہ دو قسمیں جو لاکھوں روپے خرچ کر کے حاصل نہیں کی جا سکتیں لیکن ہم قارئین "مخزن العجائب" کے لئے بدیتاً پیش کر رہے ہیں تاکہ یہ علم غیر محدود ہو جائے، محدود نہ رہے۔

۴۴۶۷۶

۳۲۵۴۴

۴۴۶۷۶

...ے وفق خورشی، وفق خد غیوش

...کے لئے یہ کریں۔

۴۴۶۷۶

۳۰

...۴۴۶۳۶ (۳

۳

۶

۳

x

۶

۴

۳۳

۳۳

x

۶

۳

۲

...کے بعد ۲ باقی رہے اس لئے ...خانہ میں ایک عدد کا

...ں طرح بنے گا۔

...یل

۷۸۶

۱۱۶۸	۱۱۷۲	۱۱۷۵	
۱۱۷۴	۱۱۶۲	۱۱۶۷	
۱۱۶۳	۱۱۷۷	۱۱۷۰	
۱۱۷۱	۱۱۶۵	۱۱۶۳	

وفق خد غیوش

...ثلث کی کارروائی اس طرح ہوگی۔

ضروری اعلان

اعلامیہ نمبر-۱۸

مولانا حسن الہاشمی کے مندرجہ ذیل شاگردوں کی تفصیل موصول ہو چکی ہے۔ دیگر شاگردوں سے گذارش ہے کہ وہ جلد از جلد ایک پوسٹ کارڈ پر اپنی تفصیل روانہ کریں۔ ہاشمی روحانی مرکز، دیوبند ایک ڈائریکٹری شائع کرنے کا پروگرام بنا رہا ہے اس کے لئے ہر شاگرد کی تفصیل ہمیں موصول ہو جانی ضروری ہے۔ ڈائریکٹری میں ہر شاگرد کا مکمل پتہ اور فون نمبر بھی چھاپا جائے گا اس لئے اپنا مکمل پتہ، فون نمبر یا موبائل نمبر بھی ضرور لکھیں۔ اگرچہ ریکارڈ دفتر میں تمام شاگردوں کا موجود ہے لیکن دوبارہ ان کے پتے اور فون نمبر اس لئے منگا رہے ہیں تاکہ پتے اور فون نمبر میں اگر کوئی تبدیلی ہو گئی ہو تو واضح ہو جائے۔ جن شاگردوں کا نام ابھی تک اگر لسٹ میں نہیں چھپا ہے تو وہ فوراً ایک پوسٹ کارڈ روانہ کریں۔ ہاشمی روحانی مرکز سے جو ڈائریکٹری شائع ہوگی اس میں سب شاگردوں کے نام اور پتے ہونے ضروری ہیں۔ یہ ریکارڈ سب شاگردوں کو دائمی فائدہ پہنچائے گا۔ یہ ڈائریکٹری تمام شاگردوں کو بھی بھیجی جائے گی۔

نمبر	نام	علاقہ	T. No.
513	محسن اقبال	محسن پیسٹ کنٹرول سروس گلبرگہ	T/500/08
514	عمر مختار	ایم اے کال، پلاپلی ضلع کیموں	T/506/08
515	اعجاز	سراف بازار، ناندیڑ	T/507/08
516	حافظ محمد فیروز پاشا	تعلقہ شاہ گنج ضلع محبوب نگر اے پی	T/508/08
517	سید فراست حسین	پھولوں باغ، چندرائن گٹہ حیدرآباد	T/514/08
518	ڈاکٹر ضیاء الرحمن	گاؤں بیربیہ بدھیرا ضلع بارہ بنکی	T/548/08
519	محمد رفیع	کلواکرتی، ضلع محبوب نگر اے پی	T/552/08
520	محمد نجم الدین انصاری	محلہ حسن، چاندپور، بجنور یوپی	T/554/08
521	منظور احمد آخنور	فوکانہ ضلع اسلام آباد، کشمیر	T/555/08
522	حافظ محمد نادر فرید	محلہ چودھرانہ ضلع فتح پور، یوپی	T/557/08
523	مولانا عبدالعظیم ندوی	محلہ چوکیدران قصبہ جوریہ یوپی	T/559/08
524	نواب خان	پوسکھاڑہ، مورت ضلع یوپی	T/559/08
525	زبیر احمد	امروہی مسجد، گوجرانوالہ دیوبند	T/560/08
526	محمد سعد	گھوڑ پارٹ پیپلیا تاڑ کیرلہ	T/561/08
527	اختر حسین صدیقی	ابوبکر مسجد، مومن نگر، پالا، کچھوچھہ	T/562/08

نمبر	نام	علاقہ	T. No.
528	محمد ہارون	سجاش نگر، ماندیڑ، سورت گجرات	T/563/08
529	محمد شریف	جی جگن ناتھی پارک ایسٹ ممبئی	T/564/08
530	غلام رسول	ورلی ناکہ، خیر روڈ ممبئی	T/565/08
531	فاروق احمد	اے ونگ کوسا نمبر ا ممبئی	T/567/08
532	محمود عبدالرحمن ڈھکا	اسٹن آباد، بیرام باغ، جوگیشوری	T/568/09
533	لیاقت علی خان	قادری منزل، ہڈی پاک ممبئی	T/569/08
534	عبدالمعروف	موڈرن ٹیلرز، زوجامع مسجد، مقابلہ	T/570/08
535	خواجہ	شنوار پیٹ، شولاپور	T/571/08
536	نورالدین	راحت منزل، نمبر دو روڈ ممبئی	T/572/08
537	محمد شوکت علی	فاطر نگر، ملک پیٹ، حیدرآباد	T/574/08
538	شیخ تبسم	رائے گڑھ، جوگیشوری ممبئی	T/575/08
539	محمد انور قاسمی	سملک، جانپور، ضلع سورت گجرات	T/576/09
540	عبدالجلیل ناصر	وٹل پارک، موہنا روڈ، ضلع تھانہ	T/577/9
541	حافظ شبیہ احمد مجاور	پوسٹ بگلی، متعلقہ تھنی بیلگام	T/578/09
542	محمد یونس	سائی ناتھ چوک، گون پاڑہ ممبئی	T/579/09

جن شاگردوں کا ٹی نمبر ابھی تک جاری نہیں ہوا ہے وہ بھی اپنا نام، پتہ وغیرہ بھجوا دیں۔ انہیں ٹی نمبر بھیج دیا جائے گا۔

نام _____ ولدیت _____ ٹی نمبر _____ مکمل پتہ _____ فون/موبائل نمبر _____

شاگرد اپنا شناختی کارڈ (پہچان پتر) یا راشن کارڈ ضرور روانہ کریں۔ اس کے بغیر ڈائریکٹری میں اندراج ممکن نہیں ہے۔

(جن شاگردوں کی تفصیل موصول ہو جائے گی ان کے نام رسالے میں شائع کرا دیئے جائیں گے تاکہ ان کو بھی اطمینان ہو جائے)۔

ہمارا پتہ : ہاشمی روحانی مرکز، محلہ ابوالمعالی، دیوبند، ضلع سہارنپور، یوپی، پن کوڈ نمبر 247554

عملیات حروف صوامت

مولانا حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

قسط نمبر:۲۶

برائے حصول علم

حروف صوامت کے کچھ حیرت انگیز عملیات قارئین کے لئے نقش کئے جا رہے ہیں ان میں ان اسماء الٰہی کے ذریعہ مدد حاصل کی جائے گی جو حروف صوامت پر مشتمل ہوں۔ طریقہ کار یہ ہے کہ طالب کے نام اور والدہ کے نام میں سے نقطے والے حروف وضع کر کے جو حروف باقی رہیں ان کے اعداد برآمد کریں پھر ان میں اسم الٰہی کے اعداد شامل کر لیں اور نقش مثلث خالی البطن تیار کر لیا۔

اس کا طریقہ یہ ہے کہ کل اعداد کو ۱۲ سے تقسیم کر دیں اور پہلے خانہ میں ۱ لکھ کر ہر خانہ میں اتنے ہی اعداد بڑھاتے چلے جائیں، تقسیم کے بعد اگر کچھ باقی رہے تو اس کو خانہ ۶ میں بڑھا دیں۔ باقی خانہ میں اتنے ہی اعداد کا نشانہ کریں جتنے اعداد پہلے خانہ میں لکھے تھے۔ انشاء اللہ نقش صحیح بن جائے گا اور ہر سطر کی میزان برابر آئے گی۔

نقش دو تیار کئے جائیں گے ایک نقش صاحب مکان میں رکھ دیں اور ایک نقش طالب کے گلے میں ڈال دیں۔ دونوں نقش ہرے کپڑے میں پیک ہوں گے۔ مثلاً سلیم احمد ابن سلطانہ بانو برائے حصول علم نقش تیار کرنا ہے تو دیکھئے سلیم احمد کے نام میں ایک حرف بے نقطے والا ہے اس کو حذف کر دیں گے تو یہ حروف باقی رہیں گے۔

س،ل،م،ا،ح،م،د۔ اعداد ۱۸۳

سلطانہ بی کے نام میں تین حروف نقطے والے ہیں۔ ن،ب،ن، ان تینوں کو حذف کر کے یہ حروف باقی رہے۔

س،ل،ط،ا،و،ہ،ا۔ اعداد ۱۱۲

دونوں کے اعداد کا مجموعہ ۱۸۳+۱۱۲=۲۹۵ اسم الٰہی عالم کے اعداد ۱۴۱، ان میں شامل کئے تو کل اعداد ہو گئے ۴۳۶۔

ان کو ۱۲ سے تقسیم کیا۔

۱۲)۴۳۶(۳۶
۳۶
۷۶
۷۲
۴

حاصل تقسیم ۳۶ ہے۔ تقسیم کے بعد ۴ باقی رہے۔ ۳۶ کو خانہ اول میں رکھ کر ہر خانہ میں اتنے ہی بڑھاتے رہیں گے لیکن نقش میں چونکہ کسر ہے اس لئے چھٹے خانہ میں ۳۶ کے بجائے ۴۰ لکھیں گے باقی خانوں میں ۳۶ ہی کا اضافہ کریں گے۔ نقش کی چال یہ ہے۔

۷۸۶

۳	۸	۱
۷		۵
۴	۲	۶

نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۱۰۸	۲۹۲	۳۶
۲۵۶	الٰہی سلیم احمد ابن سلطانہ بانو کو علم کی دولت سے سرفراز کر	۱۸۰
۴۰۴	۱۴۴	۳۴۰

دیکھئے ہر سطر کا میزان ۷۸۶ ہی ہے۔

دوسری مثال محمد ابراہیم ابن سلمہ بیگم طالب کے نام کے حروف صوامت۔

م،ح،م،د،ب،ر،ا،ہ،م۔ اعداد ۳۳۹

والدہ کے نام کے حروف صوامت۔ س،ل،م،ہ،گ۔ اعداد ۱۹۵۔

اسم الٰہی یا عالم السر، اعداد ۴۳۲

ٹوٹل ۹۶۶

۱۲)۹۶۶(۸۰
۹۶
۰۶
۰۰
۶

۱۲ سے تقسیم کیا۔

حاصل تقسیم ۸۰ آیا، تقسیم کے بعد ۶ باقی رہے۔ نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۱

۴۳۰	۶۴۶	۸۰
۲۵۶	الٰہی محمد ابراہیم ابن سلمہ بیگم کو فنی علوم کی دولت سے سرفراز	۴۰۰
۰۰۲	۱۴۴	۲۳۰

(باقی آئندہ)

ممبئی کی مشہور و معروف مٹھائی ساز فرم

طہورا سوئیٹس

اسپیشل مٹھائیاں

افلاطون ★ نان خطائیاں ★ ڈرائی فروٹ برفی
ملائی مینگو برفی ★ قلاقند ★ بادامی حلوہ ★ گلاب جامن
دودھی حلوہ ★ گاجر حلوہ ★ کاجو کتلی ★ ملائی زعفرانی پیڑہ

مستورات کے لئے خاص بتیسہ لڈو۔

دیگر ہمہ اقسام کی مٹھائیاں دستیاب ہیں۔

لذیذ مٹھائیوں کے لئے

طہورا سوئیٹس®

بلاسس روڈ، ناگپاڑہ، ممبئی-۴۰۰۰۰۸ ☎ ۲۳۰۹۱۳۱۸ - ۲۳۰۸۲۷۷۳

GRAPHTECH

حاضرات الارواح

حاضرات کے اکثر اعمال معمول کے ذریعہ ہی کئے جاتے ہیں اور وہ بھی نابالغ بچوں کے ذریعہ کیونکہ نابالغ بچوں پر حاضرات کا نزول جلد ہوتا ہے۔ کچھ اعمال ایسے بھی ہوتے ہیں جن میں بالغ افراد کو معمول بنایا جاتا ہے۔ اور کچھ اعمال ایسے بھی ہیں جن کے ذریعے عامل خود حاضرات کا مشاہدہ کرتا ہے اور حاضرات سے ہر طرح کے امور سے آگاہی حاصل کرتا ہے۔ ایسے اعمال کو حضرات وجودی کہتے ہیں۔ یعنی عامل کے وجود میں حاضرات ہو کر اسے منکشاف کراتی ہے۔ کچھ حاضرات عالم خواب میں عامل کو خبر دیتی ہیں۔ اور کچھ اعمال حاضرات کے ایسے بھی ہیں کہ حاضرات سے تحریری معلومات حاصل کی جاسکتی ہیں اور کچھ اعمال سے اپنے عزیزوں سے بذریعہ خواب ملاقات کی جاتی ہے جو ایک عرصہ سے اس دنیا فانی سے نجات پاکر عالم برزخ میں روحانی بدن کے ساتھ ابدی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ راقم الحروف کی یہ کوشش ہے کہ آپ کو عملیات کے تمام اعمال آپ کی خدمت میں پیش کروں تاکہ آپ اس علم عظیم سے عمل اور جامع عظیم فائدہ حاصل کرسکیں۔

حاضرات سورۂ فاتحہ

مندرجہ ذیل عمل میری کتاب "فیضان القرآن" حصہ اول سے ماخوذ ہے۔ اس عمل میں یہ شرط ہے کہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم، چاروں خلفاء راشدین اور اصحاب العشرہ کو ثواب ہدیہ کریں۔ یعنی اس طرح شروع کریں۔ "یَا اَصْحَابِ الثُّوَیَّةِ اَخَذْتُ الْاِذْنَ مِنْکُمْ وَاَجَزْتُکُمْ وَاِذْنِکُمْ اَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝" آخر سورہ تک ایک صاف پانی والا آئینہ بازار سے خریدا جائے اور اس آئینہ کے پیچھے یہ خاتم تحریر کی جائے۔

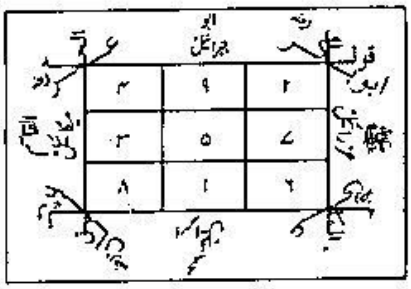

پھر اس حاضرات کے آئینہ کو لوبان اور کندر کا بخور کیا جائے اور آئینہ کو دیوار کے ساتھ زاویہ نظر کے مطابق لٹکا دیں اور خود چار زانو بیٹھ کر آئینہ میں کامل یکسوئی سے دیکھیں اور سورۂ فاتحہ آمین تک تین سو تیرہ مرتبہ پڑھیں۔ مگر شرط یہ ہے کہ ہر سو کے بعد یہ عبارت تین مرتبہ پڑھیں اور پھر آخر میں بھی تین مرتبہ پڑھیں۔ عبارت یہ ہے۔

اُحْضُرْ یَا خَادِمَ هٰذِهِ السُّوْرَةِ وَاَکْشِفِ الْحِجَابَ بَیْنِیْ وَبَیْنَکَ حَتّٰی اَرَاکَ بِعَیْنِیْ وَاُخَاطِبَکَ بِلِسَانِیْ۔

جب تعداد مکمل ہو جائے گی تو آئینہ میں ایک مغربی شخص ظاہر ہوگا پس جب مغربی شخص ظاہر ہو جائے تو عامل کے لئے ضروری ہے کہ اسے السلام علیکم کہے پھر اپنا مقصد ظاہر کرے۔ انشاء اللہ حاضر ہونے والا خادم ہر قسم کے امور کی سچی خبر دے گا، بغیر کسی کمی بیشی کے۔ عامل اس سے امراض تشخیص کروا سکتا ہے۔ چوری کے بارے میں اور مفرور اور پردیس گئے ہوئے مسافر کے بارے میں پوچھ سکتا ہے اور اس جیسے دیگر امور کے بارے میں بھی پوچھ سکتا ہے۔ مگر واضح رہے کہ خلاف شرع کوئی سوال نہ پوچھیں۔ اگر ایسا کیا گیا تو عمل کے اثرات ختم ہو جائیں گے اور دوبارہ عمل جاری نہ ہوگا۔

حاضرات وجودی

یہ حاضرات ارواح کا ایک عظیم عمل ہے۔ معمول کے بغیر حاضرات کا نزول ہوتا ہے۔ حاضرات کا طریقہ یہ ہے کہ عامل روزہ سے ہو، حاضرات کی جگہ پاک اور صاف ہو، ایک نیا آئینہ لے کر اس کی پشت پر اتوار کے روز مندرجہ ذیل خاتم لکھی جائے اور پھر اسے کندر، لوبان کا بخور دیا جائے۔ پس حاضرات کا آئینہ تیار ہے۔

خاتم یہ ہے۔

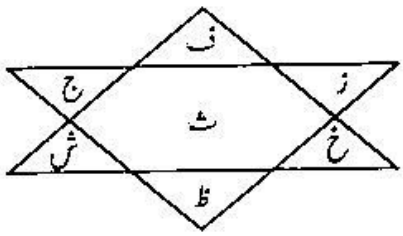

جب حاضرات کرنا چاہیں، باوضو ہو کر الگ خلوت کے مکان میں جو پاک وصاف اور خوشبو سے معطر ہو، میں بیٹھ جائیں اور حاضرات کے آئینہ کو اپنے سامنے رکھ لیں۔ گوگل اور لوبان کا بخور روشن کریں اور مندرجہ ذیل عزیمت بار بار پڑھ کر اپنے سینے اور آئینہ پر دم کرتے رہیں۔ پس کچھ دیر کے بعد آئینہ میں آندھی سی چلتی ہوئی آپ کو معلوم ہوگی یا آئینہ میں آبشاری گرتی ہوئی معلوم ہوگی اور پھر کچھ آدمی دوڑتے ہوئے معلوم ہوں گے، مگر آپ عزیمت بار بار پڑھتے رہیں، کچھ دیر بعد اس عمل کا خادم آئینہ میں ظاہر ہوگا اور وہ السلام علیکم کہے گا۔ پس عامل کے لئے لازم ہے کہ وہ جواب میں اس ظاہر ہونے والے خادم کو کہے۔ وَعَلَيْكَ وَعَلَيْنَا وَعَلَيْكَ پھر اپنے مقصد کی اس خادم سے بات کرنی چاہئے۔ انشاء اللہ وہ آپ کو تسلی بخش جواب دے گا۔ جو بھی آپ معلوم کریں گے۔ ہر طرح کی خبر دے گا۔ اگر کسی پر اسے مسلط کرنا چاہیں تو بھی حکم کی تعمیل کرے گا، مگر اعمال شر سے باز رہنا چاہئے۔

عزیمت یہ ہے۔ اَقْسَمْتُ عَلَيْكَ بِطَامِ بِطَامِ فَرْوَقِ فَرْوَقِ مَرْدُوْشِ مَرْدُوْشِ وَدُوْدُ شُكُوْرُ غَفُوْرُ تَرْفَقَلْ عَقْفَلْ هَيْوَشِ اَنْزِلْ يَا شَمْهُوْرِشِ وَاكْشِفُوا الْحِجَابَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ حَتّٰى اَرَاكُمْ بِعَيْنِيْ وَاُخَاطِبُكُمْ بِلِسَانِيْ وَاَسْاَلُكُمْ عَمَّا اُرِيْدُ لَقَدْ كُنْتَ فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ (سورۃ ق آیت ۲۲) وَكَذٰلِكَ نُرِيْ اِبْرَاهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ (سورۃ انعام آیت ۷۵) اُوْحَا اَعْجِلْ لِسَاعَةٍ۔

کسی فرد پر حاضرات مسلط کر کے پوچھنا

حاضرات کا یہ عجیب وغریب عمل اپنی مثال آپ ہے۔ اس حاضرات میں ہر قسم کی خبر بالکل درست حاصل ہوتی ہے۔ ناکب، گمشدہ اور گریختہ کے بارے میں مکمل معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ چوری کا پتہ لگایا جا سکتا ہے، دیکھنے کے بارے میں آگاہی حاصل کر سکتے ہیں۔ اس عمل میں مندرجہ ذیل چھ ۱۰۱ اسماء کے خدام کسی بھی فرد کے بدن پر مسلط کر کے ان سے معلومات حاصل کی جاتی ہے، مگر عامل کے لئے ضروری ہے کہ پہلے ان اسماء کی ریاضت کر لے تب عمل جاری ہوگا۔ اس کی ریاضت کے دو طریقے ہیں۔ پہلے طریقہ ریاضت میں چھ یوم عمل روزانہ نماز عشاء کے بعد پڑھا جاتا ہے۔ پہلی رات ان اسماء کو ۵۰۹ مرتبہ پڑھیں، دوسری رات ۵۱۰ مرتبہ، تیسری رات ۵۲۰ مرتبہ، چوتھی رات ۳۶۷ مرتبہ، پانچویں رات ۳۶۲ مرتبہ اور چھٹی رات ۳۳۳ مرتبہ پڑھیں، عمل جاری ہوگا۔ روزانہ پڑھنے والے اسماء یہ ہیں۔

طَرْشِ طَارُوْشِ طَارُوْشِ اَكْمُوْشِ اَكْمُوْشِ طَهِيْشِ۔

دوسرا طریقہ ریاضت کا یہ ہے کہ ان اسماء کو (۹) یوم تک روزانہ ۲۸۸ مرتبہ پڑھیں۔ پس عمل جاری ہو جائے گا۔ پس جب بھی حاضرات کی ضرورت محسوس کریں۔ کسی بالغ فرد کو وضو کرائیں اور اس کے دائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر مندرجہ ذیل عزیمت تحریر کر کے اور اسے اپنے سامنے بٹھا کر اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر مندرجہ ذیل عمل (۹) مرتبہ پڑھ کر دم کریں۔ پھر (۹) مرتبہ پڑھ کر دم کریں۔ یعنی اس طرح تین بار دم کریں یہاں تک کہ عمل پڑھنے کی تعداد ۲۷ ہو جائے۔ اسی دوران وہ بالغ فرد خواہ مرد ہو یا عورت زمین پر گر جائے گا جس طرح آسیب زدہ کرتا ہے اور اسے اپنی ہوش نہ رہے گی۔ ان اسماء کے خدام اس کے بدن پر مسلط ہو جائیں گے۔ اس وقت آپ جو بھی پوچھنا چاہیں اس سے پوچھ لیں۔ ہر طرح کے سوالوں کا درست جواب دے گا۔ ہتھیلی پر لکھنے اور پڑھ کر دم کرنے والا عمل یہ ہے۔

طَرْشِ طَارُوْشِ طَارُوْشِ اَكْمُوْشِ اَكْمُوْشِ طَهِيْشِ اَجِيْبُوْا بِاِحْضَارِ هٰذِهِ الْاَسْمَآءِ وَاَلْبِسُوا الْجُثَّةَ وَاَوْمُوْا اِلَى الْاَرْضِ حَتّٰى يُخَاطِبُنِيْ بِمَا اُرِيْدُ جَمِيْعَ الْاَحْوَالِ مِنْ مَرَضٍ سَرِقَةٍ وَدَفِيْنٍ وَغَائِبٍ۔

اور جب آپ اس خادم کو بدن سے الگ کرنا چاہیں تو سورۃ اذا زلزلت الارض پڑھ کر دم کریں پس وہ واپس چلا جائے گا۔

حاضرات بذریعہ خواب

اگر کسی قسم کے مخفی امر کی خبر حاصل کرنا چاہیں یا کسی بھی مقصد کے لئے کوئی چور یا کسی گمشدہ کے بارے میں تسلیبا معلوم کرنا چاہیں۔ فوقیکہ اس طرح کا کوئی بھی مسئلہ ہو اس عمل سے بذریعہ خواب تسلی بخش معلومات ہو جاتی ہیں اور ہر صحیح و درست خبر ملتی ہے۔ طریقہ یہ ہے کہ مندرجہ ذیل نقش تحریر کریں اور اسے سوتے وقت اپنے تکیہ کے نیچے رکھیں اور سونے سے قبل دو رکعت نماز نفل پڑھیں پھر ایک ہزار مرتبہ پڑھیں۔ "یَا کَشِیْفُ یَا حَقُّ" اور ہر سیکڑہ پر ایک مرتبہ یہ پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ يَا كَشِيْفُ يَا حَقُّ اكْشِفْ لِيْ عَنْ كَذَا وَكَذَا وَقْضِ حَاجَتِيْ وَنَاجِيْ اور نقش یہ ہے۔

کاشف	قولہ	علمہ
السلك	یا کشیف اکشف لی عن کذا وکذا بحق حقی	الحق
خیر	وله	حکیم

حاضرات عالم خواب

اگر کسی عزیز رشتہ دار، کسی محبوب یا دوست، کسی گریختہ، مفرور یا ناکب کے بارے میں معلوم کرنا چاہیں کہ وہ کس حال میں ہے، زندہ ہے یا وفات پا چکا

...ے کسی فوت شدہ عزیز سے بذریعہ خواب کوئی امر معلوم کرنا چاہیں تو اس ...ے سے کام لیں۔ طریقہ یہ ہے کہ نماز عشاء کے بعد الگ خلوت کے مکان ...عت نماز نفل ادا کریں۔ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ والشمس ...ری رکعت میں والیل سات سات مرتبہ پڑھیں۔ پھر درود شریف لاتعداد ...ے پڑھتے سو جائیں مگر یاد رہے کہ یہ نقش کسی سفید کاغذ پر تحریر کر کے اپنے ...ے میں رکھیں اور سو جائیں، خواب میں مکمل آگاہی ہو جائے گی، نقش یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ا	ل	م	ص
م	ص	ا	ل
ص	م	ل	ا
ل	ا	ص	م

اَللّٰھُمَّ اَرِنِیْ کَذَا وَکَذَا

عالم خواب کی حاضرات

ہر طرح کے کشف اور ہر طرح کی خبر حاصل کرنے کے لئے مندرجہ ذیل ...یک کاغذ پر تحریر کر کے اپنے تکیہ میں رکھیں اور سورۂ فلق ۳۱۸ مرتبہ پڑھیں۔ ...ہ مرتبہ آخر میں ایک مرتبہ اَللّٰھُمَّ اَرِنِیْ کَذَا وَ کَذَا مقصد پورا ہوگا۔ نقش یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ت	ھ	ی	ع	ص
ھ	ف	ع	ص	ت
ی	ع	ص	ک	ھ
ع	ص	ک	ھ	ی
ص	ک	ھ	ی	ع

اَللّٰھُمَّ اَرِنِیْ کَذَا وَکَذَا

حاضرات بذریعۂ آواز

حاضرات "الجواہر اللماعۃ فی استحضار ملوک الجن فی الوقت والساعۃ" تحریر ...ت ہیں۔ اگر آپ لوگوں کی خفیہ گفتگو معلوم کرنا چاہیں یا کسی مریض کی ...ق کے بارے میں معلوم کرنا چاہیں، کسی مخفی امر کو معلوم کرنا چاہیں، وقیعہ یا ...ق کے بارے میں آگاہی حاصل کرنا چاہیں، ہر طرح کے مسائل کے ...ے میں اس عمل کا خادم "جواش" آپ کو ہر طرح کی خبر دے گا۔ اس ...رت کا طریقہ یہ ہے کہ مسلسل سات یوم روزے رکھیں اور روزانہ صبح وشام ...جہ ذیل عمل ایک ہزار مرتبہ پڑھیں اور ہر نماز کے بعد تین سو ...۳) مرتبہ اور ان سات ایام میں صندل سرخ کا بخور بھی جلانا ہوگا۔ عمل کی ریاضت کے وقت سات دنوں میں آپ کی ریاضت مکمل ہو جائے گی۔ پھر جب بھی آپ کسی انسان کے راز کو معلوم کرنا چاہیں یا کسی بھی مخفی امر کو معلوم کرنا چاہیں تو عمل مذکورہ تین مرتبہ آہستہ آہستہ پڑھیں، عمل پڑھتے وقت اپنے سر کو ...ھنوں کے درمیان رکھیں پس اس عمل کا خادم "جواش" بذریعہ آواز آپ کو آگاہ کرے گا۔ یہ ایک راز ہے، کامیاب عاملین وکاملین کا اسے تا الف سے پوشیدہ رکھنا ضروری ہے۔

عمل یہ ہے۔ کَمْشُشِ مَشِ عَکْشِ شَمْلَاعِ اُجِبْ یَا جَوَاشُ وَاظْھِرْنِیْ عَلٰی ضَمَائِرِ النَّاسِ۔

حاضرات روشن ضمیری

صاحب "سحر الکتمان فی حضور الجان" جواش کا عمل اس طرح تحریر فرماتے ہیں کہ جب آپ اس عمل کی ریاضت کا ارادہ کریں تو سات یوم روزے رکھیں اور روزانہ ایک ہزار مرتبہ مندرجہ ذیل عمل پڑھیں۔

عمل یہ ہے۔ طَکْشُ شَلَاعِ کَمْشُ عَکْمَشِ شَمْلَاعِ اُجِبْ یَا خَادِمَ ھٰذِہِ الْاَسْمَاءِ وَاَخْبِرْنِیْ بِمَا فِیْ جَمِیْعِ ضَمَائِرِ النَّاسِ وَاَحْضِرْنِیْ فِیْ اَدْنٰی ضَمِیْرٍ الْعَالِمِ وَاَخْبَارِھِمْ الرِّحَا الْعَجِلَ السَّاعَۃَ۔

طریقہ مندرجہ بالا عمل اول کے مطابق ہے۔ جواش آپ کو لوگوں کے مافی الضمیر سے آگاہی کرے گا، ہر طرح کی خبر دے گا اور آپ سب حالات مرد بٹن نمبر کی طرح سمجھ لیں گے۔

حاضرات سے تحریری جواب حاصل کرنا

یہ عمل بھی بڑا عجیب عمل ہے۔ شیخ عبدالفتاح السید الطوفی نے اپنی تصنیف "سحر البیان" میں بڑی تعریف کے ساتھ تحریر فرمایا ہے، اس حاضرات سے آپ کسی بھی سوال کا تحریری جواب حاصل کر سکتے ہیں۔ بیماری کی تشخیص کر سکتے ہیں، مفرور اور گریختہ کے بارے میں آگاہی حاصل کر سکتے ہیں، ہر امر کی کامیابی اور ناکامی معلوم کریں یا کسی چوری کا پتہ لگائیں، دفینوں کے بارے میں انکشاف کریں یا اس جیسے دیگر امور سب کے بارے میں مکمل آگہی ہوگی عروج ماہ میں عمل روزانہ اکیس مرتبہ پڑھیں اور اکیس یوم تک بلاناغہ پڑھیں اور دوران ریاضت لوبان، گندرہ کا بخور روشن کریں۔ پھر جب بھی کسی سوال کا جواب لینا چاہیں تو اپنا سوال ایک کاغذ پر تحریر کریں اور اس کاغذ پر ایک سرخ ریشمی کپڑا لپیٹ کر کسی برتن میں رکھ دیں اور اوپر اس برتن کا سر پوش رکھ دیں اور سات مرتبہ عمل پڑھ کر سر پوش اٹھا کر کپڑے پر دم کریں۔ تین مرتبہ ایسا ہی کریں تاکہ پڑھنے کی تعداد اکیس ہو جائے پھر کاغذ ریشمی کپڑے سے نکال کر دیکھیں اس میں آپ کے سوال کا جواب تحریر ہوگا۔ اگر خدانخواستہ پہلی مرتبہ جواب برآمد

نہ ہو تو پھر حسب سابق کریں اور بار بار کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ مقصد پورا ہوگا۔

عمل یہ ہے۔ سَرِيْعٌ رَفِيْعٌ مُطِيْعٌ هَلِيْعٌ سَلِيْعٌ سَلِيْطٌ صَلِيْطٌ اَجِبْ يَا اَبَا مَعْرُوْفٍ يَا مُغْرِبٌ وَاَخْبِرْنَا عَمَّا نَسْئَلُكَ عَنْهُ بِشِيْ يَا هَوْلَ طَفْطَفَا هَوْلَ شَيْطَلُوْشَ كَهْمُوْحَ اَكْبِنْ اِلْهِرْخَ هَذَاشِ كِيْكَوْشَ بِحَقِّ الْخَاتَمِ وَصَاحِبِهٖ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوٗدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ اَهْبِطْ بِحَقِّ السَّيِّدِ طَحْيَطْسَقْبَالِ وَاَخْبِرْنَا عَمَّا نَسْئَلُكَ عَنْهُ فَاِنْ اَحْجَمْ عَلَيْكَ فَاَسْئَلُ اَعْوَانَكَ السِّتَّةَ عَشَرَ الْكُبَارَةَ اَفْيًا بِحَقِّ السَّرِيْعِ الرَّفِيْعِ الْوحا الْعَجَلَ السَّاعَةَ۔

حاضرات کا آئینہ

یہ حاضرات الارواح کا بڑا پیارا عمل ہے اور مصر کے مشہور عامل عبدالفتاح السید الفوعی کا عمل ہے۔ آئینہ حاضرات میں خود عامل ارواح کا مشاہدہ کرسکتا ہے۔ اور ہر طرح کے سوالوں کا جواب حاصل کرسکتا ہے۔ حاضرات کا آئینہ تیار کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ایک نیا شیشہ بازار سے خرید لیں اور اس کی پشت پر مندرجہ ذیل خاتم تحریر کریں۔ خاتم تحریر کرتے وقت آپ کا تازہ غسل اور وضو ہونا چاہئے۔ لوبان اور گز بردہ کا بخور جلتا رہے۔

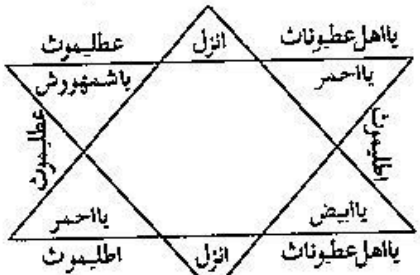

حاضرات کے لئے مندرجہ ذیل آیات ایک کاغذ پر تحریر کرکے اپنی پیشانی پر چپکالیں۔ آیات یہ ہیں۔

وَكَذٰلِكَ نُرِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ ۝ فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ ۝

(سورۃ الانعام۔ ۶ ع ق ۲۲)

اور مندرجہ ذیل عزیمت تین تین مرتبہ پڑھ کر اپنے سینے پر اور آئینہ پر بار بار دم کریں۔ آئینہ میں ایک خلا سا پیدا ہوجائے گا یا سوراخ بن جائے گا یا ایک دروازہ نظر آئے گا اور اس میں ایک انسان نظر آئے گا اور اشاروں میں اپنے سر سے آپ کے سلام کا جواب دے گا۔ آئینہ میں جب کوئی آدمی نظر آئے تو آپ اسے کہیں غَلَبَكَ السَّلَامُ وَمِنْكَ وَفِيْكَ اور پھر اپنے مقصد کے سوالات کریں ہر ایک سوال کا جواب کشف بخش دے گا۔ خواہ آپ اس سے کسی مریض کی بیماری کے بارے میں پوچھیں یا کسی گمشدہ چیز کے بارے میں معلومات کریں، کسی گمشدہ چیز، انسان، حیوان کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہیں تو بھی مکمل آگاہی ہوگی۔ چاہے کسی دفینہ کے بارے میں پوچھیں۔

عزیمت یہ ہے۔

اَقْسَمْتُ عَلَيْكُمْ بِطَامِ قُرُوْقِ خَطُوْقِ مَرْدُوْقِ وَدُوْدُ شَكُوْرُ اَبْرُوْقِ عَضَاطِلِ هَيْدُوْسِ اَنْزِلُوْا يَا مَعَاشِرَ الْاَرْوَاحِ الْوُرْحَانِيَّةِ اَنْزِلُ اَحْمَرُ اَنْزِلْ شَمْهُوْرُوْشَ وَاَكْشِفُوْا لِيَ الْحِجَابَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ حَتّٰى اَرَاكُمْ بِعَيْنِيْ وَاُكَلِّمُكُمْ بِلِسَانِيْ وَاَسْاَلَكُمْ اُرِيْدُ مِنْكُمْ لَقَدْ كُنْتَ فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ ۝ (ق ۲۲) وَكَذٰلِكَ نُرِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ ۝ (سورۃ الانعام۔ ۶ ع) اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمَانَ وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ مُسْلِمِيْنَ الوحا العجل الساعة۔

اور جب حاضرات سے مکمل رہنمائی حاصل کرلیں اور عمل ختم کرنا چاہیں تو یہ پڑھ کر آئینہ پر دم کریں، حاضرات واپس ہوگی۔

يَعْنِيْلُوْمَ حَنِيْلُوْمَ طَرِيْفًا نَضْرِبُ بِسُوْرِلَهٗ بَابٌ بَاطِنُهٗ فِيْهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ اِنْصَرِفْ اَيُّهَا الرُّوْحُ الْوُرْحَانِيَّةُ بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكَ وَعَلَيْكَ۔

حاضرات وجودی بذریعہ آواز

اس عمل میں حضرت اسامہ کی روح کو کسی بھی فرد پر حاضر کرکے معلومات حاصل کی جاتی ہیں، اپنی مثال آپ ہے۔ اس عمل کی ریاضت اکیس یوم تک الگ خلوت کی جگہ پاکیزہ صاف ستھرا جالی وجھالی کریں۔ عمل قابو میں آجائے گا۔ روزانہ نماز عشاء کے بعد عمل ایک ہزار مرتبہ پڑھیں اور عروج ماہ میں جمعرات کے دن سے شروع کریں، عمل یہ ہے۔

هُوَ الْاَسَاعَةَ سِرًّا هُوَ يَا نُحَرِّيْمُ۔ اکیس یوم کی ریاضت کے بعد آپ اس عمل کے حامل ہوجائیں گے، اب عمل کو قابو میں رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ روزانہ پینتالیس مرتبہ اس کا ورد کرتے رہیں۔ ناغہ بالکل نہ ہو۔ کیونکہ جس دن ناغہ ہوجائے گا اسی دن عمل باطل ہوجائے گا۔

حاضرات کا طریقہ

جب کبھی ضرورت ہو، کسی بیمار یا ضرورت مند کو چارپائی پر آرام سے لٹا دیں اور اس کے سرہانے مندرجہ بالا عمل پینتالیس مرتبہ پڑھ کر اس پر دم کریں۔ مریض غیر اختیاری طور پر نیند کی حالت میں چلا جائے گا اور خراٹے

لینے لگے گا جب خراٹوں کی آواز آنے لگے تب پوچھیں کہ حضرت اسامہ کی روح حاضر ہوئی ہے یا نہیں، جب اس کا لب ولہجہ عربی زبان میں بدل جائے تو پھر السلام علیکم کہیں۔ حضرت اسامہ کی روح عربی لب ولہجہ میں آپ کو جواب دے گی۔ اب اس روح سے مرض کی تشخیص کے بارے میں پوچھیں۔ اس کا علاج دریافت کریں۔ ہر طرح کے سوالات پوچھ سکتے ہیں جوابات بھی پوچھیں گے ہر بات کا تسلی بخش جواب ملے گا۔ زیادہ سے زیادہ ایک مرتبہ پینتالیس منٹ سے زیادہ کسی ایک فرد پر حاضرات نہ کریں۔ ایک دن میں زیادہ سے زیادہ پینتالیس آدمیوں پر عمل کر سکتے ہیں۔ بچوں پر اس کی حاضرات نہ کریں۔ اگر مجبوری ہو تو دوبارہ نہ کریں۔

تسخیر روح مثل ہمزاد

یہ ایک خاص عمل ہے۔ مگر اس عمل میں یہ شرط ضروری ہے کہ اپنے استاد کی نگرانی میں ہی عمل کریں۔ اگر بغیر اجازت کے عمل کریں گے یا تو عمل میں ناکامی ہوگی یا روحیت ہو جائے گی۔ عروج ماہ میں جب ہفتہ کے روز منزل مقصد، تارک، انگیش یا رشنا ہو تو اپنے نام مع والدہ کے اسماء قمری ڈیل کر ان سے اکتالیس عدد تفریق کر کے باقی اعداد کو نطق کریں اور ڈیل کا اضافہ کر کے ایک اسم بنالیں اور مندرجہ ذیل عبارت کے آخر میں بجنس یا کے بعد تحریر کر کے روزانہ کی مقررکی گئی تعداد کے مطابق پڑھیں، عبارت یہ ہے۔

یٰلَكَ فِیْ اَلْوَهَا فِی الْکَمَا یٰلَكَ فِی اَلْوَهَا فِی الْکَمَا بِحَقِّ یَا .....) خالی جگہ پر اعداد کو نطق کر کے اخراج کردہ اسم تحریر کریں۔

صرف سات یوم کا عمل ہے۔ گوشت ہمہ قسم اور جماع سے پرہیز ہے۔ بعد نصف رات گیارہ بجے الگ کمرے میں بارہ ہزار مرتبہ پڑھیں۔ اتوار کو اٹھائیس ہزار (۲۸۰۰۰) مرتبہ پڑھیں۔ سوموار کو سات ہزار (۷۰۰۰) مرتبہ پڑھیں۔ منگل کو چار ہزار مرتبہ پڑھیں۔ بدھ کو تیرہ ہزار مرتبہ پڑھیں۔ جمعرات کو تین ہزار مرتبہ اور پھر جمعہ کو ایک ہزار مرتبہ پڑھیں۔

چھٹی رات ایک روح بانکی عورت خوبصورت یا بدصورت حاضر ہوگی کبھی بدصورت بن کر آتی ہے اور کبھی خوبصورت بن کر آتی ہے۔ اس سے کسی قسم کا خوف نہ کھائیں اور اس سے قول وقرار کر لیں اور دوبارہ حاضری کا وعدہ بھی پوچھ لیں۔ پس یہ روح مثل ہمزاد ہر وقت آپ کے پاس رہے گی اور ہر سنت میں دنیا بھر کی خبریں اور حب وبغض کے کام کرے گی۔ مگر کوئی چیز نہیں دے سکتی۔ بیمار کی بیماری اور اس کو فائدہ کرنے والی ادویات سب بتا دیا کرے گی۔

یہ عمل صرف تین سال تک کا ہوتا ہے، تین سال کے بعد دوبارہ عمل کرنا پڑے گا۔ اس عمل کا بخور گوگل ہے۔ پڑھتے وقت جلائیں اور پڑھنے کا وقت رات گیارہ بجے مقرر ہے۔ اس میں کمی بیشی نہ کریں۔

عمل حاضرات عجب

حاضرات کا یہ عمل عزیزی خواجہ حافظ محمد اسحاق صاحب آف دنیا پور کا ہے اور اپنے اثرات میں عجب ہے۔ صرف پانچ یوم کی مختصر ریاضت سے عمل جاری ہو جاتا ہے۔ اس کی ریاضت کا طریقہ یہ ہے کہ پانچ یوم تک روزانہ نماز عشاء کے بعد ایک گلاس پانی کا بھر کر سامنے رکھ کر عمل پانچ سو مرتبہ پڑھیں اور پانی پروم کر کے خود پی لیا کریں، بعد ازاں کو تاہ روزانہ گیارہ مرتبہ پڑھا کریں جب بھی ضرورت ہو، سائل کی آنکھیں بند کروا کر اس پر گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھ کر دم کریں، چند منٹوں میں سائل کی آنکھوں میں روشنی ظاہر ہوگی اور اس کے سامنے تمام حالات جو آپ پوچھیں گے مثل فلمی ظاہر ہوں گے، پڑھنے والا عمل یہ ہے۔

خضر است ، خضر است، چیوں تمہارا نام
تم کرو ہمارا کام بفضل اللہ اللہ اللہ

عمل حاضرات در آئینہ

اس عمل کی ریاضت نہیں ہے بڑا آسان عمل ہے۔ روزانہ ایک مرتبہ سورۂ یٰسین شریف لازمی پڑھنا ہوگی، کبھی ناغہ نہ کریں اس سے عمل جاری رہے گا۔ جب سورۂ یٰسین پڑھنا چھوڑ دیں گے عمل جاری نہ رہے گا، جب کبھی ضرورت ہو بچے اور آئینہ پر تین تین مرتبہ پڑھ کر دم کریں، حاضرات کا نزول شروع ہو جائے گا۔ ہر طرح کے سوالات پوچھیں۔ انشاء اللہ درست جوابات ملیں گے۔

عمل یہ ہے۔ یٰسین یٰسین یٰسین بحرمۃ مشکل کشا یٰسین تفسیران الجن والانس مسخر شو۔

خبر بذریعہ آواز

حاضرات کے اعمال میں سے یہ عمل اپنی نوعیت کا واحد آسان اور لاثانی عمل ہے۔ مندرجہ ذیل آیت مبارکہ روزانہ سوتے وقت ایک تسبیح پڑھا کریں اور اول وآخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ یہ عمل عروج ماہ میں کسی بھی جمعرات سے شروع کریں۔ اور اکیس یوم تک مسلسل کریں۔ پہلے ہی ہفتہ میں انشاء اللہ تعالیٰ کانوں میں آواز آنا شروع ہو جائے گی۔ جب آواز آنا شروع ہو جائے تب اپنے دل میں کسی بھی مقصد کا تصور کریں، انشاء اللہ تعالیٰ بذریعہ آواز آگاہی ہو جائے گی پھر جب کبھی کسی امر سے آگاہی چاہیں تو چند مرتبہ آیت مبارکہ پڑھیں اور مقصد کا تصور کریں بذریعہ آواز مکمل جواب ملے گا یقین واعتماد شرط اول ہے۔

آیت مبارکہ یہ ہے۔ فَاَرْسَلْنَآ اِلَیْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِیًّا۔ (سورۂ مریم آیت ۱۷)

●●●●●●

علاج بذریعہ صدقات

حسن الہاشمی

صدقات ادا کرنے کے لئے کسی مرض یا مصیبت کا انتظار کرنے کی ضرورت نہیں۔ اگر متعدد صدقات زندگی میں وقتاً فوقتاً انسان ادا کرتا رہے تو وہ نا صرف پریشانیوں اور مہلک بیماریوں سے محفوظ رہے۔ چھوٹی چھوٹی مصیبتیں اور مسائل زندگی کا ایک حصہ ہوتے ہیں ان سے گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اسی طرح معمولی درجے کی بیماریاں بھی تندرستی کا ایک حصہ مانی جاتی ہیں۔ جیسے سر کا درد، سر کا پسینا، پیٹ میں درد ہونا یا آنکھیں دکھنا ہو جانا یا شانوں میں درد ہونا وغیرہ۔ اسی طرح کے امراض انسان کو صحت اور تندرستی کی قدر کراتے ہیں اور یہ ہر شخص کو لاحق ہوتے رہتے ہیں ان سے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے لیکن کچھ امراض ایسے کچھ پریشانی ایسی ہوتی ہے کہ زندگی کے سکون اور راحت کو غارت کر دیتی ہیں ان امراض اور پریشانیوں کو جہاں دوسری تدابیر سے دفع کرنے کی کوشش کی جاتی ہے وہیں صدقات کے ذریعہ بھی ان کو ٹالنے کی یا دفع کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ دور اندیش لوگ طوفان آنے سے پہلے طوفان سے محفوظ رہنے کی تدبیر کرتے ہیں۔ اسی طرح اگر کسی آفت یا کسی مصیبت میں مبتلا ہونے سے پہلے ہی صدقات ادا کئے جاتے رہیں تو انسان بڑی حد تک مہلک امراض اور جان لیوا مصائب سے خود کو محفوظ رکھ سکتا ہے۔ ورنہ پھر کسی بھی آفت کا شکار ہونے کے بعد تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ صدقات کے ذریعہ آفتوں کا مقابلہ کرے۔ یاد رکھئے کہ ہر انسان کا تعلق کئی ستاروں کے ساتھ ہوتا ہے۔ ان ستاروں سے متعلق جو بھی صدقات ہوں ان سب ہی کو ادا کرنا چاہئے۔ انشاء اللہ حیرت انگیز فوائد سامنے آئیں گے اور پریشانیوں سے اور بیماریوں سے حیرتناک طور پر نجات ملے گی۔

پہلے ایک مثال کے ذریعہ بات کو سمجھیں۔

ایک شخص جس کا نام عبداللہ ہے۔ (ماں کے نام کی ضرورت نہیں) وہ ۱۵ جنوری کو منگل کے دن صبح ۹ بجے پیدا ہوا۔ اس کی تفصیل یہ ہے۔

۲۳ ستمبر سے ۲۰ جنوری تک برج بکری کا وقت ہوتا ہے اور برج بکری سے متعلق جو ستارہ ہے وہ زحل ہے۔ منگل کے دن صبح ۹ بجے کی پیدائش ہے۔ منگل کے دن ستارہ مریخ کی حکمرانی ہے۔ منگل کی دوسری ساعت کے وقت کی پیدائش ہے۔ منگل کے دن دوسری ساعت شمس کی ساعت ہے۔ عبداللہ کے نام کا حرف صاد ہے اور صاد ستارہ قمر سے متعلق ہے۔

عبداللہ کے نام کا پہلا حرف ع ہے۔ جو ستارہ مریخ سے متعلق ہے۔ گویا کہ عبداللہ ۵ ستاروں کے ماتحت ہے۔ ایک ستارہ زحل، دوسرا ستارہ مریخ، تیسرا ستارہ شمس، چوتھا ستارہ قمر اور پانچواں ستارہ مریخ دوبارہ آیا ہے اس لئے کل ستارے ۴ ہوئے۔ عبداللہ کو مصائب سے بچنے کے لئے ۴ ستاروں کا صدقہ ادا کرنا چاہئے۔ اس طرح ہر انسان تقریباً ۴ ستاروں کے ماتحت ہوتا ہے۔ اس کو ان ستاروں کا صدقہ ادا کرنا چاہئے۔ ذیل میں ستاروں اور صدقات کی تفصیل دی جا رہی ہے۔ قارئین اس سے استفادہ کریں۔ یاد رکھیں کہ ہر ستارہ کا صدقہ اس کے متعلق دن میں ادا کرنا چاہئے۔ اور اس کی مقدار ایک کلو سے سوا سات کلو کے درمیان حسب استطاعت ہونی چاہئے۔ اسی طرح کپڑا ایک میٹر سے ۷ میٹر تک حسب گنجائش دینا چاہئے۔

ستاروں اور صدقات سے متعلق جدول

نمبر شمار	ستارہ	متعلقہ حروف	متعلقہ عدد	متعلقہ دن	متعلقہ رنگ	متعلقہ صدقات
۱	شمس	ر	۲۰۰	اتوار	شنجرفی سرخ	گندم، دال چنا، دال مونگ جلی ہوئی، گڑ، یا شنجرفی کپڑا
۲	قمر	ن، ہ، و	۵۰، ۶، ۱۳	پیر	سفید	سفید تل، چاول، آٹا، دودھ، دہی، سفید کپڑا
۳	مشتری	ف، د، خ	۸۰، ۴، ۶۰۰	جمعرات	زرد	دال چنا، دال مونگ جلی ہوئی، دال ارہر، شکر، زرد کپڑا
۴	عطارد	ک، ق، پ، ش	۲۰، ۱۰۰، ۸۰۰، ۳۰۰	بدھ	سبز	بیسن، مونگ، باجرہ، ڈالڈا گھی، سبز کپڑا
۵	زہرہ	س، ا، ت، ث، ز، ط	۶۰، ۱، ۴۰۰، ۹، ۷، ۹	جمعہ	سفید	چاول، آٹا، دودھ، دہی، دال اڑد جلی ہوئی، سفید کپڑا
۶	زحل	ج، ح، ع، گ، ل، م، ن، ص، ض	۳، ۸، ۷۰، ۳۰، ۵۰، ۴۰، ۹۰	ہفتہ	سیاہ، مہندی	کالا اڑد، دال اڑد کالی چھلکوں والی، سیاہ تل، لوہا، کالا کپڑا
۷	مریخ	الف، ب، ط، ی، ذ، ظ، غ	۱، ۲، ۹، ۱۰، ۷۰۰، ۹۰۰	منگل	سرخ، مجنٹا	دال مسور، تانبا، مرغ چنے، مرچ، سرخ یا گلابی کپڑا

نومسلموں کی کہانی

نومسلموں کی زبانی

عبدالرحمٰن، رام سرن داس (جالندھر (پنجاب)

"ہمارے گاؤں کے قریب سید پور کی ایک بستی تھی، وہاں بابا سید رانا نام کی ایک قبر تھی، جس پر دور دور نزدیک سے ہندو مسلمان، سکھ بھی نذریں چڑھاتے تھے۔ ہمارے گھر سے بھی نذر جاتی تھی، میں نے یہ طریقہ اختیار کیا کہ جب میرے ذریعہ سے کوئی چیز بطور نذر قبر پر بھیجی جاتی تو میں بجائے قبر پر چڑھانے کے خود چٹ کر جاتا اور اس قبر پر جو پیسے وغیرہ ہوتے، وہ بھی اٹھا لیتا۔ اس عمل سے مجھے کبھی کوئی نقصان نہیں پہنچا، اس طرح توحید پر میرا دل مضبوط ہو گیا۔"

ضلع جالندھر (پنجاب) کی تحصیل نکودر میں میانوالی آرائیاں اور میانوالی سلویاں دو مشہور بستیاں ہیں۔ میں اول الذکر مقام میانوالی آرائیاں میں ۲۰ فروری ۱۹۱۳ء کو پیدا ہوا۔ میرا نام رام سرن داس رکھا گیا۔ میرے باپ کا نام لالہ نند لال تھا۔ ہماری ذات ربیہان کھتری تھی۔ ہمارا خاندان اس علاقے میں خاصہ مشہور و معزز تھا۔ [illegible] ہم سناتن دھرمی تھے۔ ہمارے پاس ساہوکارہ، تجارت اور زمین داری کا کام ہوتا تھا اور خاندان کی سرداری بھی تھی۔ دادا جان نے اوسط برس سرداری کی تھی۔

مروجہ طریقے کے مطابق میری تعلیم شروع ہوئی۔ ۱۹۳۱ء میں میں نے شاہ کوٹ سے انگلش مڈل پاس کیا اور اول درجے میں کامیاب ہوا، پھر مزید تعلیم حاصل کرنی چاہی مگر کچھ موانع ایسے رہے کہ تعلیم حاصل نہ کر سکا اور تجارت کا سلسلہ شروع کر دیا۔ مجھے بچپن ہی سے مذہب سے لگاؤ تھا اور دل تلاش حق کا جویاں تھا۔ میری بستی کے لوگ سناتن دھرمی تھے۔ مجھے شرک و بدعت سے طبعاً نفرت تھی، چنانچہ جب میں چوتھی جماعت میں پڑھتا تھا اس زمانہ میں میرے دو تایا زاد بھائی لالہ دینا ناتھ اور لالہ گردھاری لال بسلسلہ تجارت جالندھر اور فیروز پور میں ایک سال یا آٹھ ماہ رہ کر گھر واپس آئے۔ اس زمانہ میں مذہبی مباحثے اور مناظرے برام ہوتے تھے۔ میں نے ان سے پوچھا کہ انہوں نے یہ مناظرے سنے، اگر سنے تو مذہب کے متعلق کیا معلومات حاصل کیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ مخلوق بحیثیت مخلوق ہم کو کوئی نفع پہنچ سکتی ہے اور نہ نقصان اور یہ اختیار صرف بھگوان (خدا) کو ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ آریہ سماج کے خیالات سے متاثر ہو چکے تھے۔

اپنے بھائیوں کی یہ بات میرے ذہن میں بیٹھ گئی اور میں نے اس کا تجربہ شروع کیا۔ ہمارے گاؤں کے قریب سید پور کی ایک بستی تھی۔ وہاں بابا سید رانا نام کی ایک قبر تھی، جس پر دور دور نزدیک سے ہندو، مسلمان، سکھ بھی نذریں چڑھاتے تھے۔ ہمارے گھر سے بھی نذر جاتی تھی۔ میں نے یہ طریقہ اختیار کیا کہ جب میرے ذریعہ سے کوئی چیز بطور نذر قبر پر بھیجی جاتی تو میں بجائے قبر پر چڑھانے کے خود چٹ کر جاتا اور اس قبر پر جو پیسے وغیرہ ہوتے وہ بھی اٹھا لیتا۔ اس عمل سے مجھے کبھی کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ اس طرح توحید پر میرا دل مضبوط ہو گیا۔

[illegible] کہ ایک مرتبہ ڈپٹی صاحب اسکول میں معائنے کے لئے آئے، اساتذہ نے اسکول کو خوب سجایا، ہر جماعت میں لکھے لگائے گئے۔ ہماری جماعت کے استاد روشن خان نے کتابات میں مندرجہ ذیل اشعار لکھے۔

چار دن کی زندگی ہے آپ کو ہے اختیار
دوستی کر لیجئے یا دشمنی کر لیجئے
آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں
سامان سو برس کا ہے پل کی خبر نہیں

ان اشعار کا میرے دل پر اثر ہوا۔ ہماری پانچویں جماعت کے ایک استاد بہت متقی تھے۔ وہ بالعموم طلبہ کو نیکی کے کاموں کی رغبت دلاتے تھے انہوں نے طلبہ سے ایک ڈائری بنانے کے لئے کہا اور بتایا کہ اس ڈائری میں نیکی کا وہ کام لکھا جائے، جو کیا جائے تاکہ اس طرح نیک کام کرنے کی عادت پڑ جائے۔ انہوں نے فرمایا کہ اگر کوئی بڑا کام نہ کر سکو تو کم از کم راستے سے اینٹ و پتھر جیسی رکاوٹ کی چیز ہٹا دیا کرو۔ ان بہت سی نصیحت آموز باتوں نے بھی مجھے متاثر کیا اور مجھے نیکی سے محبت ہوتی چلی گئی۔ پھر جب میں نے فارسی پڑھنی شروع کی اور کتاب میں اس طرح کے اشعار پڑھے۔

از سکافات عمل غافل مشو
گندم از گندم بروید جو ز جو

تو ان اشعار اور اساتذہ کی نصیحتوں کے نتیجے میں میرے دل و دماغ میں یہ بات راسخ ہو گئی کہ نیک کاموں کا بدلہ نیک ہے اور برے کاموں کا بدلہ

برا ہے۔

تعلیم چھوڑنے کے بعد میں مطالعہ بھی کرتا تھا اور غور وفکر بھی۔ بت پرستی سے مجھے شروع ہی سے نفرت تھی اور اب میں آریہ سماج کے قریب ہوگیا تھا۔ شرک وبدعات اور مراسم پرستی سے مجھے سخت ، بے زاری تھی اور میں اپنے معاشرے کا باغی تھا۔ میں نے آریہ سماج کی کتابوں کا مطالعہ کیا۔ ستیارتھ پرکاش کو پڑھا اور نظریاتی طور پر میں نے آریہ سماج کے اصول قبول کر لئے مگر دل اب بھی مطمئن نہیں تھا۔

اس کے بعد میں اپنے تجارتی کاموں نیز دوسرے مشاغل میں مصروف رہا، مگر تلاش حق کا جذبہ برابر بیدار فرماتا رہا۔ اب میں نے ہر قسم کا مذہبی لٹریچر پڑھا، لیکچر اور وعظ سنے، مگر کوئی ایسا آدمی نہیں ملا جو مجھے مطمئن کر سکتا۔ اب میرا مطالعہ بہت وسیع ہوگیا تھا اور میں حق بات کھل الاعلان کہہ دیتا تھا۔ اس وجہ سے لوگ میری عزت کرنے لگے تھے اور میری حق گوئی سے متاثر بھی تھے، بلکہ بالعموم لوگ مجھے متنازعہ فیہ مسائل میں ثالث وحکم بھی بنانے لگے تھے، بلکہ بعض مذہبی معاملات میں بھی میری رائے کو قیع سمجھنے اور ماننے لگے۔

"ستیارتھ پرکاش" میں آریوں کے لئے دس اصول لکھے گئے ہیں۔ ان میں سے چھٹے اصول پر مجھے شک ہوا اور وہ اصول میری نظر میں بالکل باطل ٹھہرا اور اب میں آریہ سماج سے بھی متنفر ہوگیا۔ اب میں نے اسلامی کتب کا خاص طور سے مطالعہ شروع کیا۔ میاں والی مولویاں میں ایک فارغ التحصیل طالب علم تھے۔ بعض مباحث میں جب میں ان سے رجوع کرتا تھا تو وہ مجھے مطمئن نہ کر سکتے تھے۔ اسی دوران میں نے اپنے ایک ہم جماعت ولی محمد سے کہا کہ میں اسلام کے متعلق معلومات حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ اس نے جواب دیا کہ میرے بڑے بھائی علی محمد صاحب سے گفتگو کرلو۔ وہ آپ کو معلومات بہم پہنچا سکیں گے۔ میں جب علی محمد کے پاس گیا تو وہ ایک ضروری کام میں مصروف تھے، مگر وہ میری طرف فوراً متوجہ ہوئے۔ میں نے گوشت خوری پر اعتراض کیا کہ یہ جانوروں پر سراسر ظلم ہے۔ انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ آیا سبزیوں میں روح ہے یا نہیں۔؟ میں نے اثبات میں جواب دیا تو انہوں نے کہا کہ پھر تو سبزی خوری بھی "چیڑ تھیا" کے مرتکب ہوئے۔ ان کے اس جواب سے میں سوچ میں پڑ گیا۔ میں کئی مہینے تک ان کے پاس جاتا رہا۔ وہ میرے بہت سے سوالوں اور اعتراضات کے تسلی بخش جواب دیتے رہے، یہاں تک کہ مجھے اطمینان کی منزل تک پہنچا دیا اور اب میں اسلام کو سچا مذہب سمجھنے لگا۔ ایک روز میں نے اپنے باپ سے اس سلسلے میں گفتگو کی اور ان سے کہا۔

میں: ابا جی! میں نے مختلف مذاہب کا مطالعہ اور تحقیق کی ہے اور اس سے میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں، اسلام سب سے بہتر مذہب ہے۔

باپ: بیٹے! سب مذہبوں کا مدعا اور مقصد ایک ہے۔ لیکن لوگوں نے جہالت اور لاعلمی کی وجہ سے ان کو مسخ کر دیا ہے۔

میں: اسلام میں عبادت اور اس کا طریقہ نہایت پاکیزہ اور اعلیٰ ہے۔ اس کی مثال کوئی دوسرا مذہب پیش نہیں کر سکتا۔

باپ: میں مانتا ہوں کہ ایسی پاکیزہ عبادت کسی مذہب میں نہیں ہے۔

اس کے بعد میں نے اس گفتگو کو طول دینا مناسب نہ سمجھا، مگر میں ہی مفتی صاحب کے پاس برابر آتا جاتا رہا۔ اب میری ذہنی کیفیت عجیب تھی۔ میں برابر اسلام کے بارے میں سوچا کرتا تھا۔ رات کو جب سوتا تو دیکھتا کہ ایک سفید پرندہ میرے اوپر سے اڑ کر جاتا ہے۔ یہ کیفیت مہینوں رہی۔ میں اکثر خواب میں پرواز کرتا تھا اور دہلی کی طرف جاتا تھا۔ یہاں ایک بات کا ذکر اور ضروری سمجھتا ہوں کہ کپورتھلہ کی جامع مسجد کو دیکھ کر میں بہت متاثر ہوا تھا۔ یہ ایسی نفیس اور عالیشان مسجد تھی کہ جس کو میں گھنٹوں دیکھا کرتا تھا۔ بات یہ تھی کہ وہ مسجد جامع مسجد دہلی کے نقشے کے مطابق نئے مسالے سے بنی تھی، چونکہ میں ابھی ناقابل واقف اسلام نہیں ہوا تھا، لہٰذا میں نے مسجد میں داخلہ کا یہ حل نکالا کہ میں مسجد میں جا کر حوض پر بیٹھتا اور وضو کرتا رہتا۔ اس طرح مسجد کو دیکھا کرتا رہتا تھا۔

میں اپنے مسلمان دوستوں اور خصوصاً شیخ نظام الدین ورزی سے برابر ملتا رہتا تھا اور اسلام کی تعلیمات حاصل کرتا تھا۔ ایک روز میرے بڑے بھائی نے جو نہایت زیرک اور قیافہ شناس تھے، مجھے وضو کرتے ہوئے دیکھ لیا۔ مجھ سے پوچھا کہ یہ کیا کر رہے ہو؟ میں نے جواب دیا کہ میں ہاتھ منہ دھو رہا ہوں۔ میرے مولوی صاحب جن کے پاس میں عربی پڑھنے جاتا ہوں وہ اسی طرح ہاتھ منہ دھوتے ہیں۔ یہ سن کر بھائی نے کہا کہ عربی پڑھنے مت جایا کرو، مگر اب تو میں نے نماز بھی سیکھنی شروع کر دی تھی اور مجھے سورۂ اخلاص وغیرہ پوری یاد ہوگئی تھیں۔

ایک دن میں سو کر اٹھا تو بے اختیار میرے منہ سے لا الہ الا اللہ نکلا۔ اس سے میں نے یہ نتیجہ نکالا کہ اسلام میں سچی اور پکی توحید موجود ہے۔ اب رسالت کا معاملہ رہ گیا۔ ہمارے پڑوس کے ایک گاؤں میانوالی (مولویاں) میں مولوی جمیل الرحمن ایک صفی عالم رہتے تھے۔ میں نے ان سے رابطہ قائم کیا اور مذہبی مباحث پر گفتگو کرتا تھا۔ شیعہ اور قادیانی لٹریچر بھی میں نے خوب پڑھا اور ان فرقوں کے متعلق مجھے بہت معلومات حاصل ہوگئیں اور میں ان کی اصلیت و حقیقت سے پوری طرح واقف ہوگیا۔ شیخ نظام الدین اور ان کے بھائی خوشی محمد سے میرا رابطہ اور ملاقاتیں برابر جاری رہیں۔ یہ لوگ اہل حدیث تھے۔ میرا رجحان بھی اہل حدیث مسلک کی طرف ہوگیا، بلکہ ایک مرتبہ مجھے میں اور مولوی جمیل الرحمن میں تقلید وعدم تقلید کے مباحث پر گرما گرم بحث اور تو تو میں میں بھی ہوگئی۔ میں نے اہل حدیث مسلک کی زوردار طریقے سے حمایت کی۔

اب میں نماز پڑھ چکا تھا اور ضروریات دین سے پوری طرح واقف ہو چکا تھا۔ ایک روز میں نظام الدین صاحب کی دکان پر گیا اور ان سے کہا کہ اب میں نے پختہ ارادہ کرلیا ہے کہ اپنے اسلام کا اعلان کردوں اور علی الاعلان فرائض اسلام بجالاؤں اور میں نے یہ طے کیا ہے کہ میں اپنے اسلام کا اعلان جامع مسجد دہلی، جامع مسجد کپورتھلہ، امرتسر یا لاہور میں کروں۔ میری اس بات کو سنتے ہی شیخ نظام الدین نے فوراً اپنی دکان کا دروازہ بند کرلیا اور کہنے لگے کہ ایسی گفتگو آہستہ سے کیجئے۔ اگر کہیں تمہارے خاندان والوں کو پتہ چل گیا تو میرا سر پھوڑ دیں گے اور میرے گھر بار کو تباہ و برباد کردیں گے۔

اس کے بعد طے ہوا کہ خوشی محمد سے مشورے کے بعد اگلا قدم اٹھایا جائے، چنانچہ مجلس مشاورت منعقد ہوئی اور طے پایا کہ دہلی جاکر میں اپنے اسلام کا اعلان کروں، چنانچہ ۶ ذی الحجہ ۱۳۵۱ھ ۳ اپریل ۱۹۳۳ء کو ایک بجے میں خوشی محمد کی معیت میں اپنے گھر سے نکلا، گویا کفر و ضلالت کی دنیا کو خیرباد کہہ کر اسلام و ایمان کی طرف بڑھا۔ دنیا کے سارے رشتے توڑے اور اللہ سے رشتہ جوڑا۔

میں نے اس سے پہلے اپنے والد کو سارا حساب کتاب جو مجھ سے متعلق تھا، سونپ دیا تھا اور جو رقم میری تحویل میں تھی، وہ ان کے سپرد کردی تھی۔ صرف آٹھ روپے ساڑھے چودہ آنے جو میری ذاتی پونجی تھی وہ اپنے پاس رہنے دیئے یہ میرا کل اثاثہ تھا۔ رات کو ہم نے شاہ گوٹ میں قیام کیا، مسلمانوں کا محلہ تھا۔ سڑک کے کنارے سوئے وہیں خوشی محمد نے قاضی سلمان منصور پوری مرحوم کی کتاب "رحمۃ للعالمین" کی پہلی جلد لاکر دی۔ میں نے اس جلد کا خاص طور پر وہ حصہ پڑھا جو صحابہ کرام کے اسلام لانے اور مصائب و آلام برداشت کرنے اور ثابت قدم رہنے سے متعلق تھا۔ تقریباً نوے صفحات تھے۔ رات کو گائے کا گوشت پکا کر کھایا اور اللہ تعالیٰ سے خوب دعائیں کیں۔ صبح سات بجے ہم شاہ کوٹ سے پیدل روانہ ہوگئے۔ راستے میں گنور میں ایک صاحب مولوی محمد حسینی صاحب سے ملاقات ہوئی۔ جب ان کو میرے عزائم معلوم ہوئے تو انہوں نے کہا کہ مسلمان ہونے کے بعد داڑھی رکھنی پڑے گی، میں نے کہا ضرور رکھوں گا۔

شام کو ساڑھے آٹھ بجے دہلی پہنچے۔ خوشی محمد مجھے مولوی عبدالوہاب متالی کے مدرسے میں لے گئے۔ اس وقت وہاں نماز عشاء ہو رہی تھی۔ نماز کے بعد خوشی محمد نے مولوی عبدالستار صاحب سے میرا تعارف کرایا اور مقصد بیان کیا کہ مجھے باقاعدہ مسلمان کرلیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ اب اسی طرح سلام و صحیح ترجمہ قرآن کریم سنانے کے بعد مسلمان کریں گے۔

میرے دل پر اس کا برا اثر ہوا کہ اس کام میں تاخیر نہیں ہونی چاہئے۔ میرا ارادہ بدل جاتا، بہرحال مجھے ایک رات اور غور کرنے کا موقع مل گیا۔ میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی مسلمانوں کے مختلف فرقوں میں اختلافات ہیں مجھے سب سے اقرب الی الحق فرقے کی طرف رہنمائی فرما۔ رات کو مجھے اطمینان ہوا کہ میں اہل حدیث مسلک کو اختیار کرلوں۔ ساتھ ہی میں نے دعا کی۔

"خدایا! میں بالکل کنارے پر کھڑا ہوں، مجھے حق کی روشنی دکھا" رات کو میں نے خواب دیکھا کہ ایک مجمع عام ہے۔ اس میں اسلام کی حقانیت پر مباحثہ و مناظرہ ہو رہا ہے جس میں اسلام پر تقریر کرنے والا شخص مظفر و منصور ہوا ہے، چنانچہ جب میں بیدار ہوا تو میرے دل کو سکون و اطمینان تھا اور میں نے سمجھ لیا کہ اسلام دین حق ہے۔

صبح اذان ہوئی تو میں نماز میں شریک ہوا۔ نماز کے بعد مولوی عبدالستار صاحب کا درس قرآن ہوا۔ اس کے بعد انہوں نے مجھے باقاعدہ مسلمان کیا اور میرے اسلام لانے کا اعلان عام ہوگیا۔ مولوی صاحب نے میرا نام عطاء اللہ تجویز کیا، جو ایک سال تک جاری رہا، مگر مجھے اپنا نام ارشاد اللہ پسند تھا، مگر جب میں نے حدیث میں پڑھا کہ اسلام میں پسندیدہ نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں تو میں نے اپنا نام عبدالرحمٰن رکھ لیا اور اب میں اسی نام سے مشہور ہوں۔ میری زندگی کا یہ عظیم واقعہ (قبول اسلام یا اعلان اسلام) ۳ اپریل ۱۹۳۳ء مطابق ذی الحجہ ۱۳۵۱ھ کو ہوا۔ واللہ یہدی من یشاء۔ میں نے جامع مسجد دہلی کے امام صاحب سے اپنے اسلام لانے کا سرٹیفکٹ حاصل کیا اور وہ سرٹیفکٹ خوشی محمد صاحب کو دیدیا، تاکہ ان پر کوئی مصیبت نہ پڑے۔ ساتھ ہی میں نے اپنے اہل خاندان کو بذریعہ ڈاک مطلع کردیا کہ بلا کسی جبر و اکراہ کے برضا و رغبت میں نے اسلام کو دین حق سمجھتے ہوئے قبول کیا ہے۔ اس میں کسی کی ترغیب و تحریص و تخویف کو مطلق دخل نہیں ہے۔ میرے اس فعل کا کوئی شخص محرک و ذمہ دار نہیں ہے۔ اس کے بعد یہ معاملہ ختم ہوگیا، البتہ میری بہن سودھا بی زوجہ لالہ کشوری لال ساکن کپورتھلہ نے جو اس وقت دہلی میں مقیم تھی، ضرور ہاتھ پاؤں مارے اس زمانہ میں اس نے تقریباً نو سو روپے خرچ کئے۔ مختلف اسکیمیں اور منصوبے بنائے، مجھے اغوا کرنا چاہا مگر سب بے سود ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے ہر موقع پر میری حفاظت اور مدد فرمائی۔

اب میں نے دہلی میں سکونت اختیار کرلی اور مدرسہ دارالکتاب والسنہ میں پڑھنے لگا۔ میرے اسلام لانے کے ایک سال آٹھ ماہ بعد میرے رشتے کی بات چیت ہوئی۔ مولوی عبدالستار دہلوی مرحوم کی بڑی پھوپھی کی پوتی اور چھوٹی پھوپھی کی نواسی کے ساتھ میری شادی ہوگئی۔

میں نے مسجد فتح پوری کے مدرسے میں بھی تعلیم حاصل کی۔ کچھ دنوں مدرسہ صدیقیہ میں بھی پڑھا۔ جب میں فارغ التحصیل ہوگیا تو مدرسہ دارالکتاب والسنہ میں باقاعدہ تدریس کا سلسلہ شروع کردیا۔ شروع شروع میں مجھے پڑھانے میں دقت ہوئی لہٰذا میں مولوی عبدالجلیل صاحب کے پاس سامرود

(ضلع سوات، پاکستان) چلا گیا۔ ان کے پاس میں نے پھر تمام کتابیں پڑھیں۔ اب مجھے اپنے اوپر اعتماد ہو گیا اور بالتراج خاطر پڑھانے لگا۔ چھ ماہ میں نے مدرسہ اوڈانوالہ (ضلع لائل پور، پاکستان) میں بھی پڑھایا۔ اس کے بعد میں دہلی آ گیا۔ دو سال تک میں پھر مدرسہ دارالکتاب والسنۃ میں پڑھاتا رہا۔ اس کے بعد میں نے دہلی میں مسجد نیم والی (پہاڑ گنج) میں اپنا مدرسہ محمدیہ قائم کر لیا اور کتابوں کی تجارت کا سلسلہ بھی شروع کر دیا۔ ستمبر ۱۹۴۷ء تک میرا یہی مشغلہ رہا۔

تقریباً چھ سال میں دہلی میں صحیفہ اہل حدیث کا منیجر رہا۔ مولوی محمد اسماعیل صاحب (گوجرانوالہ) اور میرے درمیان ایک بحث تقریباً آٹھ ماہ جاری رہی۔ بحث یہ تھی کہ مسلمان کو اپنے لئے بحیثیت مسلمان کیا کہنا چاہئے۔ مسلمان یا اہل حدیث؟ میں کہتا تھا کہ مسلمان کہنا چاہئے۔ مولوی محمد اسماعیل گوجرانوالہ کہتے تھے کہ اہل حدیث۔ شیخ عبید اللہ (شیخ الحدیث مدرسہ رحمانیہ، دہلی) حکم قرار پائے انہوں نے کہا کہ میں تو عبدالرحمن کی رائے سے متفق ہوں۔ میں نے شیخ عبید اللہ صاحب سے علم حدیث کا درس دینا سیکھا ہے۔ بخاری شریف اور ترمذی شریف کا درس شیخ عبید اللہ صاحب ہی سے مجھے مکملا ملا۔

قیام پاکستان کے بعد جب دہلی میں مسلمانوں کا قتل عام ہوا تو میں نے اپنے اہل وعیال کے ہمراہ پاکستان ہجرت کی اور ۷ نومبر ۱۹۴۷ء کو لاہور آ گیا۔ دس ماہ مغلپورہ میں رہا۔ پھر مدرسہ ڈھلانہ میں تدریسی خدمات انجام دیں۔ یہ سلسلہ ۲۸ فروری ۱۹۴۸ء تک رہا۔ اس کے بعد میں کراچی آ گیا اور جماعت اسلامی کراچی کا ناظم دفتر مقرر ہوا اور ایک مسجد میں بلا معاوضہ خطابت کے فرائض بھی انجام دیتا رہا۔ جماعت اسلامی کے بعض حضرات سے کچھ اختلاف ہو گیا لہٰذا میں نے جماعت اسلامی سے علاحدگی اختیار کر لی۔ میرے چار لڑکے (۱) عبدالمنان (۲) حبیب الرحمن (۳) خلیل الرحمن (۴) عبید الرحمن ہیں۔ اول الذکر جیالوجسٹ ہیں اور اس وقت امریکہ میں ہیں۔

(ہم کیوں مسلمان ہوئے؟ از ڈاکٹر عبدالغنی فاروق، ص ۱۳۲، ۱۳۰ تا دہلی ۱۹۸۹ء)

روحانی علاج کا ایک معتبر ادارہ

"ہاشمی روحانی مرکز"

بدھ کے دن روحانی خدمات کا سلسلہ جاری ہے۔ لاکھوں لوگ ہماری خدمات سے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔

ہمارا مکمل پتہ

ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند ضلع سہارنپور یوپی

فون نمبر: 224748_223377

اسرارِ غیبی

ایک صدری نسخہ برائے تسخیر عوام

مرحوم حکیم محمد افضل نے بیاض میں فرمایا ہے کہ خواہ وکیل ہو یا خطیب، ڈاکٹر ہو یا حکیم، ڈاکٹر وغیرہ جس کا عوام کے ساتھ تعلق ہو اور انہی سے فائدہ اٹھاتا ہو مگر بوجہ ہندش وغیرہ کا کام نہ چل رہا ہو اس کو چاہئے کہ اس عمل کو بعد از عشاء ۶۶ بار پڑھے۔ اول و آخر ۹ بار درود شریف لازم ہے۔

عمل یہ ہے۔ یَا نَقِیُّ اللّٰہُ اِزْرِنِیْ بِنَعِیْصٍ یَا تَانُوْخُ نیز وتر کی نماز سے پہلے ۷۰ بار پڑھے نیز بعد از نماز فجر ۱۱۰ بار یا صرف ۱۱ بار پڑھے۔ انشاء اللہ فتوحات کثیر ہوں گی۔ ترقی روزگار ہوں گی اور غیر متوقع انعامات دیدیئے اور تحائف لاتعداد وصول ہوں گے۔ چاہئے کہ ہر جمعرات کو کسی مسجد، کاظمی سید کی قبر پر فاتحہ اور نیاز دلا کر چراغ روشن کریں۔

اولاد کے لئے

اگر کوئی شخص اس دعا کو جمعرات کے دن دو رکعت نفل نماز پڑھنے کے بعد لکھ کر اپنی بیوی کو دے اور وہ اپنے پاس رکھے تو وہ عورت اسی مہینے میں حاملہ ہو گی اور جو کسی خشک درخت کے ساتھ باندھ دے تو وہ بھی خوب پھلے پھولے گی اور وہ دعا یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ھُوَ ھُوَ ھُوَ ھُوَ ھُوَ ھُوَ ھُوَ ھُوَ اللّٰہُ اللّٰہُ اللّٰہُ اللّٰہُ اللّٰہُ اللّٰہُ اللّٰہُ اللّٰہُ حَیٌّ حَیٌّ حَیٌّ حَیٌّ حَیٌّ حَیٌّ حَیٌّ قَیُّوْمٌ قَیُّوْمٌ قَیُّوْمٌ قَیُّوْمٌ قَیُّوْمٌ قَیُّوْمٌ قَیُّوْمٌ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

برائے ہر حاجت

اگر کوئی اس دعا کو سات دن تک ہر روز کاغذ پر لکھا کرے اور دریا میں ڈال دیا کرے تو جو نیت کرے گا وہ تمام بر آئے گی۔ وہ دعا یہ ہے۔

یَا خَنَّانُ یَا مَنَّانُ یَا سُلْطَانُ یَا غُفْرَانُ یَا بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ نیز اگر کوئی مشکل حل نہ ہوتی ہو تو یا کسی کام کا کرنا فوری طور پر مطلوب ہو تو ان اسماء الٰہی کو سات سو بار ایک نشست میں پڑھیں۔ انشاء اللہ شام تک مسئلہ حل ہونے کے آثار پیدا ہو جائیں گے۔ ہمارا اپنا کئی واقعہ کا تجربہ ہے۔

ادارہ

انکاؤنٹر

پتھر اور انسان کا تعلق شاید اتنا ہی قدیم ہے جتنا کہ انسانی ذہانت کی کہانی ... طویل عرصہ میں پتھر کبھی مادی افادیت کبھی روحانیت اور کبھی اپنی خوبصورتی ... باعث انسانی تہذیب کا ایک ناقابل فراموش حصہ رہے ہیں۔ انسان نے ... حفاظت اور شکار کے لئے سب سے پہلے پتھروں سے بنے ہتھیاروں کی ہی ... مدد حاصل کی۔ آگ سے روشناس کروانے کا سہرا بھی پتھروں کے ہاتھ ہی ... ہے۔ جہاں پتھر نے انسان کی حفاظت کا فریضہ انجام دیا۔ اس کو اپنے ... یعنی دیگر جانداروں پر غالب کیا۔ اس کو شکار کرنے کی صلاحیت دی ... پتھروں کے ذریعہ آگ جلا کر اس شکار کو پکا کر کھانے کی مہارت بھی دی۔ ... محفوظ کرنے اور پھیلانے کے لئے ایک عرصہ تک غاروں کے اندر پتھر ... استعمال ہوتے رہے۔

روحانی اور دنیوی ترقی کے ساتھ ساتھ انسان نے پتھروں کی مزید خصوصیات ... کھوج لگایا۔ ان کا استعمال انسانی خوبصورتی میں اضافہ، مال و دولت کے ... حصول، تجارت کے مقاصد اور روحانی اور جسمانی قوتوں کو طاقت دینے کے ... ساتھ دوسرے انسانوں کی جان لینے کے لئے بھی استعمال ہونے لگا۔

جواہرات

وہ پتھر جو عام پتھروں کی نسبت خاص خصوصیات کے حامل ہوتے ہیں ... خوش قسمتی یا حصول صحت یا روحانی اور طبی امور میں استعمال ہوتے ہیں عرف ... عام میں نگینے یا جواہرات کہلاتے ہیں۔ یہ جواہرات بلحاظ قیمت بھی مہنگے ہوتے ... ہیں، کمیاب، خوبصورت اور خاص کوالٹی کے جواہر عام آدمی ہی کیا بعض حالتوں ... میں اچھے خاصے دولت مندوں کی قوت خرید سے باہر ہوتے ہیں تاہم جواہرات ... کی ایک بڑی تعداد کی قیمت اتنی ہوتی ہے کہ عام آدمی بھی ان کو خرید سکتا ہے۔

پتھروں کی اقسام و قیمت

کوئی بھی پتھر ہو یہ ایک بڑا خاندان رکھتا ہے۔ انسانی ذاتوں کی طرح ... کے اندر تقسیم در تقسیم کا عمل ہوتا ہے، انسانی ذاتوں کی طرح پتھروں کی بھی ... قسمیں، اقسام ہوتی ہیں۔ درجہ اول کا یاقوت گوہر ہوتا ہے تاہم یاقوت ہی کی ... کمی کے بعض پتھر ایسے بھی مل جاتے ہیں جو عام آدمی بھی خرید سکتا ہے۔ اس ... بات سے یہ خیال نہ کریں کہ میں نقلی پتھروں کی بات کر رہا ہوں۔ بات ہے ... کوالٹی کی جو پتھر جس قدر صاف ستھرا ہوگا اس قدر اصلی قیمت کا حامل لیکن ایک کم صاف اور بلکی کوالٹی کا پتھر بھی قیمت میں مل سکتا ہے۔ یوں قدرت کی اس نعمت سے امیر اور غریب دونوں حسب منشاء فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ یعنی یاقوت آپ کو دو ہزار کا بھی مل جائے گا اور دو سو کا بھی۔ نیلم آپ کو ایک ایک سو کا بھی مل جائے گا اور ایک لاکھ کا بھی۔

نقلی اور اصلی پتھر

پتھر ہمیشہ اصلی لینا چاہئے۔ گو نقلی پتھر ہمیشہ سے ہی بنتے چلے آرہے ہیں لیکن آج کل جدید سائنس کی بدولت نقل کے کام نے بہت ترقی کر لی ہے۔ اصل سے بہتر شکل دستیاب ہے جو قیمت میں بھی کم ملتا ہے تاہم میرا مشورہ یہ ہے کہ ان نقلی پتھروں کے استعمال سے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا جا سکتا۔ سو زیادہ پیسے نہیں ہیں تو سستا پتھر خرید لیں لیکن ہو اصل۔ اگر اصل ہوگا تو اس کا فائدہ ہوگا ورنہ نہیں۔ نقلی پتھر ایسا ہی ہے جیسے آپ نے رنگ دار شیشہ یا پلاسٹک پہن رکھا ہو۔

پتھر معلوم کرنے کے تین طریقے

پہلا طریقہ : ذیل میں جدول نمبر ایک سے کوئی بھی فرد اپنی تاریخ پیدائش کے مطابق اپنا برج معلوم کر سکتا ہے۔ برج معلوم ہونے کے بعد جدول نمبر ۲ سے اپنا منسوبی خوش قسمتی کا پتھر معلوم کر لیں۔

دوسرا طریقہ : آپ کے نام کا جو پہلا حرف ہے، دیکھیں۔ جدول نمبر ۳ اس کے آگے کونسا برج تحریر ہے بس اس برج سے منسوب پتھر جدول نمبر ۲ سے معلوم کر کے حسب منشاء پتھر کا استعمال میں لا سکتے ہیں۔

تیسرا طریقہ : مثلاً کسی فرد کے عدد کے حساب سے پتھر کا انتخاب کیا جاتا ہے۔ ذیل میں ہر عدد سے منسوب پتھر تحریر کیا گیا ہے۔ یعنی آپ کی تاریخ پیدائش کا جو مفرد عدد بنتا ہو اس کے مطابق جدول نمبر ۲ سے خوش قسمتی کے پتھر کا انتخاب کر سکتے ہیں۔ (مفرد عدد سے مراد یہ ہے کہ اگر آپ کی تاریخ پیدائش ۹ سے بڑی ہو۔ بطور مثال دیکھیں ۲۵ ہو تو ان دونوں اعداد کو باہم جمع کر لیں یعنی ۷ = ۵ + ۲ - تاریخ کے دونوں اعداد کو جمع کرنے سے عدد خالص ہوا ۷، بس اس سے منسوب پتھر آپ کے لئے بہتر ہوگا۔)

جدول نمبر ایک

نمبر شمار	بروج	عرصہ حکومت	حاکم کوکب
۱	حمل	۲۱ر مارچ تا ۲۱ر اپریل	مریخ
۲	ثور	۲۱ر اپریل تا ۲۱ر مئی	زہرہ
۳	جوزا	۲۱ر مئی تا ۲۱ر جون	عطارد
۴	سرطان	۲۲ر جون تا ۲۲ر جولائی	قمر
۵	اسد	۲۳ر جولائی تا ۲۳ر اگست	شمس
۶	سنبلہ	۲۳ر اگست تا ۲۳ر ستمبر	عطارد
۷	میزان	۲۳ر ستمبر تا ۲۲ر اکتوبر	زہرہ
۸	عقرب	۲۳ر اکتوبر تا ۲۳ر نومبر	پلوٹو مریخ
۹	قوس	۲۰ر نومبر تا ۲۱ر دسمبر	مشتری
۱۰	جدی	۲۱ر دسمبر تا ۲۰ر جنوری	زحل
۱۱	دلو	۲۱ر جنوری تا ۱۸ر فروری	زحل، یورانس
۱۲	حوت	۱۹ر فروری تا ۲۰ر مارچ	مشتری نیپچون

جدول نمبر ۲

بروج	منسوبی حروف
حمل	ا، ل، ع ی
ثور	ب، و
جوزا	ک، ق
سرطان	ح، ھ
اسد	م
سنبلہ	پ، غ
میزان	ر، ت، ط
عقرب	ظ، ذ، ض، ز، ن
قوس	ف
جدی	ج، خ، گ
دلو	س، ش، ص، ث
حوت	د، چ

جدول نمبر ۳

عدد	منسوبی پتھر
۱	یاقوت
۲	موتی
۳	پکھراج
۴	ہیرا
۵	زمرد
۶	فیروزہ
۷	عقیق یمنی
۸	نیلم
۹	گارنٹ

جدول نمبر ۴

بروج	منسوبی جواہر
حمل	مرجان، عقیق یمنی، اوپل، یاقوت
ثور	ہیرا، ورنجف، مرجان، مرخ، موتی
جوزا	زمرد، زبرجد، پکھراج
سرطان	موتی، پکھراج زرد، عقیق زرد، لہسنیہ، نیلم
اسد	یاقوت، عقیق، مرجان، نیلم
سنبلہ	لاجورد، عقیق زرد، زبرجد، اوپل
میزان	ہیرا، سنگ دودھیا، پکھراج، ورنجف، لہسنیہ، مرجان
عقرب	مرجان، عقیق، مرخ، یاقوت، ہیرا
قوس	پکھراج زرد، زمرد، فیروزہ، لہسنیہ
جدی	نیلم، گاؤمیدک، عقیق یمنی، موتی، ورنجف
دلو	نیلم، عقیق یمنی
حوت	پکھراج سفید، ورنجف، لاجورد

پتھروں کا عمومی استعمال کا طریقہ

جب بھی کوئی پتھر استعمال میں لائیں یہ یقین کرلیں کہ اصل ہے۔ اس پتھر کے استعمال سے پہلے اناج یا مرغی بطور صدقہ ضرور دیں۔ صدقہ اگر اپنے نام یا ورج کی مناسبت سے دیں تو بہتر ہے ورنہ پتھر کی مناسبت سے صدقہ دیں۔ اس سلسلے میں مزید معلومات اور اصلی پتھروں کے حصول کے لئے آپ ہمارے پتے پر رابطہ کرسکتے ہیں۔

ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند (یوپی)
پن کوڈ: ۲۴۷۵۵۴
موبائل نمبر: 09997564404 - 09897648829

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ

کلیم چغتائی

جندب نے چھوٹی سی سیاہ مشک پانی سے بھر کر پشت پر رکھ لی، زنبیل میں کچھ پھل ڈالے اور بھائی کو الوداع کہا۔

وہ تن تنہا حجاز کے صحراؤں میں سفر کر کے مکہ مکرمہ جا رہے تھے۔ سفر تمام ہوا، منزل سامنے تھی، لیکن جندب یہاں بالکل اجنبی تھے، کوئی جان پہچان والا ہوتا تو اس کے گھر قیام کرتے، لیکن یہاں کس سے بات کرتے۔ چنانچہ حرم پاک ہی میں ایک جانب پڑ رہے، وہ سوچ رہے تھے کہ وہ یہاں جس مقصد کے تحت آئے تھے، وہ کس طرح پورا ہو سکتا ہے۔ مکہ مکرمہ سے آنے والا جو مسافر ان سے ملا تھا اس نے بتایا تھا کہ قبیلہ قریش کے ممتاز خاندان کا ایک شخص یہاں موجود ہے، جو کہتا ہے کہ اللہ نے اپنا کلام اس پر نازل فرمایا ہے۔

جندب اپنے ساتھ جو پھل لائے تھے، وہ ختم ہو چکے تھے اور زمزم کے پانی پر گزارہ ہو رہا تھا۔ ایک رات حرم پاک میں ایک جانب لیٹے ہوئے تھے اور دو عورتیں "یا اساف" "یا نائلہ" کہہ کر دعائیں مانگ رہی تھیں۔ اساف اور نائلہ کے متعلق مشہور تھا کہ یمن کے رہنے والے تھے۔ دونوں ایک دوسرے کی محبت میں مبتلا ہوئے اور حرم پاک میں بدکاری کے مرتکب ہوئے جس کے نتیجے میں ان پر خدا کا غضب نازل ہوا اور وہ دونوں پتھر کے ہو گئے۔ عربوں نے غضب یہ کیا کہ ان پتھر کے بتوں کی پوجا شروع کر دی اور انہیں کعبہ اور چاہ زمزم پر نصب کر دیا گیا۔

عورتیں اساف اور نائلہ سے دعائیں مانگ رہی تھیں اور جندب لیٹے سن رہے تھے، آخر ان سے رہا نہ گیا اور انہوں نے طنز سے کہا۔ "ایک کا دوسرے سے نکاح کر دو۔"

عورتیں یہ آواز سن کر چونک گئیں۔ اساف اور نائلہ کے متعلق ایسی بات؟ جن کا وقت ہوتا تو کسی کو مدد کے لئے پکارتیں، لیکن اس وقت کس کو بلاتیں۔ وہ تیزی سے جلدی سے حرم پاک سے نکل گئیں۔ سامنے ایک پہاڑی تھی اس پر چڑھنے لگیں، سامنے سے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رفیق ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تشریف لا رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا۔ "کیا ہے؟" عورتوں نے کہا۔ "کیا بتائیں، سامنے کعبہ میں پڑا ہوا ہے۔" دریافت کیا۔ "وہ کیا کہتا ہے۔" جواب ملا۔ "بس بری بات بک رہا ہے۔" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم حرم پاک آئے، نوجوان جندب سے ملے لیکن اس موضوع پر تفصیل بات نہیں کی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نوجوان کو اپنے گھر لے گئے۔ طائف کی

طرف سے آنے والے مسافر نے بتایا تھا کہ قبیلہ قریش کے ممتاز خاندان کا ایک شخص یہاں موجود ہے، جو کہتا ہے کہ اللہ نے اپنا کلام اس پر نازل فرمایا ہے۔

جندب اپنے ساتھ جو پھل لائے تھے، وہ ختم ہو چکے تھے اور زمزم کے پانی پر گزارہ ہو رہا تھا۔ ایک رات حرم پاک میں ایک جانب لیٹے ہوئے تھے اور دو عورتیں "یا اساف" "یا نائلہ" کہہ کر دعائیں مانگ رہی تھیں۔ اساف اور نائلہ کے متعلق مشہور تھا کہ یمن کے رہنے والے تھے۔ دونوں ایک دوسرے کی محبت میں مبتلا ہوئے اور حرم پاک میں بدکاری کے مرتکب ہوئے جس کے نتیجے میں ان پر خدا کا غضب نازل ہوا اور وہ دونوں پتھر کے ہو گئے۔ عربوں نے غضب یہ کیا کہ ان پتھر کے بتوں کی پوجا شروع کر دی اور انہیں کعبہ اور چاہ زمزم پر نصب کر دیا گیا۔

عورتیں اساف اور نائلہ سے دعائیں مانگ رہی تھیں اور جندب لیٹے سن رہے تھے، آخر ان سے رہا نہ گیا اور انہوں نے طنز سے کہا۔ "ایک کا دوسرے سے نکاح کر دو۔"

عورتیں یہ آواز سن کر چونک گئیں۔ اساف اور نائلہ کے متعلق ایسی بات؟ جن کا وقت ہوتا تو کسی کو مدد کے لئے پکارتیں، لیکن اس وقت کس کو بلاتیں۔ وہ تیزی سے جلدی سے حرم پاک سے نکل گئیں۔ سامنے ایک پہاڑی تھی اس پر چڑھنے لگیں، سامنے سے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رفیق ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تشریف لا رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا۔ "کیا ہے؟" عورتوں نے کہا۔ "کیا بتائیں، سامنے کعبہ میں پڑا ہوا ہے۔" دریافت کیا۔ "وہ کیا کہتا ہے۔" جواب ملا۔ "بس بری بات بک رہا ہے۔" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم حرم پاک آئے، نوجوان جندب سے ملے لیکن اس موضوع پر تفصیل بات نہیں کی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نوجوان کو اپنے گھر لے گئے۔ طائف کی

نشستیں پیش کیں۔ صبح ہوئی جندب حرم پاک آ گئے۔ رات ہوئی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ آپ اس نوجوان کو پہلے بھی دیکھ چکے تھے۔ رہا نہ گیا پوچھ بیٹھے۔ "آپ یہاں کس ضرورت کے تحت آئے ہیں۔؟"

جندب کہنے لگے۔ "میں نے سنا تھا کہ مکہ میں ایک شخص ہے جو کہتا ہے کہ میں نبی ہوں۔" حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خوش ہو کر فرمایا۔

یہ بالکل سچ ہے کہ وہ اللہ کے پیغمبر ہیں، صبح آپ میرے ساتھ چلیں راستے میں اگر کوئی ایسا واقعہ ہو جس میں خطرہ محسوس ہو تو میں بہانے سے رک جاؤں گا پھر میں جدھر جاؤں چلے آیئے گا۔"

صبح ہوئی تو حضرت علیؓ نوجوان کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوجوان کے سامنے کلام پاک کی تلاوت فرمائی، ادھر تلاوت ختم ہوئی ادھر نوجوان جندب نے کلمہ شہادت پڑھ لیا اور روئے زمین پر پانچویں مسلمان کا اضافہ ہو گیا۔

یہ نوجوان تھے۔ حضرت ابوذر غفاریؓ جو تقویٰ اور پرہیزگاری کی روشن علامت ہیں۔ آپ کا تعلق قبیلہ غفار سے ہے، اس نسبت سے غفاری کہلاتے ہیں۔ جندب آپ کا نام اور ابوذر کنیت ہے۔ آپ کا قبیلہ غفار اس راستے پر آباد تھا جس کے ذریعہ تجارتی قافلے مکہ مکرمہ سے پہاڑی دروں اور ریگستانوں سے ہوتے ہوئے شام و فلسطین کی سمت جایا کرتے تھے۔ قبیلہ غفار تجارتی قافلوں کی لوٹ مار میں حصہ لیتا، لیکن آپ کی فطرت سلیم نے اس کام کو پسند نہ کیا، منہ ہی آپ بتوں کے آگے سر جھکانے اور ان سے مرادیں مانگنے پر مطمئن ہوئے۔ آپ کا دل کہتا تھا کہ اس بیکراں کائنات، اس روشن اور گرم سورج، ان چمکیلے ستاروں، ان تپتے صحراؤں اور ان بلند و بالا پہاڑوں کا کوئی ایک خالق ہے۔

اسی اثناء میں آپ کو خبر ملی کہ مکہ مکرمہ میں کوئی صاحب ایسے ہیں جو خود کو اللہ کا نبی کہتے ہیں۔ آپ نے پہلے اپنے بھائی انیس کو معلومات حاصل کرنے کے لئے مکہ روانہ کیا۔ ادھر انیس روانہ ہوئے ادھر ابوذر غفاری انتظار کی گھڑیاں گننے لگے۔ بعد میں آپ اس وقت کی کیفیت بتاتے ہیں کہ "انیس نے بہت دیر لگائی تھی۔" انیس واپس آئے تو انہوں نے بتایا کہ مکہ مکرمہ میں جو صاحب خود کو اللہ کا نبی کہتے ہیں وہ اچھی عادتوں کی تعلیم دیتے ہیں، لوگ انہیں شاعر اور کاہن کہتے ہیں، لیکن میں نے شعر کے وزن پر اس شخص کے کلام کو خوب پرکھا۔ شعر تو وہ یقیناً نہیں ہیں، رہا کاہن تو میں سیکڑوں کاہنوں سے ملا ہوں۔ اس شخص

کے کلام کو کاہنوں کی گفتگو سے کوئی واسطہ نہیں۔" حضرت ابوذرؓ بھائی کی زبانی یہ بات سن کر بہت خوش ہوئے اور خود کہ کر مرحبا جانے کا ارادہ کر لیا۔

رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوذرؓ سے فرمایا۔ "میں کھجوروں والی سرزمین کی طرف متوجہ کیا گیا ہوں۔ میں اسے مدینہ کے سوا کسی شہر کو خیال نہیں کرتا تو کیا تم اپنی قوم کو میری جانب سے تبلیغ کر سکتے ہو؟ ممکن ہے اللہ انہیں تم سے نفع پہنچائے اور تمہیں اجر دے۔"

حضرت ابوذر غفاری کہہ اٹھے۔! "جب تک میں مسجد حرام میں بلند آواز سے اپنے اسلام لانے کا اعلان نہ کر دوں، میں نہیں جا سکتا۔" ایمان کی کیا قوت ہے جو ایک نوجوان کو تن تنہا ہزاروں افراد کے سامنے سینہ سپر کر دیتی ہے، فوراً حرم پاک گئے اور بلند آواز میں کلمہ شہادت پڑھ دیا۔

قریش بھلا اس بات کو کیسے گوارہ کر سکتے تھے کہ حرم پاک میں "نئے" دین کی بات کی جائے۔ فوراً زبردست سے لوگ آپؓ پر پل پڑے۔ لاتوں گھونسوں، لکڑیوں سے مارنا پیٹنا شروع کر دیا۔ اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت عباسؓ وہاں سے گزرے جو ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے، لیکن آپؓ نے مداخلت کی اور قریش والوں سے کہا۔ "ارے کیا کرتے ہو، یہ قبیلہ غفار کا آدمی ہے، جدھر سے تمہارے تجارتی قافلے گزرتے ہیں، تمہاری تجارت بند ہو کر رہ جائے گی۔"

تجارت بند ہونے کے خوف سے لوگ رک گئے۔ دوسرے دن حضرت ابوذرؓ پھر حرم پاک پہنچے اور کلمہ شہادت پڑھنا شروع کر دیا۔ ایک بار پھر آپؓ کو اللہ سے واحد معبود ہونے کی شہادت دینے کی پاداش میں زدوکوب کیا جانے لگا۔ حضرت عباسؓ پھر تشریف لائے اور بیچ بچاؤ کراتے ہوئے قریش کو ڈانٹا کہ "کیا تمہارا ارادہ ہے کہ قریش کے قافلے لوٹ لئے جائیں۔"

حضرت ابوذر حرم پاک میں اپنے "مسلمان ہو جانے کا بے باکانہ اظہار کر چکے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت کے مطابق اپنے گھر پہنچے۔ بھائی آپؓ کی باتوں سے اس قدر متاثر ہوئے کہ وہ بھی ایمان لے آئے پھر آپ کی والدہ نے بھی اسلام قبول کر لیا۔

اب حضرت ابوذرؓ نے اپنے قبیلے والوں کی طرف توجہ کی، قبیلے والے جمع تھے۔ سردار خفاف بن ایماء کے پاس جا کر بیٹھے اور کہنے لگے۔ "مکہ میں ایک نبی کا ظہور ہوا ہے وہ اس صاف آسمان، وسیع زمین اور چمکدار ستاروں کے خالق کی طرف دعوت دیتا ہے۔"

شور مچ گیا۔ "ابوذر گمراہ ہو گیا، ابوذر گمراہ ہو گیا۔" سردار نے کہا۔ "ٹھہرو ذرا اسے بات تو پوری کرنے دو۔"

حضرت ابوذرؓ نے بڑے موثر انداز میں اپنی بات بیان کی۔ فرمایا۔ "ایک دن میں نجم کے بت کے پاس آیا۔ بڑی اکساری کے ساتھ اس پر دودھ کی نذر چڑھائی، واپس ہونے لگا تو میری حیرت کی انتہا نہ رہی کہ ایک کتا پی رہا ہے اور معبود خاموش کھڑا ہے، وہ اسے مقدس دودھ سے نہ روک سکا۔ اس نے نہ صرف معبود کی نذر ہڑپ کر لی بلکہ پاؤں اٹھا کر اس پر پیشاب بھی کر دیا۔ یہ ہے تمہاری طاقت، عزت، جلال اور اس کی سلطنت۔"

یہ بات سن کر سب نے گردنیں جھکا لیں۔ ان کے پاس کوئی جواب نہ تھا۔ حضرت ابوذرؓ کی تبلیغ سے سردار خفاف مسلمان ہو گئے، کئی اور افراد اسلام کی دعوت پر لبیک کہا اور جو باقی بچے انہوں نے کہا کہ جب رسول اللہ علیہ وسلم یہاں آئیں گے تو ہم مسلمان ہو جائیں گے۔

حضرت ابوذرؓ تبلیغ دین میں مصروف رہے، ادھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہجرت اور پھر جنگ کا حکم ملا۔ غزوہ بدر واحد کے معرکے پیش آئے حتیٰ کہ غزوہ خندق بھی ہوئی، جس میں اللہ کی قدرت سے کفار کو سخت آندھی اٹھا کر پسپا ہونا پڑا۔ تب قبیلہ غفار کے بقیہ لوگوں نے بھی ایمان لانے کی خواہش ظاہر کی۔ پڑوس کے قبیلے اسلم والے بھی تیار ہو گئے۔

۶ھ کے ابتدائی مہینوں میں حضرت ابوذرؓ مدینہ تشریف لائے۔ آنحضرت سے ملے۔ آپ نے دعا فرمائی۔ اللہ غفار کی مغفرت کرے اور اسلم کو سلامت رکھے۔"

غزوہ خندق کے بعد حضرت ابوذرؓ تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ حضرت ابوذرؓ علم حاصل کرنے کے بڑے شائق تھے۔ آپؓ فرماتے ہیں میں حضور اکرم صلی اللہ سے پوچھا کرتا تھا اور پوچھنے میں شدید تھا۔

حضرت عمرؓ آپؓ کو علم میں حضرت عبداللہؓ بن مسعود کے برابر سمجھتے تھے۔ آپؓ کی بیان کردہ احادیث کی تعداد ۲۸۱ ہے۔ حضرت انس بن مالکؓ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے آپؓ کے علم سے استفادہ کیا ہے۔ آپؓ نے جو کچھ علم حاصل کیا۔ آپؓ اس کی چلتی پھرتی تفسیر تھے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آپؓ کو بے حد عزیز رکھتے تھے۔ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال سے قبل سخت بیمار ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوذرؓ کو بلوایا۔ حضرت ابوذرؓ پہنچے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ بڑھا کر اپنے سینہ مبارک سے چمٹا لیا۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس درجہ عقیدت تھی کہ جب بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر فرماتے تو حبیبی، خلیلی (میرے محبوب، میرے دوست) کے الفاظ سے یاد کرتے تھے۔ جس بات کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم دی مرتے دم تک اس پر عمل پیرا رہے۔ ایک بار حضرت ابوذرؓ تنگ دستی سے پریشان ہو کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے خواہش ظاہر کی کہ مجھے کسی صوبے کا حاکم (گورنر) بنا دیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوذرؓ میں تمہیں کمزور پاتا ہوں، میں تمہارے لئے اسی بات کو پسند کرتا ہوں جو مجھے اپنے لئے پسند ہے۔

تم ہرگز دو آدمیوں کے امیر نہ بننا۔"

آپ کی نصیحت کا یہ اثر ہوا کہ اس کے بعد حضرت ابوذرؓ نے کبھی کوئی عہدہ قبول نہ کیا۔ ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپؓ سے فرمایا۔ "کیا تم ایسی بات پر بیعت کرو گے جس کے بعد تمہارے لئے صرف جنت ہو۔" کہنے لگے۔ "جی ہاں" اور اپنے دونوں ہاتھ پھیلا دیئے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "تم کسی سے کچھ نہیں مانگو گے۔" حضرت ابوذرؓ نے کہا۔ "بہت بہتر۔" حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "حتیٰ کہ وہ کوڑا بھی نہیں جو تمہارے گھوڑے سے گر پڑے، بلکہ تم اتر اور خود اٹھاؤ۔" اس کے بعد آپ کا حال یہ تھا کہ آپؓ نے کبھی کسی سے کچھ نہ مانگا۔ ۶۳۴ء میں سلطنت روم نے ملک شام میں بہت بڑی فوج جمع کر دی تھی۔ یہ بڑا فیصلہ کن لمحہ تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان جہاد کر دیا تھا، سخت گرمی کا موسم، کھجور کی فصلیں پک کر تیار تھیں۔ روم جیسی بڑی طاقت سے ٹکر لینے کا معاملہ، سچے اور مخلص مسلمان تو جہاد میں حصہ لینے کے لئے بے تاب تھے اور منافق طرح طرح کے عذر کر کے رخصت طلب کر رہے تھے۔ بالآخر مسلمانوں کا لشکر غزوہ تبوک میں حصہ لینے کے لئے روانہ ہوا۔ ابوذرؓ کا اونٹ ذرا سست رفتار تھا وہ لشکر سے پیچھے رہ گیا۔ شور مچ گیا۔ "ابوذرؓ رہ گئے۔ ابوذرؓ رہ گئے۔" آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "تو اللہ سے خود تم لوگوں سے ملا دے گا۔"

ادھر ابوذرؓ نے بڑی کوشش کی کہ اونٹ تیز چلے لیکن لشکر اسلام کو پکڑ نہ سکے۔ بیتاب ہو کر اونٹ سے اتر پڑے، کچھ سامان جو اٹھا سکے اٹھایا اور دوڑنا شروع کر دیا۔

قافلے والوں نے دور سے دیکھا کوئی شخص دوڑتا چلا آ رہا ہے۔ ہر طرف صدائیں لگنے لگیں۔ کوئی آ رہا ہے، کوئی آ رہا ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "ابوذر ہی ہو، ابوذر ہی ہو۔"

تھوڑی دیر بعد قافلے میں شور مچ رہا تھا۔ "ابوذرؓ ہی ہیں۔"

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "اللہ ابوذرؓ پر رحمت فرمائے، وہ تنہا چلے گا، تنہا مرے گا اور تنہا ہی روز قیامت اٹھایا جائے گا۔"

حضرت عثمانؓ کے عہد میں پے در پے فتوحات ہوئیں لوگ آرام و آسائش کی طرف مائل ہوئے لیکن حضرت ابوذرؓ بدستور سادہ زندگی بسر کرتے رہے اور عیش و آرام کے اسباب پر تنقید کرتے رہے۔ یہ تنقید اس قدر بڑھی کہ حضرت عثمانؓ نے آپؓ کو مدینہ بلا کر فرمایا کہ آپؓ میرے پاس رہئے۔ لیکن آپؓ مدینہ کے قریب ایک گاؤں "ربذہ" جا کر رہنے لگے۔

ایک دن حضرت ابوہریرہؓ جوان دنوں بحرین کے حاکم تھے، آئے تو محبت سے حضرت ابوذرؓ کے گلے لگ گئے لیکن آپؓ انہیں دھکے دے کر چھڑانے لگے پھر حضرت ابوذرؓ نے حضرت ابوہریرہؓ سے پوچھا۔ "آپ کسی صوبہ کے عامل مقرر ہوئے ہیں؟" حضرت ابوہریرہؓ نے اقرار کیا۔ پوچھا "کوئی مکان بنوایا؟ کوئی زمین حاصل کی؟ اونٹوں اور بکریوں کے ریوڑ کے مالک ہوئے؟" حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا۔ "نہیں" خوش ہو کر گلے لگا لیا فرمایا۔ "ہاں؟ تم میرے بھائی ہو۔"

حق گوئی حضرت ابوذرؓ کا شعار تھی۔ خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "آسمان کے نیچے اور زمین کے اوپر ابوذرؓ سے زیادہ سچا کوئی نہیں۔" (ترمذی) اور حضرت ابوذرؓ نے فرمایا، اگر ابوذرؓ کی رگ گلو پر تلوار رکھ دی جائے اور کسی سچی بات کی تبلیغ اس سے رہ گئی ہو تب بھی وہ اسے نافذ کر کے رہے گا۔"

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک کے موقع پر فرمایا تھا۔ "ابوذر تنہا چلتا ہے، تنہا مرے گا اور تنہا ہی روز قیامت اٹھایا جائے گا۔"

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اس پیش گوئی کے پورا ہونے کا وقت آ پہنچا تھا ۳۲ھ میں حج کا زمانہ تھا۔ گاؤں "ربذہ" میں جہاں حضرت ابوذرؓ اپنی زندگی کے آخری ایام میں رہ رہے تھے، اول تو آبادی تھی بہت تھوڑی، پھر سب لوگ حج کے لئے چلے گئے، حضرت ابوذرؓ شدید بیمار ہونے کی وجہ سے نہ جا سکے۔ اہلیہ محترمہ پریشان تھیں۔ حضرت ابوذرؓ نے اطمینان سے کہا۔ "حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سمیت کچھ افراد سے فرمایا تھا۔ "تم میں سے ایک صحرا میں مرے گا اور اس کی موت کے وقت وہاں مسلمانوں کی ایک جماعت پہنچ جائے گی۔" ان افراد میں سے میرے سوا، سب کے سب آبادی میں انتقال کر چکے ہیں۔ تم جا کر دیکھو کوئی آتا ہوگا۔" اہلیہ نے پریشان ہو کر کہا۔ "اب تو حج جا چکے ہیں۔" آپؓ نے اصرار کیا۔ "نہیں تم جا کر دیکھو تو سہی" اب حال یہ تھا کہ اہلیہ محترمہ دوڑ دوڑ کر ٹیلے پر چڑھ کر دیکھتی تھیں پھر بھاگتی ہوئی شوہر کے پاس عیادت کے لئے آتی تھیں، حتیٰ کہ دور سے کچھ سوار آتے دکھائی دیئے۔

سوار قریب پہنچے تو حضرت ابوذرؓ کی اہلیہ نے ان سے کہا۔ "ایک مسلمان مر رہا ہے اس کے دفن کا سامان کرو۔" کسی نے پوچھا۔ "وہ کون ہے" آپ نے بتایا ابوذرؓ صحابی رسول، شور مچ گیا۔ لوگ اونٹوں سے کود پڑے اور حضرت ابوذرؓ کے خیمے کی طرف دوڑے۔

حضرت ابوذرؓ نے آوازیں سنیں تو بیوی سے کہا۔ گھر میں مہمان آ رہے ہیں ایک بکری ذبح کر لو اور آگ پر چڑھا دو، جب میری تدفین ہو جائے تو ان سے کہنا کہ ابوذر نے آپ لوگوں کو خدا کی قسم دی ہے، جب تک کھانا نہ کھا لیں سواریوں پر سوار نہ ہوں۔"

مسلمانوں کی جماعت خیمے میں پہنچی تو فرمایا۔ "اے کاش میرے پاس اتنے کپڑے ہوتے کہ میں اس سے اپنا کفن بنا لیتا۔ میری وصیت یہ ہے کہ مجھے جو بھی کفن دے وہ حکومت کا اہلکار نہ ہو۔"

اتفاق یہ ہوا کہ مسلمانوں کی اس جماعت میں جو آپ تک پہنچی تھی جتنے

بھی افراد تھے وہ سب کسی نہ کسی سرکاری عہدے پر فائز تھے۔ صرف ایک انصاری نوجوان ایسا تھا جو سرکاری اہلکار نہ تھا۔ اس نے اپنے پاس موجود چادریں پیش کردیں۔ ذی الحجہ کی آٹھ تاریخ تھی، ہجرت کے ۳۲ ویں سال ۱۰ جولائی ۶۵۳ء کو صحابی رسول حضرت ابوذر غفاریؓ نے دائی اجل کو لبیک کہا۔ اس دوران حضرت عبداللہ بن مسعود اونٹ پر وہاں سے گزرے آپ کوفہ سے عمرہ کا احرام باندھے آرہے تھے۔ لوگوں نے روک کر کہا۔ "ابوذر صحابی رسول کی تدفین میں مدد کیجئے۔" یہ سننا تھا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود نے تیج باری اور کہنے لگے "حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا تھا۔ ابوذر تنہا چلتا ہے، تنہا مرے گا، اور تنہا ہی اٹھایا جائے گا۔"

اس طرح قادر مطلق نے اس صحرا میں اپنے پیارے بندے کی تدفین میں حصہ لینے کے لئے مسلمانوں کی ایک جماعت بھیجی۔ نماز جنازہ، حضرت عبداللہ بن مسعود نے پڑھائی اور تقویٰ کے اس پیکر کو اسی صحرا میں سپرد خاک کردیا گیا۔

طلسماتی موم بتی

ہاشمی روحانی مرکز کی عظیم الشان روحانی پیشکش

آج کل گھر گھر میں جنات نے اپنا ڈیرہ جمارکھا ہے، اور اللہ کے کروڑوں بندے ان کی موجودگی سے پریشان ہیں، جنات کے علاوہ کرنی کرتوت سے بھی گھروں میں نحوست بکھری ہوتی ہے، ان اثرات کو بآسانی دفع کرنے کے لئے

ہاشمی روحانی مرکز

نے ایک موم بتی تیار کی ہے، جو اس دور کی ایک لاجواب روحانی پیش کش ہے، جو لوگ جنات کی موجودگی سے پریشان ہیں وہ اس موم بتی کے طلسماتی اثرات سے فائدہ اٹھائیں۔

قیمت فی موم بتی -/40 روپے

ہر جگہ ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ فوراً رابطہ قائم کریں۔ ایجنسی کی شرائط خط لکھ کر فوراً طلب کریں۔

اعلان کنندہ: ہاشمی روحانی مرکز

محلہ ابوالمعالی دیوبند یوپی 247554

مجرب عمل برائے بخت کشائی

بروز اتوار بعد طلوع شمس صبح اول و آخر سات مرتبہ درود شریف پڑھیں بعد ازیں دعا سلاتی امام زمانہ سات مرتبہ اس طرح پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰھُمَّ کُنْ لِوَلِیِّکَ الْحُجَّۃِ ابْنِ الْحَسَنِ صَلَوٰتُکَ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰبَائِہٖ فِیْ ھٰذِہِ السَّاعَۃِ وَفِیْ کُلِّ سَاعَۃٍ وَّلِیًّا وَّحَافِظًا وَّقَائِدًا وَّنَاصِرًا وَّدَلِیْلًا وَّعَیْنًا حَتّٰی تُسْکِنَہٗ اَرْضَکَ طَوْعًا وَّتُمَتِّعَہٗ فِیْھَا طَوِیْلًا پھر قرآن پاک کی سورۃ احزاب پارہ نمبر ۲۲ رکوع ۱ بغیر اعراب (یعنی زبر وزیر و پیش کے بغیر) سرخ روشنائی سے تلھیں اور کسی محفوظ جگہ مٹی کے خالی گھڑے، گھڑی میں رکھ دیں۔ اس عمل کا گھر کے علاوہ کسی اور کو علم نہ ہو۔ انشاء اللہ ہفتہ یا جمعہ دن کے بعد اللہ تعالیٰ کے کرم سے کسی اچھی جگہ رشتہ طے پا جائے گا۔ مقصد میں کامیابی کے بعد یہ لکھی ہوئی سورۃ کسی اور مومنہ کے بھی کام آسکتی ہے نہیں تو اس سورۃ کو مٹی کے برتن سمیت دریا یا نہر میں بہادیں۔

ضمیر

ہر انسان کے اندر اللہ تعالیٰ نے ضمیر (نفس لوامہ) کی ایک چیز رکھ دی ہے۔ جو اسے ہر مقام پر ٹوکتی ہے۔ جب وہ برائی کرنے والا ہو، کر رہا ہو یا کر چکا ہو، اس ضمیر کو انسان خواہ کتنی تھپکیاں دے کر سلائے اور اس کو بے حس بنانے کی چاہے جتنی کوشش کرلے لیکن وہ اسے بالکل فنا کردینے پر قادر نہیں ہے۔ وہ دنیا میں ڈھیٹ بن کر اپنے آپ کو قطعی بے ضمیر ثابت کرسکتا ہے۔ وہ محفلیں گلزار کر دنیا کو دھوکا دینے کی ہر کوشش کرسکتا ہے، مگر اس کے باوجود اللہ نے اس کی فطرت میں جو حساب بٹھا رکھا ہے، وہ اتنا جاندار ہے کہ کسی برے انسان سے یہ بات چھپی نہیں رہتی کہ وہ حقیقت میں کیا ہے۔ یہی بات ہے جو سورۂ قیامت میں کہی گئی ہے کہ انسان اپنے آپ کو خوب جانتا ہے، خواہ وہ کتنی معذرتیں پیش کرے۔ (تفہیم القرآن)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک ہے جب آدمی مرجاتا ہے تو اس کے اعمال کا ثواب ختم ہوجاتا ہے، مگر تین چیزیں ایسی ہیں، جن کا ثواب مرنے کے بعد بھی ملتا رہتا ہے۔ (۱) صدقہ جاریہ (۲) وہ علم جس سے لوگوں کو نفع پہنچتا رہے۔ (۳) صالح اولاد جو کہ والدین کے مرنے کے بعد ان کے لئے دعائیں کرتی رہے۔

جنات کی رہائش گاہ

قسط نمبر:۵

ایک خوفناک آپ بیتی

از عرفان سبحانی

ہم تینوں ششدر ہو کر ایک دوسرے کو تک رہے تھے اور ہم سے کوئی بات نہیں بن پا رہا تھا۔ ہمیں حیران و پریشان دیکھ کر اس سیاہ فام شخص نے کہا تھا۔ تم لوگوں کی خاموشی یہ بتا رہی ہے کہ تم کچھ چھپا رہے ہو۔۔۔

بات یہ ہے..... میں نے کچھ کہنا چاہا لیکن میں کچھ بھی نہ کہہ سکا۔

اس سیاہ فام نے مجھے خاموش دیکھ کر کہا۔ مجھے ایسا لگتا ہے کہ جو لوگ جنات کی رہائش گاہ میں اچانک راہ نادانی ٹھہرے ہوئے ہیں اور نا گہانی طور پر جن میں سے ایک جن کا قتل بھی ہو گیا ہے ان سے تمہارا کوئی نہ کوئی رشتہ ضرور ہے۔ ورنہ اس حیرانی اور پریشانی کی وجہ کیا ہے۔؟ تم لوگ اس درجہ بدحواس سے کیوں ہو گئے ہو۔؟ اس نے ہم تینوں کو اپنی سرخ آنکھوں سے گھورتے ہوئے کہا۔ اس وقت اس کی آنکھیں بھٹی کے انگاروں کی طرح دہک رہی تھیں۔ اس کی آنکھیں دیکھ کر ہم تینوں لرز کر رہ گئے۔ اور شہزاد اور عبدالباسط کے چہرے پر کچھ کی طاری ہو گئی۔ میں نے ازارہ مصلحت نرم لہجہ میں گفتگو کرتے ہوئے کہا۔ ہم آپ کو کچھ بتائیں گے لیکن ہم پہلے آپ کو اپنا ہمدرد سمجھ کر کچھ باتیں بے تکلف آپ سے کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن نہ جانے کیوں ہمیں آپ سے ڈر لگ رہا ہے۔ اس لئے دل کی باتیں منہ پر نہیں آ پا رہی ہیں۔

کیوں۔؟ ڈرنے کی کیا بات ہے۔؟ کیا میں نے تم لوگوں سے کوئی ایسی ویسی بات کہی ہے، کیا تمہیں کوئی دھمکی دی ہے۔؟ تم کیوں اس درجہ لرز رہے ہو۔ تمہیں کیا معلوم کہ میں کس قماش کا جن ہوں۔ کیا میرے چہرے پر لکھا ہوا ہے۔ میں انسانوں کا خون پینے میں تکلف نہیں برتتا۔

یہ سخت جملہ کہہ کر اس نے گفتگو کا انداز بدلا اور بہت نرم انداز میں کہا تم لوگ آرام سے بیٹھ جاؤ اور بے تکلف مجھ سے باتیں کرو۔ مجھے انسان سمجھو، اور دوست ہی مانو۔

میں آپ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں" میں نے ہمت کر کے کہا۔" یہ انسانوں اور جنوں کی دشمنی کب تک۔ چلے گی، کیا یہ آپس کے اختلافات ختم نہیں ہو سکتے۔؟ اور جن صاحب! جہاں تک میرا معاملہ ہے میں تو جنوں اور بھوتوں کو مانتا ہی نہیں تھا۔ اب آپ دیکھ کر اور آپ سے کھلی باتی کر کے کچھ یقین آ گیا ہے۔ نہ کہ تو جنات کے وجود کو ایک وہم سمجھتا تھا۔

تم کس طرح کے مسلمان ہو۔ اس سیاہ فام نے میری طرف دیکھ کر کہا۔ کیا تم قرآن نہیں پڑھتے، کیا قرآن اللہ کی کتاب نہیں ہے۔؟ کیا قرآن میں جنوں کا ذکر نہیں ہے، قرآن میں تو ایک پوری سورۃ سورۂ جن کے نام سے بھی نازل ہوئی ہے، جس میں جنوں کا تذکرہ مدلل انداز میں کیا گیا ہے۔ قرآن کا پڑھنے والا، قرآن پر یقین رکھنے والا کوئی بھی مسلمان جنوں کے وجود کا انکار کیسے کر سکتا ہے۔؟

آپ کو دیکھنے کے بعد اور آپ سے باتیں کرنے کے بعد تو میرے خیالات بدل گئے اور اب تو مجھے یقین ہو گیا کہ جنات کی بھی ایک دنیا ہے، اور جنات کا بھی اپنا ایک وجود ہے۔

افسوس کی بات ہے۔" وہ سیاہ فام بولا۔" مجھے دیکھ کر میرے وجود پر ایمان لا رہے ہو۔ قرآن پڑھ کر میرے وجود پر ایمان نہیں لائے، ارے نادان قرآن میں جو کچھ ہے وہ حرف بہ حرف درست ہے۔ قرآن پڑھنے والا اور قرآن کو اللہ کی کتاب ماننے والا کوئی بھی انسان جنوں کے وجود کو وہم کیسے سمجھ سکتا ہے۔

اس سیاہ فام کی باتیں سن کر میں شرمندہ سا ہو گیا اور میں نے موضوع بدلتے ہوئے کہا۔ جناب! میں آپ سے پوچھ رہا تھا کہ انسانوں اور جنوں کا اختلاف کب تک چلے گا۔؟

قیامت تک۔" اس نے کہا۔" کیونکہ جو دشمنی دونوں فرقوں کے درمیان ہے اس میں دونوں ہی غلطی پر ہیں اور ہمارے حساب سے انسان غیر جمہوری زندگی گزار رہے ہیں اس لئے بھی دشمنی بھی دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔

میں آپ کی بات سمجھا نہیں۔" میں نے کہا۔"

سیاہ فام بولا۔ تم سمجھو گے بھی نہیں۔ کیونکہ تمہاری عقل بچوں کی سی ہے۔ تم تو ہمارے وجود کے ہی قائل نہیں تھے، بڑی حیرت کی بات ہے۔!

جناب اب تو ہو گیا۔

اب تو اگر تم ہمارے وجود کا انکار کرتے تو میں تمہارے کان پکڑ کر کھینچ دیتا، یہ کہہ کر اس سیاہ فام نے اپنا ہاتھ بڑھایا۔ میں اس سے بے گز کے فاصلے پر تھا۔ اس کا ہاتھ اتنی دور سے بھی میرے کانوں تک پہنچ گیا۔ شہزاد اور عبدالباسط کے چہروں میں ہوائیاں اڑنے لگیں لیکن میں اپنی پریشانی کو چھپانے کی کوشش

کرتا رہا۔ اس نے میرا کان پکڑ کر کہا۔ تو بہت بہادر بنتا ہے نا۔ لا تجھے بتا ہی دوں کہ جنات کیا کر سکتے ہیں۔

جناب۔ میں نادان تھا، اب میں اپنی نادانی سے توبہ کر چکا ہوں، اب کچھ دیکھے بغیر بھی میں آپ کے وجود اور آپ کی طاقت کو تسلیم کر رہا ہوں۔

اس نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا، ہم تینوں کو اطمینان ہوا۔ اس کے بعد اس نے بولنا شروع کیا۔

دیکھو ہم جنات جنگل بیابان میں رہا کرتے تھے، ایسے ویرانوں میں اپنے مکانات تعمیر کرتے تھے جہاں انسانوں کی پہنچ نہ ہو۔ لیکن انسانوں نے ویرانوں کو خرید کر وہاں پلانٹوں کا کاروبار شروع کر دیا اور ویرانے انسانوں کی بستیوں میں بدل گئے۔ ہمیں وہاں سے بھاگنا پڑا۔ کیونکہ انسانوں کی بستیوں میں ہمارا دم گھٹتا ہے۔ اس کے بعد ہم نے درختوں پر اپنے آشیانے بنا لیے لیکن انسانوں نے وہاں بھی ہمیں چین نہیں دیا۔ انسانوں نے درختوں کو کاٹ ڈالا۔ درختوں کی لکڑیاں بیچ ڈالیں اور درختوں کو کاٹ کر اس زمین پر بھی اپنا قبضہ جما لیا درختوں کی لکڑیوں پر ہمارے اثرات تھے۔ جب یہ لکڑیاں آرا مشینوں پر چیری گئی تو ہمیں دکھ اور تکلیف برداشت کرنی پڑی اس کے بعد جب یہ لکڑیاں انسانوں کے گھروں میں داخل ہوئیں ان کی چوکھٹ بنے، ان کے کواڑ بنے، ان کی کھڑکیاں بنیں تو ان میں ہمارے اثرات باقی رہے۔ ان اثرات کی وجہ سے جب گھر کے لوگ متاثر ہوئے تو گالیاں ہم پر بھی پڑیں، صلواتیں ہمیں سننی پڑیں۔ انسانوں نے ہم پر نئے نئے حملے کیے اور ہمارے اثرات کو ختم کرانے کے لئے ہزار قسم کے فیتیلے جلانے گئے۔ ہمیں دن رات عذاب بھگتنا پڑا۔ مجبور ہو کر ہمیں گھروں سے نکلنا پڑا۔ اس کے بعد ہم نے کنوؤں میں بسیرا کرنا شروع کیا۔ انسانوں نے کنوؤں کو بھی پاٹ ڈالا اور وہاں بھی اپنی بیٹھکیں تعمیر کر لیں۔ انسانوں کی خود غرضی کا عالم یہ ہے کہ جو کنویں پیاس بجھانے کے لئے کسی نے کھدوائے تھے انہیں بھی بند کر دیا اور ان پر اپنا قبضہ کر لیا ہمیں وہاں سے بھی بھاگنا پڑا۔ ہم قبرستانوں میں چلے گئے۔ قبرستانوں کی جگہ کو ہم نے محفوظ سمجھا۔ لیکن انسانوں نے قبرستانوں کی زمینیں بھی فروخت کر ڈالیں، قبروں کو مسمار کر دیا اور وہاں بھی انسانوں کے گھر بننے شروع ہو گئے۔ ہمیں وہاں سے بھی ہجرت کرنی پڑی۔ اس کے بعد ہم نے تالابوں میں اپنے ڈیرے ڈال لئے۔ کچھ دن ہم وہاں سکون سے رہے اور اب حال یہ ہے کہ تالابوں کی بھرائی کرا کر انسان وہاں بھی اپنے مکانات اور پارک وغیرہ بنا رہے ہیں۔ آخر ہم بھی اللہ کی مخلوق ہیں ہم کہاں جائیں، کہاں اپنے ٹھکانے بنائیں؟ ہمارے اندر جو ضدی اور سرکش لوگ ہیں وہ انسانوں کے گھروں ہی میں گھس گئے یا ان بنگلوں میں جا کر بس گئے جو عرصہ دراز سے بند پڑے تھے اور جو ٹھیک ٹھاک قسم کے جنات ہیں انہوں نے اپنی رہائش سمندروں میں اختیار کر لی۔ اسی طرح انسانوں اور جنوں کی دشمنی کیسے ختم ہو سکتی ہے۔؟ انسان خود غرضی میں مبتلا ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ انسان اپنے مفادات کی وجہ سے اپنے بھائیوں ہی کو قتل کر دیتا ہے جنوں کو کیسے بخشے گا۔؟ آئے دن یہ سننے میں آتا ہے کہ فلاں لڑکے نے اپنے باپ کی جائیداد پر قبضہ کرنے کے لئے اپنے باپ کو مار ڈالا۔ کبھی یہ سننے میں آتا ہے کہ جائیداد کی خاطر سگے بھائی نے سگے بھائی کا قتل کر ڈالا۔ جنات تو اس لئے محفوظ ہیں کہ وہ انسانوں کو نظر نہیں آ رہے۔ اگر وہ نظر آ جائیں تو انسان جنات کی گردن ہی مروڑ دیں گے۔ ان انسانوں کا حال یہ ہے کہ اگر جنات گھر میں اپنا ڈیرہ جما لیتے ہیں تو یہ انسان عاملوں کے ذریعہ ان کو وہاں سے بھگانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگاتے ہیں پھر گھروں کی بندش کراتے ہیں تاکہ دوبارہ جنات وہاں داخل نہ ہونے پائیں۔ کیا یہ ظلم نہیں ہے۔؟

تھوڑی دیر سناٹا رہا، پھر میں نے کہا۔ قریب میں جو بنگلہ ہے کیا وہ جنات رہتے ہیں۔؟

جی ہاں۔ یہ بنگلہ ایک مدت سے خالی پڑا تھا۔ یہ بنگلہ ایک سیٹھ نواب کا بنگلہ تھا جو اپنے دور میں کروڑ پتی تھا اور جوان گھنت جائیداد کا مالک تھا لیکن ایک جن نے جنات کی ایک عورت کا جو ایک مورنی کی شکل میں جنگل میں گھوم رہی تھی شکار کر دیا تھا۔ جب کہ وہ اپنے قبیلے کی ایک امیر زادی تھی اور اسکے رشتے داروں کی بہت بڑی تعداد تھی۔

نواب صاحب نے اس جن کا قتل کیوں کیا تھا۔؟" میں نے پوچھا۔

نواب صاحب پر بھی شکار کا خبط سوار تھا، وہی نتیجہ جو اکثر انسانوں کو بھگتنا پڑتا ہے، جانوروں کا شکار کرنا انسانوں کا ایک ناجائز شوق ہے، اس شوق کی وجہ سے یہ معصوم جانوروں کا بے دریغ قتل کرتے ہیں اور اپنے نفس کی آگ بجھاتے ہیں۔

ایک منٹ، جن صاحب میں نے ڈرتے ڈرتے ان کی بات کاٹ کر آپ شکار کو ناجائز بتا رہے ہیں لیکن شکار تو انسانوں کے مذہب میں جائز ہے۔

سیاہ فام نے مجھے خطرناک نظروں سے گھورا۔ اس نے اپنی پیشانی کھجائی۔ پھر اس نے کھردرے لہجے میں بولنا شروع کیا۔ شکار کرنا اس ضرورت جائز ہے، از راہ شوق جائز نہیں ہے۔ کسی انسان کو گوشت کھانے کی حاجت ہو رہی ہے، وہ گوشت خریدنے کی پوزیشن میں نہیں ہے تو وہ شکار کر سکتا ہے لیکن شکار کرنے کے بھی کچھ اصول ہیں، ہر جانور پر بندوق تان لینا غلط ہے۔ ایک بار ہمیں پتہ چلا تھا کہ کسی شکاری نے ایک ہرنی کو مار گرایا جس کے چھوٹے چھوٹے تین بچے تھے۔ وہ بچے چند دن کے تھے، جن کی زندگی کا انحصار ان کی ماں کے دودھ پر تھا۔ شکاری نے ہرن کو مار دیا اور اس کا گوشت ہڑپ کر گئے۔ بے چارے بچے چند گھنٹوں کے بعد جب انہیں ماں کا دودھ نہیں ملا تو تڑپ تڑپ کر مر گئے۔ اس طرح کا شکار جو دوسروں کے

باعث تکلیف بنا ہو کیسے جائز ہے۔؟

جن صاحب! شکاری کو کیسے پتہ چلے گا کہ جس جانور کا وہ شکار کر رہا ہے اس کے بچے ہیں۔؟

ابھی میں نے کہا تھا کہ شکار کے بھی کچھ اصول ہیں۔ شکاری کو اتنی تمیز ہونی چاہئے کہ وہ جانور کو پہچان سکے۔ ہرن اور ہرنی کی اس کو پرکھ ہونی چاہئے۔ ہرنی حاملہ ہے یا نہیں اس کا بھی شکاری کو اندازہ ہونا چاہئے۔ ہرنی دودھ پلا رہی ہے یا نہیں اس کی بھی شکاری کو پرکھ ہونی چاہئے ایک دم کسی جانور پر گولی چلا دینا اور نہیں مارخاں بن جانا اچھا نہیں ہے۔ پھر انسان کو اسی جانور کا شکار کرنا چاہئے جس کا گوشت کھانا اس کے مذہب میں جائز ہو۔ انسان شیر کا شکار کیوں کرتا ہے، مسلمانوں کے لئے شیر کی کسی بھی چیز کا استعمال کرنا حرام ہے اس کا گوشت حرام ہے اور اس کی کھال پر اگر نماز پڑھی جائے تو وہ بھی ناجائز ہے۔ انسانوں میں کسی عام انسان کا قتل کر دینا تو گناہ ہے، لیکن انسانوں میں اگر بادشاہ کو یا کسی قوم کے سربراہ کا اگر قتل کر دیا جائے تو یہ بہت ہی بڑا گناہ ہے پھر جب انسان شیر کا شکار کرتا ہے جو جنگل کا بادشاہ ہے تو انسان کو اللہ کا خوف کیوں نہیں ہوتا۔ شیر کو شکار کرنا تمام جانوروں کی توہین ہے۔ یہ جنگل کے قانون کے خلاف ایک طرح کی بدعوت ہے اور ایک طرح کی بدتمیزی بھی ہے۔

وہ فصیح اردو میں باتیں کر رہا تھا اور ہم تینوں محو حیرت تھے، ہمیں یقین نہیں آ رہا تھا کہ ہم کسی جن سے مخاطب ہیں۔ یہ بات ہم نے پہلی بار سنی تھی کہ شکار کرنا از راہ ضرورت جائز ہے اور از راہ شوق ناجائز۔ یہ بات بھی ہم نے پہلی بار سنی تھی کہ شکار کے بھی کچھ اصول ہوتے ہیں۔ بے تحاشہ جانوروں کو مارنا اور اس پر فخر کرنا ایک طرح کی درندگی ہے۔ میری عقل اور سوچ و فکر مجھ پر ملامت کر رہی تھی اور مجھے یہ اندازہ ہو چکا تھا کہ جنات کی تو اپنی دنیا ہے ہی لیکن جانوروں کی بھی اپنی ایک دنیا ہے اور اس دنیا کے بھی کچھ اصول و ضوابط ہیں۔ اور انسانوں کا حال یہ ہے کہ یہ اپنے ذوق کی تسکین کے لئے جانوروں کا انتہائی بے دردی کے ساتھ قتل کر دیتے ہیں۔ پرندوں سے لے کر چرندوں تک انسانوں نے وا قتیم کسی کو نہیں چھوڑا ہے۔

اور میں ایک بات انتہائی ذمہ داری کے ساتھ کہتا ہوں۔" سیاہ فام پھر بولا" شکاریوں کا انجام بہت خراب ہوتا ہے اور اگر شکاری اپنے کئے کی سزا اس دنیا میں نہیں بھگتتے تو ان کی اولاد کو پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے، معصوم جانوروں کی آہیں ان کی زندگی میں طرح طرح کی رکاوٹیں کھڑی کرتی ہیں اور شکاریوں کی نسلیں تباہ ہو جاتی ہیں لیکن ان شکاریوں کا حال یہ ہے کہ نہ کسی سزا سے عبرت حاصل کرتے ہیں، نہ قدرت کی کسی مار سے سبق لیتے ہیں۔

میں یہ نہیں کہتا۔ سیاہ فام نے اپنی بات کو جاری رکھتے ہوئے کہا کہ جنات میں شریر لوگ نہیں ہوتے جنوں میں بھی ایک سے بڑھ کر ایک سرکش جن موجود ہے۔ مثلاً میں اپنی بات بتاتا ہوں کہ میں اپنی جوانی میں دوسرے زیادہ شریر تھا میں نے انسانوں کو بہت پریشان کیا خاص طور سے میں نے عورتوں کا بہت ناک میں دم رکھا میں ہوا بن کر عورتوں کے جسموں میں داخل ہو جاتا تھا اور ان کے جسم کو روندتا تھا۔ میں نے کئی عورتوں کو اولاد سے محروم رکھا، میں ان کے رحم میں مسان بن کر اپنا ڈیرہ جما لیتا تھا اور حمل ٹھہرنے نہیں دیتا تھا اور اگر حمل ٹھہر بھی جاتا تھا تو میں اس کو چھ مہینے سے پہلے گرا دیتا تھا، میرے چھوڑے ہوئے اثرات کی وجہ سے اگر بچہ پیدا بھی ہو جاتا تھا تو بالغ ہونے سے پہلے مر جاتا تھا اور میرے ہی چھوڑے ہوئے اثرات کی وجہ سے کئی عورتوں کے معذور بچے پیدا ہوئے، میں نے کتنے ہی سہاگ بیوی کو ایک دوسرے کا بننے نہیں دیا، میں نے کتنے ہی گھروں میں خون برسایا اور کتنے ہی عورتوں اور مردوں کے کپڑے کاٹے، میں خون بن کر انسانوں کی رگوں میں دوڑتا تھا اور انہیں روگ پہنچاتا تھا۔ لیکن پھر ہوا یہ کہ عاملوں نے میرے خاندان کا بیڑہ غرق کر دیا اور ایک عامل نے تو میرے ایک قبیلے کو اس طرح تہس نہس کر دیا تھا کہ میں اس غم کو آج تک نہیں بھلا سکا۔ ایک دن میرا بھی داؤ چل گیا تھا اور اس عامل کو میں نے اپنا نوالہ بنا ہی لیا لیکن اس نے جو ہمیں نقصان پہنچایا تھا اس کی تلافی آج تک نہ ہو سکی۔

جن صاحب آپ ہماری کیا مدد کر سکتے ہیں۔" عبدالباسط نے بولنے کی ہمت کی۔"

پہلے تم یہ بتاؤ کہ تم کون ہو۔؟ اور جو لوگ اس جنگلے میں ٹھہرے ہوئے ہیں ان سے تمہارا کوئی رشتہ تو نہیں ہے۔

جن صاحب ہماری مشکل یہ ہے کہ اگر ہم سچ بولیں تو مصیبت اور اگر ہم جھوٹ بولیں تو ہمارے لئے پریشانی۔" میں نے کہا۔"

سچ بولو۔" سیاہ فام نے کہا۔" جھوٹ کیوں بولتے ہو۔

تو پھر سچ یہ ہے کہ وہ سب لوگ ہمارے اپنے لوگ ہیں اور ہم بھی وہیں ٹھہرے ہوئے ہیں۔

سیاہ فام نے ہمیں غصے سے دیکھا، پھر بولا۔ جن لونڈے کا قتل کس نے کیا تھا۔؟

میں نے۔" میں نے ہمت کر کے یہ سچ بھی بول دیا۔"

جانتے ہو کہ اس لڑکے کا چچا جو اس کو اپنا بیٹا مانتا تھا بہت ہی شریر ہے اور وہ انسانوں کا پکا دشمن بھی ہے۔ وہ شریر قسم کے جنات کو لے کر اس جنگلے میں پہنچ چکا ہے۔

جن بھائی، ان جنوں کو کوئی شرارت کرنے سے روکئے اور خدا کے لئے ہماری اور ہمارے ساتھیوں کی کوئی مدد کیجئے۔

بہت مشکل ہے۔ کیونکہ شریر قسم کے دسیوں جن اس جنگلے میں داخل ہو چکے ہیں اور وہ تمہارے ساتھیوں کو زندہ نہیں چھوڑیں گے۔

ہم اپنی غلطی کی معافی مانگنے کے لئے تیار ہیں۔ آپ بیچ میں پڑ کر صلح صفائی کرادیجئے ورنہ ہمارے ساتھیوں کا کیا ہوگا۔؟

کیا تمہارے ساتھ کوئی عورت بھی ہے۔" سیاہ فام نے پوچھا۔"

میں نے محسوس کیا کہ اس سیاہ فام کی آنکھوں سے عیاشی ٹپک رہی تھی۔

میں ابھی چپ تھا کہ شہزاد نے بتادیا کہ ہاں ہمارے ساتھ ایک عورت اور ایک لڑکی بھی ہے۔ اگر میں آپ لوگوں کو بچالوں تو کیا تم اس عورت کو ایک رات کے لئے میرے پاس چھوڑ دوگے۔؟

یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔؟

دیکھو میری نیت پر کوئی شبہ نہ کرو۔ میں عورت ذات کی اب بہت عزت کرتا ہوں لیکن چونکہ عورت میری کمزوری رہی ہے اس لئے اس عمر میں بھی میں تھوڑا بہت وقت عورتوں کے ساتھ کاٹ کر ایک طرح کا سکون محسوس کرتا ہوں۔

آپ کی عمر کتنی ہے۔" عبدالباسط نے ایک غیر ضروری سوال کر ڈالا۔"

میری عمر اس وقت ساڑھے چار سو سال ہے۔" سیاہ فام نے کہا۔" اور ہم جنوں میں تین سو سال سے عمر پہنچنے والا جن بوڑھا ہوجاتا ہے۔ تم فکر نہ کرو میں اس عورت کو صرف دیکھوں گا وہ ہر طرح سے محفوظ رہے گی۔

جن بھائی۔ وہ تو شادی شدہ ہے اور اس کا شوہر بھی ساتھ میں ہے۔ میں نے یہ نہیں بتایا کہ یہ شہزاد اس کا شوہر ہے۔

شوہر سے ہم نمٹ لیں گے۔" سیاہ فام نے کہا۔" اگر تم لوگوں کو منظور ہو تو میں ایک عامل تمہیں دوں گا جو انسانوں ہی میں سے ہے وہ اپنے عمل کی طاقت سے ان جنوں پر قابو پالے گا جنہوں نے اس بنگلے پر دھاوا بول رکھا ہے۔

ہماری خاموشی کو سیاہ فام نے ہماری رضامندی سمجھا اور اس نے خود سے تالی بجائی، چند منٹ کے بعد ایک ڈیل ڈول کا انسان اندر کمرے میں داخل ہوا۔ اس کی داڑھی بھی تھی اور اس کے سر پر ٹوپی بھی تھی، اس کا حلیہ بتا رہا تھا کہ وہ بیشک کوئی عامل ہے۔ اس نے سیاہ فام کو سلام کیا۔ سیاہ فام نے سلام کا جواب دے کر اس سے کہا کہ ان لوگوں کے ساتھی کسی مصیبت کا شکار ہیں، تم ان لوگوں کے ساتھ جاؤ اور اپنے عمل کی طاقت سے ان کی مدد کرو اتنا کہہ کر سیاہ فام نے اس کے کان میں بھی کچھ کہا۔ اور پھر ہم سے بولا، جاؤ اس کے ساتھ جاؤ یہ تمہاری طرح ایک انسان ہے اور بہت اچھا عامل ہے۔ اس سے ہماری دوستی ہے یہ تمہارا ساتھ دے گا۔ تھوڑی دیر کے بعد میں بھی وہیں پہنچ جاؤں گا۔ ان شری جنوں کو وہاں سے بھگادیں گے اور ایک رات کے لئے تمہاری عورت بس ہمارا دل بہلائے گی۔ ہم چپ رہے اور وہ عامل ہمارے ساتھ بنگلے کی طرف روانہ ہوگیا۔ اس وقت ہم تینوں ایک انجانے خوف میں مبتلا تھے اور ہمیں ڈر لگ رہا تھا کہ ہماری جان کیسے بچے گی۔ جب ہم اپنی رہائش گاہ کے قریب پہنچے تو عبدالباسط نے آہستہ سے مجھ سے کہا۔

ذرا ایک طرف کو آؤ میری بات سنو۔

میں نے کہا بولو۔ کیا بات ہے۔

عبدالباسط نے لرزتی ہوئی آواز سے کہا، عرفان بھائی ہمارے ساتھ کوئی دھوکہ تو نہیں ہورہا ہے۔

کیسا دھوکہ۔؟

یار میں نے بچپن میں یہ سنا تھا کہ جنوں کا سایہ نہیں ہوتا۔

تو پھر۔؟

یار یہ عامل جو سیاہ فام نے ہمارے ساتھ بھیجا ہے اس کا سایہ نہیں ہے۔ جب کہ دیکھو چاند کی روشنی میں ہم تینوں کا سایہ پڑ رہا ہے لیکن اس انسان کا سایہ نہیں ہے۔

میں نے غور کیا۔ واقعتاً اس شخص کا سایہ نہیں تھا۔ اور میں نے یہ بھی غور کیا اس کی چال بھی عجیب طرح کی تھی۔ جس طرح وہ چل رہا تھا کہ اس طرح کبھی کسی کو چلتے ہوئے نہیں دیکھا۔

اب کیا ہوگا۔؟ ہم تو بے موت مارے جائیں گے۔؟" عبدالباسط بولا۔"

اس سیاہ فام نے ہمارے ساتھ کوئی فریب تو نہیں کیا۔؟" شہزاد نے کہا۔"

ہوسکتا ہے۔" میں بولا۔" لیکن اس کو اس طرح کے فریب کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ اگر وہ ہمیں مارنا چاہتا تو آسانی سے مار سکتا تھا ہم تو اس کے پوری طرح اس کے قبضے میں تھے۔

ہم تینوں اس عامل کے ساتھ چل رہے تھے اور میری کھوپڑی میں کئی طرح کے سوالات اُبھر رہے تھے۔

وہ سیاہ فام کون تھا۔؟ اس نے ہم سے جو باتیں کی تھیں وہ کتنی سچ تھیں اور کتنی جھوٹ۔؟ اپنے بارے میں بھی اس نے جو بتایا تھا وہ کتنا صحیح تھا کتنا غلط۔

اس نے ہم سے نجومی فرمائش کیوں کی تھی۔؟ اس نے اس عامل کو ہماری مدد کے لئے بھیجا تھا، کیا ہمیں مروانے کے لئے، کیا ہمارے ساتھی جنات کے ظلم کا شکار ہوچکے ہیں۔؟۔ کیا آج کی رات ہماری زندگی کی آخری رات ہے۔؟ کیا ہم سب آج کی رات جنات کا نوالہ بن جائیں گے۔؟ کیا..... کیا میں ان سوالوں میں کھویا ہوا تھا کہ اچانک اس عامل نے پلٹ کر دیکھا۔ میرے ہوش اُڑ گئے۔ کیا اس کو اندازہ ہوگیا تھا کہ میں کیا سوچ رہا ہوں..... ؟ کیا..... کیا..... کیا واقعی آج کی رات ہماری زندگی کی آخری رات ہے۔؟ (باقی آئندہ)

جنات کی رہائش گاہ

کی اگلی قسط میں پڑھئے گا کہ جنات کس طرح انسانوں کو فریب دیتے ہیں اور کس طرح جھوٹ بول کر انسانوں کو اپنا شکار بناتے ہیں۔ واضح رہے کہ اس خوفناک قسط کا حرف حرف حقیقت پر مبنی ہے۔

طنزیہ مضمون

اذانِ بت کدہ

ابوالخیال فرضی

اگرچہ بت ہیں اماموں کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذاں لا الٰہ الا اللہ

روزنامہ صحافت دہلی میں ۱۵ مارچ ۲۰۱۰ء میں شکیل صمدانی صاحب کا ایک مضمون شائع ہوا۔ جس کا عنوان ہے مسلمانوں کی بدحالی کا کانگریس کا خفیہ ایجنڈا۔

یہ مضمون میرے لئے خاصا توجہ کا مستحق تھا کیونکہ اپنے اکابر علماء کی اس جماعت سے تعلق رکھتا ہوں جو ساری زندگی کانگریس کے متوالے رہے اور جب دنیا سے رخصت ہوئے تب بھی وہ پکے کانگریسی تھے۔ کانگریس کیسی جماعت ہے، کانگریس دور پردہ مسلمانوں کے ساتھ کیا سلوک کرتی ہے، کانگریس مسلمانوں کے مارفا انکشن لگاتی ہے، کانگریس کے دور اقتدار میں مسلم کش فسادات ہوئے اور کسی بھی مجرم کو کوئی سزا نہیں دی گئی، کانگریس ہی کے دور اقتدار میں، ہم پھلتے رہے اور کانگریس کے دور اقتدار میں کر کرے جیسے لوگ شہید ہوئے جنہیں لوگ سرکاری شہید کہتے ہوئے نہ جانے کیوں ڈر رہے ہیں۔ یہ سب باتیں کس نوعیت کی ہیں اور ان کے معافی کیا ہیں مجھے اس سے کوئی غرض نہیں میں تو اتنا جانتا ہوں کہ میرے من پسند وہ علماء، جن کی داڑھیاں دیکھ کر منکر نکیر بھی متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے اور جن کی وضع قطع ہی ان کی مغفرت کے لئے کافی ہے وہ سب کانگریس کو چاہنے والے تھے بلکہ وہ پہلے کانگریسی ہی تھے اور بعد میں مسلمان۔ یہ سب لوگ قابل اعتبار تھے۔ مسلمان ان کا دیدار کرنے کے لئے جلسوں میں آتے تھے اور ان کی کھانسیوں سے بھی متاثر ہوا کرتے تھے۔ اس لئے جب کوئی کانگریس کی طرف انگلی اٹھاتا ہے تو میرے اندر ہیجان پیدا ہوتا ہے اور میرا بس نہیں چلتا کہ میں اس کی ہستی مٹا دوں۔ لیکن غصہ ایک طرف۔ پہلے آپ شکیل صاحب صمدانی کی یہ تحریر پڑھیں، وہ اپنے مضمون کا اسٹارٹ اس طرح لیتے ہیں۔

"ملک کی سب سے بڑی پنچایت کی ایوان میں خواتین ریزرویشن بل ضرور پاس ہو گیا اور اس بل کا سہرا بلاشبہ سرکرد میں برسر اقتدار پارٹی کے حکمرانوں کو جاتا ہے لیکن خواتین ریزرویشن بل کے سلسلے میں عوام کا کیا کہنا ہے اس جانب حکومت ہند کو قطعی دھیان نہیں ہے کہ آخر یہ خواتین ریزرویشن سے خوش ہونے کا مقام ہے یا نہیں ہے اس سلسلے میں دانشور طبقہ خاص کر مسلم طبقہ کیا سوچتا ہے اس کی فکر بھی مرکز میں بیٹھے نما سکندروں کو نہیں ہے اس سلسلے میں جب رائے عامہ تلاش کی گئی تو زیادہ تر مسلم طبقہ سے جڑے ہوئے رہنماؤں نے نہ صرف اس سے اتفاق کیا بلکہ یہ سوال بھی کیا کہ آخر اس خواتین ریزرویشن بل میں ایسا کیا تھا جس کو ملک کی سب سے بڑی مخالف پارٹی بی جے پی نے مکمل طور پر حمایت کی۔ عوام کا یہ دانشور طبقہ خود ہی یہ جواب دیتا نظر آیا کہ مکمل طور پر آر ایس ایس اور ہندو وادی تنظیموں کا کھلا ایجنڈہ تھا جس پر حکومت ہند نے بڑی خوبصورتی کے ساتھ بل پاس کرانے کے بعد قانون بنانے کی تیاری شروع کر دی۔ اس پر ماہر قانون پروفیسر محمد شبیر کہتے ہیں کہ ہندوستانی خواتین کی نمائندگی کی رپورٹ آخر کس کمیشن کے ذریعہ آئی تھی اس بل کو پاس کرانے کے لئے کس کمیشن نے شفارشات کی تھیں۔؟ اس کے لئے حکومت ہند پر آخر کونسا دباؤ تھا اور اگر یہ بل پاس نہ ہوتا تو کونسی آفت آجاتی، کونسی مصیبت ٹوٹ پڑتی۔؟

شکیل صمدانی کا انداز بیانیہ ہے۔ ان کو یہ بات کیسے سمجھائی جائے کہ اگر یہ بل پاس نہ ہوتا تو اس ملک پر کیا گزرتی۔ سیاست ایک بڑا گیم ہے اس گیم کو نابالغ بچے نہیں سمجھ سکتے۔ یہ محلہ میں کھیلے جانے والا گلی ڈنڈا نہیں ہے جس سے صرف بچے متاثر ہوتے ہیں اور جس کو صرف بچے ہی سمجھ پاتے ہیں۔ شکیل صمدانی صاحب کو تو غالباً اس کا بھی اندازہ نہیں ہوگا کہ کرکٹ میں ایک اچھا کھلاڑی آؤٹ کیوں ہو جاتا ہے اور ایک اناڑی کو چھکے اور چوکے مارنے کی تو فیق کیسے ہو جاتی ہے۔ سیاست کا گیم تو کرکٹ جیسے کھیلوں سے بہت بڑا ہے اس کو سمجھنے کے لئے ذہانت، شرارت، خباثت، چالاکی، عزت نہ جانے کن کن گلیوں سے گزرنا پڑتا ہے تب کہیں جا کر کوئی لیڈر قوم کی نظروں میں معتبر ہوتا

ہے۔ کتنے پاپڑ بیلنے پڑتے ہیں، کتنے لوگوں کی بددعائیں اور گالیاں اپنے دامن میں سمیٹنی پڑتی ہیں، کتنے گندے انڈے، سڑے ہوئے ٹماٹروں، ٹوٹے ہوئے چپلوں کے دکھ برداشت کرنے پڑتے ہیں تب کہیں جا کر کرسی نصیب ہوتی ہے پھر اس کرسی کو سنبھالے رکھنے کے لئے اور کتنے غم نیتاؤں کو اٹھانے پڑتے ہیں، کتنی لاتیں، مکے، گھونسے، طمانچے ایک نیتا کو خواب میں اور حقیقت میں سہنے پڑتے ہیں تب کہیں جا کر وہ سفید لباس میں اسٹیج پر جلوہ گر ہوتا ہے۔ وہ بظاہر فربہ ہوتا ہے لیکن اس کی روح سہمی ہوئی ہوتی ہے اس کو ہر لمحہ اس بات کا خوف رہتا ہے کہ اس کی قوم اس جلسہ گاہ کو میدان حشر نہ بنا دے۔ ہم سب کو سوچنا چاہئے کہ نیتا بننا کتنا مشکل ہے۔

یہ سیاست گہہ وحشت میں قدم رکھتا ہے
لوگ آسان سمجھتے ہیں منسٹر بننا

خیر ہم تسلیم صدانی صاحب کو سمجھاتے ہیں کہ خواتین بل کا پاس ہونا اس ضروری تھا چند سالوں سے پیدا دیکھنے میں آرہا ہے کہ سیاست مردوں سے زیادہ عورتوں کو راس آرہی ہے۔ اس سیاست کو اپنا کر عورتوں میں جس بلا کی سرداگی پیدا ہوتی ہے اور وہ بغیر مردوں کے آسمان سیاست میں جس طرح اڑی اڑی پھرتی ہیں اس کو دیکھ کر رشک آتا ہے۔ ہم نے کئی بار یہ دیکھا ہے کہ عورتوں نے میدان سیاست میں مردوں کے کان اس طرح اینٹھ دیئے ہیں کہ مردوں کو چھٹی کا دودھ یاد آگیا ہے۔ سیاست ہی نے یہ بتایا ہے کہ سرداگی کا جوہر مردوں میں نہیں ہے بلکہ سرداگی کا جوہر عورتوں میں بھی ہے۔ چنانچہ کسی سلیقہ شعار مرد نے ایک بار اندرا گاندھی کے دور میں یہ کہا تھا کہ ہندوستان کی پارلیمنٹ میں صرف ایک ہی سرد ہے اور وہ ہے اندرا گاندھی۔ اور سچ مانئے کہ اس وقت یہ جملہ سن کر مردوں کو کوئی غم نہیں ہوا تھا بلکہ انہیں فخر تھا کہ ایک عورت کی تعریف ہو رہی ہے یعنی اس عورت کی جو بری طرح ان کے دل و دماغ پر بھی سوار تھی۔

اس کے بعد ہندوستان میں، میدان سیاست میں عورت جہاں تھی وہاں وہ ہر طرح سے کامیاب تھی۔ دیکھنے والوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ ساؤتھ کے جیالے مرد جے للیتا کے آگے پانی بھرتے دکھائی دیتے تھے۔ جے للیتا جس طرف بھی گھور کر دیکھ لیتیں، مردوں کا قتل عام ہو جاتا۔ نہ جانے کتنے بہادر سنگھ جے للیتا کی نظریں دیکھ کر کانپ اٹھتے اور ان کی رومالیاں فرط دہشت سے تر ہو جاتیں۔ یوپی میں مایاوتی بھی ایک خاص دبدبہ رکھتی ہیں ان کے سامنے بھی مردوں کی درگت اچھی خاصی بن جاتی ہے۔ وہ پولیس والے جو شہروں میں ڈنڈے اور گولیاں چلانے میں ماہر سمجھے جاتے ہیں اور جنہیں دیکھ کر بھی کی پھونک سرکتی ہے وہ جب جلوت میں مایاوتی جی کے ساتھ ہوتے ہیں تو ان کا ماتھا گرم ہو جاتا ہے اور ان کی روح حرارت محسوس کرنے لگتی ہے۔ ہندوستانی سیاست میں جتنی بھی عورتیں ہیں وہ شما سوراج ہوں یا جیہ پردا یا سونیا گاندھی وہ سب کی سب کامیاب ہیں اور مردوں کے سروں پر سوار ہو کر راج نیتی کر رہی ہیں اس لئے کانگریس نے یہ سمجھ لیا ہے کہ اپنا الو سیدھا کرنے کے لئے عورتوں ہی کو سوغاتیں فراہم کئے جائیں۔ اس میدان میں مرد برابر ناکام ہو رہے ہیں اور عورتیں برابر میدان فتح کر رہی ہیں اس لئے کانگریس نے آناً فاناً کو پاس کرالیا اور اس نے اپنی سب سے بڑی حریف بھاجپا کا بھی دل جیت لیا کیونکہ اس حریف کا دل جیت کر ہی وہ اس ملک کی اکثریت کو خوش کر سکتی ہے۔ لوگ اس کو مفاد پرستی کہتے ہیں کہ کانگریس فرقہ پرستوں کی مخالفت بھی کرتی ہے اور فرقہ پرستوں کی کمر بھی تھپتھپاتی ہے، یہ مفاد پرستی نہیں ہے یہ حسن سیاست ہے اور اسی کو دور اندیشی کہتے ہیں۔ لیکن اس بات کو سمجھنے کے لئے کچھ عقل کی ضرورت ہے، وہیں ہیں گرام عقل رکھنے والے اس سیاست کو کیا سمجھیں گے۔؟

رہی کمیشنوں کی سفارشات کی بات تو وہ بھی ایک سیاست ہوتی ہے۔ کسی بھی پارٹی کو جب کوئی کام کرنا ہوتا ہے تو پھر کسی سفارش کی ضرورت نہیں پڑتی۔ اور جب کام کرنا نہیں ہوتا تو کمیشنوں کی سفارشات ردی کی ٹوکری میں ڈال دی جاتی ہیں۔ لیکن اس بات کو سمجھنے کے لئے بھی مرد کی ضرورت ہے۔

تسلیم صدانی کہتے ہیں۔

"دانشور کہتے ہیں کہ ملک میں اگر کسی کو پس ماندگی سے اوپر لانے کی ضرورت ہے تو وہ مسلمان ہے اگر کسی کو صحیح معنوں میں ریزرویشن دینے کی ضرورت ہے تو سب سے پس ماندہ قوم مسلم قوم ہے، ایسا نہیں ہے کہ ہم یہ کہتے ہیں یا کوئی مسلمان لیڈر کہہ رہا ہے بلکہ یہ اگر کوئی کہتا ہے تو وہ ہے حکومت کے ذریعہ بنائے گئے کمیشن۔ حکومت کے ذریعہ تشکیل شدہ کمیشن کہتے ہیں اور چیخ چیخ کر کہتے ہیں کہ مسلمانوں کو ترقی کی راہ میں لانے کے لئے انہیں عام دھارے سے جوڑنے کے لئے ریزرویشن کی ضرورت ہے۔ یہ وہ کمزور طبقہ ہے جو روز بروز گرتے میں گر رہا ہے۔"

صدانی صاحب کو معلوم ہونا چاہئے کہ حکومت کمیشن اس لئے بناتی ہے تاکہ وہ دنیا کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہہ سکے کہ حکومت کو بھی طبقات کی فکر ہے اور سبھی قسم کے لوگوں کا غم اپنے سینے میں رکھتی ہے۔ مثلاً حکومت اردو کے نام پر کروڑوں روپے خرچ کرتی ہے اور اسکولوں کو گرانٹ جاری کرتی ہے تاکہ اسکولوں میں اردو پڑھائی جائے۔ یہ الگ بات ہے کہ وہ ان اسکولوں کی گرانٹ بھی جاری رکھتی ہے جہاں صرف چند نیچر ہوتے ہیں اور رجسٹروں پر بچوں کی فرضی حاضریاں ہوتی ہیں، ہمیں معلوم ہوا ہے کہ کئی گاؤں میں ایسے بھی کئی اسکول ہیں جو سال میں صرف ایک بار کھلتے ہیں لیکن وہ حکومت سے باقاعدہ گرانٹ لیتے ہیں۔ اب اس میں حکومت کا کیا قصور ہے۔؟ سرکاری دفتروں میں اردو میں درخواست قبول نہیں کی جاتی، کسی بھی بینک میں اگر آپ اردو میں

بھر کردیں گے تو منیجر صاحب چیک۔ پھاڑ کر پھینک دیں گے اب اس میں
ست کا کیا قصور ہے۔؟ سچ جانئے ہمارا سارا ڈھانچہ ہی بگڑا ہوا ہے۔ ہم نے
مشہور ترین شاعروں کے لیٹر ہیڈ پر ان کا نام اردو زبان میں نہیں دیکھا۔
لوگوں کا پیشہ شاعری ہے اور جو لوگ اردو ادب کی بنیادوں پر انجمنوں پر دندنا
ہے ہیں ان کے گھروں پر ان کے نام کی تختیاں بھی انگریزی زبان ہی میں
اور وہ جب جلسوں میں گفتگو کرتے ہیں تو انگریزی زبان کے الفاظ ان کی
ان پر رقص کرتے نظر آتے ہیں۔ بے چاری اردو ان کے لبوں تک آنے کے
ترستی ہے۔ میرے بھائی بری صرف حکومت نہیں ہے بدے ہم خود بھی ہیں
صرف پیسے بٹور رہے ہیں۔ نہ اردو کے نام پر کوئی خدمت کر رہے ہیں نہ
گی سے کوئی اسکول چلا رہے ہیں۔ اب کمیشنوں کا بھی تو ستم دیکھئے کہ
بات بات پر جھوٹ بولتے ہیں اور جھوٹ ہی سے انکی زندگی کی شروعات
ہے لیکن سچر کمیٹی کی جو رپورٹ کمیشن نے پیش کی وہ حرف بہ حرف سچ تھی۔
یہاں سچ بولنے کی ضرورت کیا تھی۔ جب کہ انہیں معلوم تھا کہ اس سچ کا
خراب ہی ہوگا۔ حکومت اس قوم کو کچھ دینے والی نہیں ہے جس قوم کی بدترین
ت سچر کمیٹی نے اپنی رپورٹ میں پیش کی ہے۔ ہاں بھاجپا جیسی جماعتوں کو
راحت ملی اور انہیں بیٹھے بٹھائے اندازہ ہوا کہ ہم خواہ مخواہ مسلمانوں کو تسلی نہیں کرتے
پلاننگ کر رہے ہیں جو ہم کرنا چاہتے ہیں وہ تو کانگریس کر چکی ہے۔ آزادی
بعد سے زیادہ تر حکومت کانگریس ہی کی رہی اور اس کے دور اقتدار میں
لمان مذلت کے غاروں میں دھنستا ہی جا رہا ہے تو جو کام ہم کرنا چاہتے تھے
تو ہماری بڑی بہن کانگریس نے کر دیا ہے۔ اور آئندہ بھی اس کانگریس کا
ایسا ارادہ نہیں ہے کہ وہ مسلمانوں کو اس قعر مذلت سے نکالنے کے لئے اپنا
بڑھائے اس لئے بھاجپا نے اس بل والے مسئلے پر کانگریس سے ہاتھ ملا لیا
اور اس بات کا امکان ہے کہ یہ دونوں جماعتیں ہمیشہ کے لئے بغل گیر
ئیں اور اس فلسفے کی پیروی کرنے لگیں۔

من تو شدم تو من شدی۔
تا کس نہ گوید بعد ازیں
من دیگرم تو دیگری

صدائیں جیسے گونج پھر کر آتی ہیں۔ کانگریس کو حکومت کرنی ہے۔ اگر وہ
یت کا دل لبھانے کے لئے بھاجپا کے آگے سر جھکا دے اور اندرا جی کی
آرائیس ایس سے دوستی گانٹھ لے تو اس میں حرج ہی کیا ہے۔ یہی تو
ست ہے اور اسی کو تو حکمت عملی کہتے ہیں اور کمیشنوں کا چیتا شور و غل کرنا اور
ہم بھاجپا کس کام آئے گی۔؟ حکومت کو معلوم ہے کہ کون اٹھ رہا ہے کون گر رہا
کس کو عزت مل رہی ہے اور کس کو ذلت سے دوچار ہونا پڑ رہا ہے۔ چیخنے کی
ورت ہے حکومت بہری تھوڑی ہے۔ وہ اندھی بھی نہیں ہے وہ سب سن

رہی ہے اور اس کو سب نظر آ رہا ہے، اس کو اقتدار پر اپنا قبضہ رکھنا ہے اور اپنا قبضہ رکھنے کے لئے اگر وہ فرقہ پرستوں کی آغوش میں جا کر بیٹھ جائے اور مسلمانوں کو اسی طرح نظر انداز کر دے جس طرح وہ ہمیشہ کرتی رہی ہے تو اس کا بگڑتا ہی کیا ہے۔ کانگریس کو حکومت کرنی ہے اور کانگریس کو اکثریت کا دل جیتنے کے لئے یہ وہ کام کر گزرنا ہے جن کے دعوے بھاجپا نے کئے تھے۔ رہے مسلمان تو جب مسلمانوں کی نمائندگی و لیڈر بھی نہیں کرتے جو صرف مسلمانوں کے ووٹوں سے جیت کر پارلیمنٹ پہنچتے ہیں تو کانگریس سے کوئی امید رکھنا محض خام خیالی ہے۔ خلیل صدانی لکھتے ہیں۔

"کانگریس حکومت مسلمانوں کی دشواریوں سے آنکھیں بند کئے بیٹھی ہے اس کو مسلمانوں کے مسائل سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج تک کانگریس نے مسلمانوں کی ترقی سے متعلق کوئی ٹھوس اقدامات نہیں کئے اور مسلمان مسلسل پستی میں ڈوبتا جا رہا ہے۔"

کانگریس کو برا کہنے سے پہلے ہمیں اپنے گریبانوں میں جھانک کر دیکھنا چاہئے کہ اپنی بربادی کے لئے ہم خود کتنے ذمہ دار ہیں۔ ہمیں اپنے رہنماؤں پر بھی غور و فکر کرنا چاہئے کہ اتنے موٹے کیوں ہو رہے ہیں۔ اگر انہیں قوم کا غم ہوتا تو ان کی صحتیں اس قدر قابل رشک نہ ہوتیں۔ ہماری قوم کی اکثریت کے پاس سر چھپانے کیلئے ایک جھونپڑی تک نہیں ہے جب کہ ہمارے رہنماؤں کے پاس کئی کئی عالیشان بنگلے ہیں۔ قوم پیدل سڑکوں پر ماری ماری پھرتی ہے اور ہمارے رہنما ایک سال میں کئی کئی کاریں بدل لیتے ہیں۔ ان کی موج مستی یہ ثابت کرتی ہے کہ انہیں اپنی قوم کا کوئی غم نہیں ہے۔ جس سچر کمیٹی اور جس کمیشن کی رپورٹ پر آپ واویلا کر رہے ہیں اس کو پڑھنے کے بعد قوم کے رہنماؤں نے ایک آنسو بہانے کی غلطی نہیں کی۔ کیوں کہ قوم پر کچھ بھی گزر رہی ہو ان کی تو پانچوں تر ہیں۔ ان کا سر تو کڑھائی میں ہے، کانگریس پر اپنا غصہ اتارنے کے بجائے اگر ہم اپنے ان رہنماؤں کے کپڑے پھاڑیں جو صرف قوم کے طفیل میں انہیں نصیب ہوتے ہیں زیادہ بہتر ہے۔ پھر دارالافتاء دیوبند ہم سے یہ کہتا ہے کہ مومن اس کو کہتے ہیں جو ایک سوراخ سے دوبارہ ڈسے جانے کی غلطی نہ کرے۔ ہم نے ۶۰ سالوں میں بار بار یہ دیکھا ہے کہ کانگریس نے ہمارا ساتھ نہیں دیا۔ مسلمانوں کو صرف بے وقوف بنایا۔ مسلمانوں کی اس پس ماندگی کی ذمہ دار کانگریس ہے تو پھر مسلمان کانگریس ہی کا ساتھ کیوں دیتے ہیں اور ہمارے جید قسم کے علماء دامن کانگریس پر ہی نماز پڑھنا کیوں پسند کرتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ کانگریس ایک سیاسی پارٹی ہے اور تمام پارٹیوں میں سب سے زیادہ چالاک ہے تو وہ جب چالاک ہے تو وہ اکثریت کو کیوں مایوس کرے گی، اقلیت کے سر پر دست شفقت رکھ کر اس کو کیا ملے گا۔؟ آپ دیکھئے کہ سچر کمیٹی کی

رپورٹ کے بعد اکثریت کا کانگریس سے خوش بخوش دکھائی دے رہی ہے۔ اس نے یہ اندازہ لگالیا ہے کہ فرقہ پرست پارٹیاں مسلمانوں کا جو حشر بنانا چاہتی تھیں کانگریس نے اپنی حکمت عملی سے مسلمانوں کا وہ حشر پہلے ہی بنادیا ہے اس لئے اب بھاجپا جیسی فاشسٹ تنظیمیں کانگریس کے لئے اپنے دلوں میں گنجائش نکال رہی ہیں۔ وہ یہ سمجھ چکی ہیں کہ ہم تو صرف دعوے کیا کرتے تھے اور کانگریس نے تو کر دکھایا ہے۔

شکیل صمدانی نے خبر دیا ہے۔

"عبدالحمید خاں کہتے ہیں کہ کانگریس کی مرکزی حکومت کا یہ عمل بالکل ایسا ہے جیسے بھوکے کو روٹی دکھانے کے بعد اس کو ایک جانب باندھ کر یعنی دور اس کی پہنچ سے رکھ دیا جائے وہ کہتے ہیں کہ افسوس ناک بات یہ ہے کہ مسلمانوں کی تڑپ کا کانگریس کو کوئی احساس تک نہیں۔"

اس میں بھی مسلمانوں ہی کا قصور ہے، کانگریس مسلمانوں کو روٹی دکھا کر جب انہیں دیتی نہیں بلکہ اس روٹی کو ان سے دور لے جاتی ہے تو مسلمانوں کو یہ روٹی کانگریس سے چھین لینی چاہئے۔ مسلمان جب یہ کہتا ہے کہ وہ اس ملک ایک حصہ ہے وہ کرایہ دار نہیں وہ مالک ہے تو پھر وہ بھیک مانگتا ہی کیوں ہے۔ وہ اپنا حق زبردستی چھین لینے کے فن سے کیوں واقف نہیں ہے۔ مسلمانوں کی خرابی یہ ہے کہ وہ آزادی کے بعد سے اپنے ان رہنماؤں پر بھروسہ کرتا رہا ہے جنہوں نے صرف اپنا الو سیدھا کیا ہے۔ آج بھی صورت حال یہی ہے کہ جب کسی مسلم رہنما کو پٹرول پمپ، راجیہ سبھا کی سیٹ یا کوئی اور عہدہ عطا کر دیا جاتا ہے تو وہ قوم کو نظر انداز کر دیتا ہے اور اپنی بیوی بچوں میں مگن ہو کر رہ جاتا ہے۔ کانگریس مسلم رہنماؤں کی اس کمزوری سے اچھی طرح واقف ہے اس لئے وہ مسلم قوم کو ٹھینگا دکھاتی ہے اور ان کے رہنماؤں کی جھولی پوری طرح بھر دیتی ہے۔ رہنما اپنی پانچوں تر کرنے کے بعد قوم کی حالت زار کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھتے۔ آپ غور کریں مسلمانوں میں کوئی رہنما ایسا نہیں ہے کہ جس کے پاس کئی کئی مکان اور کئی کئی موٹر کاریں نہ ہوں۔ رہنماؤں کے مزے آرہے ہیں، قوم کچھ بھی کر گزرے، رہنما یہ بات اچھی طرح جانتے ہیں کہ جب بھی ہم کوئی جلسہ کریں گے اور صرف لفظوں سے فرقہ پرستوں کو کوسیں گے اور ان کے خلاف فتوے جاری کریں گے تو قوم بہت بھولی ہے وہ جلسے کی بھیڑ کو دیکھ کر اور اچھی اچھی تجاویز سن کر پھر خواب غفلت میں چلی جائیگی اور رہنما پھر اپنے مصرف، اپنے ذاتی مفاد کے لئے کسی بھی فرقہ پرست سے ہاتھ ملالیں گے اور اپنے گھر کے لئے مال ملیدہ وصول کریں گے۔ قوم کو ایک وقت سوکھی ہوئی روٹی نہ ملے کیا فرق پڑتا ہے۔ قوم کا رہنما تو تینوں وقت اصلی گھی کے پراٹھے کھا رہا ہے اور اس کا تمتماتا ہوا چہرہ یہ ثابت کرتا ہے کہ اسے کوئی غم نہیں ہے، کوئی فکر نہیں ہے، کوئی اندیشہ نہیں ہے۔

صمدانی صاحب فرماتے ہیں۔

"آج مرکز میں بھاجپا میں اس امید کے ساتھ مسلمانوں کے سہارے برسر اقتدار آئی ہے کہ وہ آنے والا وقت بھی مسلمانوں کی فلاح کے لئے نہ صرف کام کرے گی بلکہ انہیں ریزرویشن بھی دے گی۔"

مسلمان اس خوش فہمی کا شکار ہیں کہ انہوں نے کانگریس کو جتایا ہے کانگریس نے ایک بار بھی اس کا اعتراف نہیں کیا کہ اس کو اقتدار تک پہنچانے میں مسلمانوں نے اس کی کوئی مدد کی ہے۔ کانگریس کی سمجھداری ہے کہ وہ الیکشن کے موقعہ پر رہنماؤں کو استعمال کر کے مسلمانوں کا ووٹ حاصل کر لیتی ہے اور پھر ان مسلمانوں کا شکریہ تک ادا نہیں کرتی۔ کیونکہ اگر وہ ان کا شکریہ ادا کر بھی تو اکثریت ناراض ہو جائے گی اور اکثریت کو ناراض کرنا سمجھداری کی بات نہیں ہے۔ صمدانی صاحب فرماتے ہیں۔

"مسلمان جو کہ بڑی امید کے ساتھ کانگریس کے پیچھے چلا تھا کہ وہ حقیقت میں مسلمانوں کی ہمدرد ہے لیکن یہ یقینی طور پر واضح ہو چکا ہے کہ کانگریس کبھی مسلمانوں کی بھلائی کے کام نہیں کر سکتی اس کی دو وجوہات ہیں۔ پہلی یہ کہ کانگریس کی بنیاد آر ایس ایس کی طرح آزادی کے بعد مسلمانوں کی مخالفت پر رکھی گئی تھی جو آج تک۔ اس کے ایجنڈہ کا ایک پوشیدہ حصہ ہے۔ دوسرے یہ کہ آج جو بھی کمیٹیاں، جو بھی کمیشن مسلمانوں کی حالت کی شناخت کرنے کے لئے تشکیل دیئے گئے تھے ان کا مقصد تھا کہ ہندو تنظیموں، آر ایس ایس، شیو سینا، بجرنگ دل، وشو ہندو پریشد کو سمجھانا تھا کہ دیکھئے ہم نے اپنے پوشیدہ ایجنڈے سے مسلمانوں کو اب کس حال میں پہنچا دیا ہے اس کی بہترین شناخت مشرا کمیشن، سچر کمیٹی رپورٹ کی شکل میں آپ کے سامنے ہے۔"

اگر یہ سچ ہے کہ کانگریس کا کوئی خفیہ ایجنڈہ ہے اور کانگریس اس خفیہ ایجنڈوں کے ذریعہ مسلمانوں کی حالت کو بد سے بدتر بنانے کی جد وجہد کرتی رہی ہے تب بھی مسلمانوں کے وہ رہنما قصوروار ہیں جنہوں نے کانگریس کی بنیاد مضبوط کرنے کے لئے اپنے ضمیروں کو بھی اپنے ہی ہاتھوں سے قتل کر دیا تھا۔ محترم! کانگریس اگر اتنی خطرناک پارٹی ہے جتنا آپ ثابت کر رہے ہیں تو مولانا ابوالکلام آزاد جیسے لوگوں نے کانگریس کا کیوں ساتھ دیا تھا کیا ان کو اتنی عقل نہیں تھی کہ وہ کانگریس کی حرکتوں کو سمجھ لیتے۔ انہوں نے آزادی کے وقت مسلمانوں کو کیوں گمراہ کیا؟

یہ بات تو سمجھ میں آتی ہے کہ مسلم رہنماؤں کی عقلوں پر زنگ کیوں لگ گیا تھا اور وہ ہر بات میں سمتا واطمنا کے نعرے کیوں بلند کر رہے تھے۔ کانگریس نے انہیں کونسی دولت عطا کر دی تھی کہ جس کی وجہ سے ان کی زبانیں کند ہو گئی تھی اور ان کے دل ودماغ کانگریس کے اسیر ہو کر رہ گئے تھے محترم کانگریس اگر بری ہے تو اس سے زیادہ ہمارے وہ رہنما برے ہیں جو مرتے دم تک کانگریس کے گن گاتے رہے اور مرتے دم تک مسلمانوں کو گمراہ کرتے رہے اور آج بھی ارباب تقویٰ کی ایک بہت بڑی جماعت کانگریس کے سامنے اپنی منڈی بلاتی نظر آتی ہے جب کانگریس اندر سے فرقہ پرست ہے تو ان اہل تقویٰ کو کیا ہو گیا ہے جو آج بھی کانگریس ہی کو مسلمانوں کا خیر خواہ سمجھتے ہیں، کیا ان کو عقل نہیں ہے کیا ان کے ضمیروں کو زنگ لگ گیا ہے۔؟ غور اس پر بھی کرنا چاہئے۔ صمدانی صاحب فرماتے ہیں۔

"مسلمان ملک کی ریڑھ کی ہڈی کی طرح ہیں اور اگر کانگریس نے اس کے ساتھ مزید مذاق کرنے اور جذبات سے کھیلنے کی کوشش کی تو اس کے کیا نتائج ہوں گے اس کے بارے میں وہ سوچ بھی نہیں سکتی۔"

یہ صرف ایک دھمکی ہے اور یہ دھمکی بھی بالکل ایسی ہی ہے کہ جیسے کوئی تجربہ کار انسان کسی تجربہ کار انسان کو دے رہا ہو، اگر مسلمانوں کو عقل ہوتی، اگر مسلمانوں کے رہنما مخلص ہوتے، اگر مسلمانوں کے رہنماؤں کو سیاست کی الف بے سے بھی واقفیت ہوتی اور اگر مسلمان دانشوروں کو انتساب آخرت کی فکر ہوتی تو اس طرح کی دھمکیاں کارگر ہو سکتی تھیں۔

جو قوم آپس کے اختلافات میں الجھی ہوئی ہو، جس قوم کو اپنے ذاتی اور گھریلو مفاد کے سوا کچھ اور سوجھتا ہی نہ ہو، جس قوم کے رہنما مفاد ذات کی بھول بھلیوں میں کسی اندھے کی طرح بھٹک رہے ہوں، جس قوم کے علماء اپنے اپنے مسلک اور اپنی اپنی سوچ وفکر کی ڈفلیاں بجا رہے ہوں اور جس قوم کی تین چوتھائی علماء قوم کی خاطر ایک ہونے کے لئے آمادہ نہ ہوں، جس قوم کے رہنماؤں کو حسن سیاست کی ہوا تک نہ لگی وہ قوم کانگریس جیسی تجربہ کار پارٹیوں کا کیا بگاڑ سکتی ہے الیکشن آنے سے پہلے کانگریس کچھ ہڈیاں ڈالے گی جس پر بھوکے کتوں اور گدھوں کی طرح قوم کے رہنما ٹوٹ پڑیں گے اور بیچاری قوم اپنے رہنماؤں کی خاطر ایک بار پھر دھوکہ کھائے گی اور پانچ سال تک آپ جیسے لوگ پھر چیختے رہ جائیں گے۔ راجیہ سبھا کی سیٹ، ایم ایل سی، حج کمیٹی کی صدارت، پٹرول پمپ یہ وہ آئٹم ہیں جب کسی رہنما کو بخشے جاتے ہیں تو وہ حکومت کے سامنے بے دم ہونے کی مجبوری میں اپنی گردن بلانے لگتا ہے۔ بیچاری قوم ظلم وستم کے اٹھ ہزاروں میں ۵ سال تک پھر بھٹکتی رہتی ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ جب تک ہم اپنے رہنماؤں کی گردنیں نہیں پکڑیں گے اور ان سے حساب وکتاب نہیں لیں گے تب تک کانگریس اور اس جیسی جماعت ہمارے ساتھ گھناؤنا مذاق کرنا نہیں چھوڑے گی۔

آپ مانیں یا نہ مانیں لیکن مسلمانوں کو رہنماؤں سے زیادہ رہبروں نے نقصان پہنچایا ہے اور ان رہبروں نے نقصان پہنچایا ہے جن پر ہم آج بھی آنکھیں بند کر کے بھروسہ کرتے ہیں۔ کسی بھی پارٹی کی یہ مجال نہیں ہے کہ وہ مسلمانوں کی طرف انگلی بھی اٹھانے کی جسارت کر سکے لیکن جب قوم کے سربراہ پارٹیوں سے سودے بازی کر لیتے ہیں اور چند سکوں کی خاطر اور باقی نہ رہنے والے عہدوں کی خاطر رکوع اور سجدے کر لیتے ہیں تو پھر قوم کس طرح اس ملک میں پنپ سکتی ہے۔ سچر کمیٹی کی رپورٹ آنے پر بعض فرقہ پرستوں کی آنکھوں میں بھی آنسو آ گئے، ان کا دل بھی بھر آیا کہ اس مسلم قوم کی کیا درگت بن رہی ہے لیکن آپ نے کسی مسلم رہنما کو اس رپورٹ پر دو آنسو بہاتے نہیں دیکھا ہوگا لفظوں سے اظہار افسوس صرف از راہ سیاست ہوتا ہے لیکن جسے کہتے ہیں درد، جسے کہتے ہیں دکھ، جسے کہتے ہیں کرب اور رنج وہ کسی بھی مسلم رہنما کے چہرے پر ہم نے آج تک نہیں دیکھا۔ جس قوم کے رہنما صرف اپنے بیوی بچوں کے لئے خوشیاں بٹور رہے ہوں، جن کی وضع قطع، جن کے جلسے جلوس، جن کی جد وجہد اور لن ترانیاں صرف اپنے لئے اور اپنے خاندان کے لئے ہوں اس قوم کا بھتا بھی بیڑا غرق ہو کم ہے۔

جب تک قوم کا ہاتھ اپنے رہنماؤں کی موٹی موٹی گردنوں تک نہیں پہنچے گا جب تک قوم اپنے رہنماؤں کی مزاج پرسی نہیں کرے گی وہ اسی طرح مظلوم بنی رہے گی اور کانگریس ہی کی طرح ہر پارٹی اس قوم کا استحصال اسی طرح کرتی رہے گی رہنماؤں کے بھروسہ پر جینے والی قوموں کا حال یہی ہوتا ہے جو ہندوستان میں مسلمانوں کا حال ہے اور جب تک قوم اپنی آنکھیں نہیں کھولے گی رہنماؤں کو بھی اس بات کی توفیق نہیں ہوگی کہ وہ صحیح سمت میں چلیں اور قوم کے لئے کوئی قربانی دینے کی اسکیم بنائیں۔ جب انہیں قوم کی جہالت اور قوم کی نادانی کی وجہ سے گھی شکر مل رہا ہے تو انہیں ہی کیا پرواہ کہ قوم میں بیداری آئے۔ وہ جانتے ہیں کہ جس دن قوم بیدار ہو گئی تو سب سے پہلے قوم کا ہاتھ ان کے گریبانوں پر ہوگا تکمیل صمدانی! کانگریس کے لئے لیٹنے کے بجائے ان لوگوں کی پگڑیوں پر تبصرے کیجئے جو قوم کے ٹھیکیدار بنے ہوئے ہیں۔ سچر رپورٹ میں جو کچھ بھی بیان کیا گیا ہے اس کی ذمہ دار کانگریس جیسی سیکولر پارٹیاں تو ہیں ہی۔ وہ رہنما بھی ذمہ دار ہیں جو آزادی کے پہلے دن سے خود کو قوم کا ٹھیکیدار ثابت کرنے میں اپنی ایڑی چوٹی کا زور لگائے ہوئے ہیں۔ حالانکہ انہوں نے قوم کا کوئی غم بھی نہیں کیا ہے انہوں نے قوم کو الو بنا کر ہمیشہ اپنا الو سیدھا کیا ہے جب تک رہنماؤں پر پتھراؤ نہیں ہوگا تب تک قوم کے گھر میں پھول نہیں کھلیں گے۔ (یار زندہ صحبت باقی)

علم الاعداد کے کمال کی ایک جھلک

(۱) شخصیت کا نمبر:

شخصیت کا نمبر معلوم کرنے کے لئے اس نام کے اعداد نکالے جاتے ہیں جس سے وہ پکارا جاتا ہے چاہے وہ پورا نام ہو، نام کا ایک حصہ ہو، لقب ہو، تخلص ہو وغیرہ وغیرہ۔ (میری ذاتی تحقیق میں ذاتی اور شخصیت دونوں کے اعداد لینے چاہئیں) غیر انبیاء کے اس طریقہ کے مطابق شخصیت کے اعداد لینے کے لئے مخروطی طریقہ استعمال کرنا ہے۔ یعنی دو ہندسوں کے مجموعہ کا مفرد نیچے لکھنا ہے۔ مثال کے طور پر ایک شخص کا نام محمد شاہد ہے۔ اس کا مخروطی طریقہ سے حدر یہ ہوگا۔

د	ح	ح	م
۴	۴	۸	۴
۸	۳	۳	
۲	۶		
۸			

د	ہ	ا	ش
۴	۵	۱	۳
۹	۶	۴	
۶	۱		
۷			

اب ۸ میں ۷ جمع کرنے سے ۱۵ حاصل ہوئے۔

(۲) تاریخ پیدائش کا مفرد عدد: تاریخ پیدائش کا مفرد عدد لینے کے لئے تاریخ پیدائش، ماہ پیدائش اور سن عیسوی پیدائش سب کو جمع کر کے ایک مفرد عدد لینا ہے۔ شخصیت کا نمبر اور تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ان دونوں معلومات کو آپس میں جمع کرنا ہے اور اس حاصل کو دیئے گئے چارٹ میں تلاش کرنا ہے۔ اگر موجود ہے تو ٹھیک ہے اگر موجود نہیں ہے تو اس حاصل کو مزید جمع کریں اور اس وقت تک جمع کرتے رہیں جب تک مجموعہ چارٹ میں موجود نہ ہو۔

(۳) مخصوص سال کے حالات وواقعات:

جانچنے کے لئے شخصیت کے نمبر میں اس سال کے نمبر جمع کریں اگر برج اور ستاروں کے اعداد کو بھی مدنظر رکھتے ہوئے حساب کیا جائے تو بہت ہی نتیجہ خیز بات اور جوابات سامنے آئیں گے۔

اعداد کے اوصاف، خواص اور اثرات

(۱) خوش قسمت عدد ہے، خود اعتمادی، تکنیکی بنیاد پر کامیابیاں، خوش بختی

(۲) بدقسمت نمبر ہے، جدوجہد، دشمنی، حادثات، جنس مخالف سے نقصان۔

(۳) خوش قسمت نمبر ہے کامیابیاں، مسرور فیات، خوش قسمتی، دوستی، محبت، شادی سے فوائد۔

(۴) اتفاقیہ واقعات اور تبدیلیاں سخت جدوجہد کے بعد کامیابی۔

(۵) منفی جدوجہد، ناگہانی واقعات۔

(۶) خطرات وحادثات بالخصوص جنس مخالف کی طرف سے۔

(۷) نیک نام عزت، شہرت، کامیابیاں، فتح مندی۔

(۸) اتفاقی، قانون چارہ جوئی، حادثات، نقصان۔

(۹) خوش قسمتی، عزت، شہرت، دولت، کامیابیاں۔

(۱۰) متزلج صفات کا حامل ہے، عروج کے بعد زوال دوسروں سے امداد وتعاون بدشگونی۔

(۱۱) جدوجہد اور ثابت قدمی سے مشکلات پر قابو پانا اور کامیاب ہونا خفیہ دشمنوں سے خطرات، فریب دہنا بازی۔

(۱۲) اتفاقیہ اور غیر متوقع واقعات جنس مخالف اور دوستوں سے نقصان۔

(۱۳) حادثہ، خواہشات کی ناکامی۔

(۱۴) مقدمہ بازی سے نقصان، جلد بازی اور مسکون مزاجی سے بگاڑ۔

(۱۵) ازدواجی اور بچوں کے مسائل، منفی اثرات، خطرات۔

(۱۶) شکست، حادثات، کمزوریاں۔

(۱۷) غیر یقینی صورت حال کے بعد کامیابی کا سفر۔

(۱۸) محبت میں مشکلات، خفیہ مخالفت وخطرات۔

(۱۹) عزت، شہرت، شادی، خوش قسمتی کا سبب، دولت۔

(۲۰) رکاوٹیں، مشکلات، قید، بیماری۔

(۲۱) اعلیٰ مرتبہ کا حصول، کامیابیاں، خوشیاں۔

(۲۲) الجھن کامیابی جو شدید ناکامیوں کا موجب ہوں، بیماری، قید۔

(۲۳) عزت، شہرت، دولت، بااختیار مقام۔

(۲۴) وسیع حلقہ احباب، جو کردار کو سنوارنے میں مدد دیں کامیابیاں۔

(۲۵) کامیابیاں فوائد۔

(۲۶) شراکت سے نقصان، ازدواجی جھگڑے، جوا سے نقصان۔

(۲۷) کامیاب زندگی، دوسروں سے امداد اور تعاون۔

(۲۸) برا حلقہ احباب، مقدمہ بازی، لڑائی جھگڑے سے نقصان۔

(۲۹) شراکت اور دوستوں سے امداد وتعاون اور فوائد۔

(۳۳) مصیبت، لاچاری، بے وفائی۔

(۵۱) طاقت ور دشمنوں سے نقصان، ناگہانی واقعات۔

(۵۵) کامیابیوں کے بعد زوال کا خطرہ، لیکن ثابت قدمی سے عزت ووقار میں اضافہ۔

(۶۵) شادی خوش قسمتی کا سبب ہے، صاحبان اقتدار سے فوائد لیکن طاقتور دشمنوں سے نقصان کا خطرہ۔

(۶۹) خوش قسمت، اعلیٰ علمی وفنی قابلیت کی بنا پر کامیابیاں۔

(۷۱) مسلسل جدوجہد۔

(۹۰) کامیابی کے بعد کامیابی۔

□□□□□□□□

قسط نمبر ۱۰

انسان اور شیطان کی کشمکش

اسلم راہی

جب اس ایلچی نے واپس آکر افتاح کو اپنی اس سفارت کی ناکامی کی خبر دی تو افتاح نے جنگ کی تیاریاں شروع کردیں۔ وہ ہر حال میں بنی اسرائیل کو عمونیوں کی خون ریزی اور تباہی اور بربادی سے بچانا چاہتا تھا اس نے اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے ایک جرار لشکر تیار کیا اور جس روز اس نے اس لشکر کے ساتھ عمونیوں کی سرکوبی کے لئے روانہ ہونا تھا اس روز اس نے اپنے رب کے حضور انتہائی عاجزی اور انکسار سے یہ منت مانی کہ اگر خداوند نے اس کو عمونیوں کے مقابلے میں فتح مند کیا تو اس فتح کے بعد جب وہ واپس اپنے گھر آئے گا تو اس وقت کوئی بھی اس کے گھر سے نکل کر اس کے استقبال کو آئے گا وہ اسے خداوند کی خوشنودی کے لئے سوختنی قربان کردے گا۔ یہ منت ماننے کے بعد افتاح اپنے لشکر کے ساتھ مصفاۃ شہر سے کوچ کر گیا۔

اس طرح بنی اسرائیل اور عمونیوں کے درمیان ہولناک جنگ ہوئی جس میں بنی اسرائیل فتح مند رہے اور عمونیوں کو عبرت خیز شکست ہوئی اور افتاح نے یہ یلغار اور پیش قدمی کرتے ہوئے عمونیوں کے بڑے بڑے شہروں پر قبضہ کرلیا۔

اس فتح کے بعد افتاح جب مصفاۃ شہر میں اپنے گھر کے پاس آیا تو اس نے دیکھا کہ اس کی بیٹی دف بجاتی اور ناچتی ہوئی اس کے استقبال کے لئے گھر سے نکل آئی اور وہی بیٹی افتاح کی واحد اولاد تھی۔ اس کے سوا کوئی اس کا بیٹا یا بیٹی نہ تھی۔ افتاح نے جب دیکھا کہ اس کی اکلوتی بیٹی دف بجاتی ہوئی ناچتی ہوئی اور خوشی کا اظہار کرتے ہوئے اس کے استقبال کو گھر سے نکلی ہے تو وہ انتہائی غمگین ہوا پھر اس نے اپنے کپڑے پھاڑ کر کہا۔ "ہائے حیف میں تنہا رہ گیا۔" پھر جب اس کی بیٹی اس کے قریب آئی تو اس نے اپنی اس بیٹی کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ "اے میری بیٹی تو نے مجھے زیر اور پست کر کے رکھ دیا ہے اور تو لوگ مجھے دکھ دیتے ہیں ان میں اب تو بھی شامل ہوگئی ہے کیونکہ میں نے اس جنگ میں نہ ہونے سے قبل اپنے خداوند کے حضور بڑی عاجزی اور انکسار کے ساتھ منت مانگی تھی کہ اگر خداوند نے مجھے عمونیوں کے مقابلے میں فتح مند رکھا تو میں جو بھی کوئی میرے گھر سے پہلے نکل کر میرے استقبال کو آئے گا میں اسے سوختنی قربان کردوں گا پس اے میری بیٹی اب مجھے تیری ہی سوختنی قربانی دینی ہوگی کیونکہ میں نے خداوند کو زبان دی ہے اور اس سے میں پلٹ نہیں سکتا۔" اس سوختنی قربانی کے بعد میں یعنی کہ تیرا باپ اکیلا رہ جاؤں گا اور تجھے یاد کر کر کے روتا رہوں گا اور آہیں بھرتا رہوں گا۔"

افتاح کی اس گفتگو کے جواب میں اس کی بیٹی نے اسے مخاطب کر کے کہا۔ "اے میرے باپ تو نے اگر خداوند کو زبان دی ہے تو جو کچھ تیرے منہ سے نکلا ہے وہی تو میرے ساتھ کر گزر۔ اس لئے کہ خداوند نے تیرے دشمنوں یعنی بنی عمون سے تیرا انتقام لیا اور ان کے مقابلے میں تجھے کامیاب اور کامران رکھا۔ پس اس جنگ پر روانہ ہونے سے پہلے اے میرے باپ تو نے جو منت مانی تھی تو بہ خوشی اس کی تکمیل کر پر اے میرے باپ اس موقعے پر میں آپ سے صرف یہ گزارش کروں گی کہ اس قربانی سے پہلے مجھے صرف دو مہینے کی مہلت دی جائے تاکہ میں اپنی ہمجولیوں کے ساتھ مصفاۃ شہر کے ان پہاڑوں پر جا کر اپنے کنوارے پن پر ماتم کرتی پھروں۔"

اس پر افتاح نے اپنی بیٹی کو ایسا کرنے کی اجازت دیدی اور وہ اپنی ہمجولیوں کو لے کر مصفاۃ شہر کے کوہساروں پر لگاتار دو ماہ تک ماتم کرتی رہی۔ جب یہ دو ماہ پورے ہوگئے تو واپس وہ اپنے باپ کے پاس آئی اور جس طرح افتاح نے منت مانی تھی اس کی منت کے مطابق اس کی بیٹی کی سوختنی قربانی کردی گئی تھی۔ اس کے بعد بنی اسرائیل نے افتاح کو اپنا حکمراں بنالیا تھا۔

افتاح کے بعد ایصان نام کا ایک شخص بنی اسرائیل کا قاضی مقرر ہوا اور اس کی سرگ کے بعد ایلون اسرائیل کا قاضی مقرر ہوا اور اس ایلون کے بعد عبدون بنی اسرائیل کا حاکم اور قاضی مقرر کیا گیا۔ اس عبدون کے بعد بنی اسرائیل ایک بار پھر بت پرستی اور شرک میں مبتلا ہوگئے اور ان کی انہیں سزا یہ ملی کہ ان کی ہمسایہ قوم فلسطین نے ان پر حملے شروع کردیئے اور آخر کار ان فلسطینیوں نے بنی اسرائیل کو اپنے سامنے زیر اور مغلوب کرلیا۔ یوں بنی اسرائیل پر فلسطی غالب رہے اور وہ ان پر حکومت کرتے ہوئے ایک طرح سے ان کے ساتھ غلاموں جیسا سلوک کرنے لگے۔

◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆

عزازیل اپنے ساتھیوں کے علاوہ عارب، یوساعیط، قب اور خوفہ کے ساتھ ہندوستان کے جنوبی حصے میں پہل نور پر نمودار ہوا اور اس کوہستان کی چوٹی پر کھڑے ہو کر اس نے سب کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ "اے میرے عزیزو ایسا لگتا ہے کہ ہندوستان کی سرزمین میں بھی یوتاف کے مقابلے میں ہمیں ناکامی کا منہ دیکھنا پڑے گا اور نیکی اور خیر کے مقابلے میں بدی اور باطل سرنگوں

ہوئے ہیں۔ اے میرے عزیز ان سرزمینوں کے اندر رام نیکی کی ایک علامت تھا۔ میں نے کوشش کی کہ اسے اپنی طرف سے خراب اور اذیت میں مبتلا کر کے بدی کی طرف مائل کروں لیکن شروع میں یونائف ہمارے آڑے آیا اور اس نے نہ صرف رام کی مدد کی بلکہ ہمارے مقابلے میں اس نے رام کو کامیاب اور کامران کیا۔

پھر اے میرے عزیز واس کے بعد یونائف یہاں سے مصر کی سرزمینوں کی طرف چلا گیا اور اس کی خیر موجودگی سے فائدہ اٹھا کر میں نے رام کو بدراہ کرنے کی کوشش کی، تم نے دیکھا اجودھیا شہر کی بوڑھی عورت منتھرا کی مدد سے رام اور اس کی بیوی سیتا کو ہم نے اجودھیا شہر سے نکال کر بن باس کاٹنے پر مجبور کر دیا تھا۔ یہاں کامیابی کے بعد میں نے رام سیتا کے خلاف دوسری کامیابی حاصل کرنے کی کوشش کی اور وہ اس طرح کہ میں نے سیتا کے متعلق لنکا کے راجا راون کو ابھارا اور اسے برانگیختہ کیا جس کے نتیجے میں راون سیتا کو ہماری مدد سے اس کی کٹیا سے اٹھا کر لے گیا لیکن وہ راون ایسا بدبخت نکلا کہ وہ سیتا کے ساتھ شادی کرنے میں ناکام رہا۔ اس دوران رام اور اس کا بھائی لچھمن جنوبی ہند کے حکمراں ہنومان کی مدد حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا اور اسی ہنومان کے لشکر کی مدد سے انہوں نے سیتا کو راون سے چھڑا لیا اور اب یہی رام اور سیتا اپنے آبائی شہر اجودھیا میں پرسکون زندگی بسر کر رہے ہیں۔

اے میرے عزیزو میں سمجھتا ہوں کہ ان سرزمینوں کے اندر ہم سب یونائف اور رام کے مقابلے میں ناکام رہے ہیں اور ایک بار پھر گناہوں اور برائیوں پر نیکی اور خیر کا غلبہ ہو گیا ہے پر تم جانتے ہو کہ میں شکست اور ہار ماننے والا نہیں ہوں۔ میں تو ضرب پر ضرب لگانے کا عادی ہوں اور اس ضرب کے کیا نتائج نکلتے ہیں اس کی میں کم ہی پرواہ کرتا ہوں۔ میرا کام ہر صورت اور ہر حالت میں لوگوں کو باطل، گناہ اور بدی کے لئے تیار کرنا ہے آگے اس کے نتائج اور اثرات کیا ہوتے ہیں ان کو میں کم ہی وقت دیتا ہوں۔ اے میرے عزیزو ابھی تھوڑی دیر تک ہم یہاں سے اپنی ایک نئی منزل اور نئی مہم کی طرف کوچ کریں گے۔"

اس پر قب نے عزازیل کو مخاطب کرتے ہوئے پوچھا۔ "اے آقا ہماری نئی منزل اور نئی مہم کس طرف ہوگی۔؟"

اس پر عزازیل ذرا مسکرایا پھر اس نے قب کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ "اے قب میرے عزیز ہماری اگلی مہم مغربی اور وسطی افریقہ کا وہ حصہ ہے جہاں جھیل میرو کے کنارے ان گنت بستیاں آباد ہیں اور جہاں روفاش گناہ اور بدی پھیلانے میں سرگرم ہے۔

اے میرے عزیزو روفاش اور اس کی بہن قرطیسہ کے متعلق میں تم سب کو پہلے ہی تفصیل سے بتا چکا ہوں کہ وہ دونوں بہن بھائی مافوق الفطرت ہیں اور انسانی خمیر رکھنے کے ساتھ ساتھ وہ اپنے اندر شیطانی ہیبت اور فطرت بھی رکھتے ہیں اور میرے دوسرے ساتھی جو جنات سے ہیں۔ ہم سب یہاں سے مغربی اور وسطی افریقہ میں جھیل میرو کے کنارے کی بستیوں کا رخ کریں گے اور وہاں پر روفاش کے ساتھ مل کر یونائف اور اس کی قوتوں کے خلاف کام کریں گے۔"

عزازیل تھوڑی دیر تک خاموش رہا اور اپنے اردگرد اور اپنے اطراف واکناف کا جائزہ لیتا رہا پھر اس نے دکھ اور غم آمیز آواز میں سب کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ "آہ! یہ وہی جبل نور ہے جہاں پر پہلے انسان آدم علیہ السلام نے اپنی زندگی کے آخری لمحات گزارے اور انہی کو ہستانوں کے غار کے اندر اس کی لاش کو رکھا گیا تھا اور یہیں جبرائیل کی رہنمائی میں اس کا جنازہ پڑھا گیا تھا اے عارب، بیوسا اور نبیط تمہیں یاد ہوگا کہ یہیں اس کوہستان پر میری تم تینوں سے ملاقات ہوئی تھی اور تمہارے ناسوت پر میں نے ایک خاص عمل کر کے تمہارے ناسوت کو صدیوں پر محیط زندگی میں تبدیل کر کے رکھ دیا تھا۔ اے عارب، یہ وہی جگہ ہے جہاں پر یونائف نے آدم علیہ السلام کی لاش کی حفاظت کرتے ہوئے تمہارے بھائی کو قتل کر دیا تھا۔ آہ! یہ وقت کسی کے لئے رکتا نہیں ہے اور اس کائنات کے اندر رائج فطرت کے قوانین اپنے آپ کو کسی خواہش کے مطابق نہیں ڈھالتے۔" یہاں تک کہنے کے بعد عزازیل خاموش ہو گیا وہ کچھ اداس اور ملول سا دکھائی دے رہا تھا۔

عزازیل جب خاموش ہوا تو قب نے اسے مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ "اے آقا آپ نے تھوڑی دیر پہلے کہا تھا کہ یونائف اس وقت مغربی سرزمینوں کے اندر ہے۔ کیا آپ ہمیں یہ نہ بتائیں گے کہ اس وقت وہ کہاں ہے اور کن کارگزاریوں میں لگا ہوا ہے۔"

قب کے اس سوال کے جواب میں عزازیل بولا۔ "اے میرے رفیقو! یونائف روفاش اور قرطیسہ دونوں بہن بھائیوں کے خلاف سرگرم عمل ہو چکا ہے۔ اس نے ان بستیوں کے اندر یہ بات عیاں کر کے رکھ دی ہے کہ روفاش ہی وہ مافوق الفطرت ہستی ہے جو چیچک کے روپ میں ظاہر ہو کر جھیل میرو کی بستیوں میں تباہی اور بربادی پھیلانے کا کام کرتا ہے اور اے میرے عزیزو! اس کے علاوہ یونائف نے روفاش اور اس کی بہن کے درمیان پھوٹ ڈال دی ہے۔ میں نے تمہیں پہلے ہی بتا رکھا ہے کہ روفاش اور اس کی بہن قرطیسہ کی فطرت میں بڑا فرق ہے۔

یونائف نے روفاش اور قرطیسہ کے درمیان نفرتوں کی دیواریں کھڑی کر دی ہیں۔ اس نے نہ صرف یہ کہ قرطیسہ کے ساتھ شادی کر لی ہے بلکہ ایک عجیب حکمت عملی اختیار کر کے اس نے یہ بھی ثابت کر دیا ہے کہ چیچک دراصل روفاش ہی ہے۔ لہٰذا اے میرے عزیزو! ہم یہاں سے افریقہ کے مغربی اور وسطی حصوں کا رخ کریں گے اور وہاں پر روفاش کے ساتھ مل کر یونائف کا مقابلہ

کریں گے اور اے قیب میں نے فیصلہ کرلیا ہے کہ اس بار میں تمہیں اور روفاش کو ایک ساتھ یوناف پر آزماؤں گا اور مجھے امید ہے کہ نتائج ہمارے ہی حق میں ہوں گے۔

اے میرے ساتھیو! ابھی تھوڑی دیر بعد ہم یہاں سے افریقہ کی طرف کوچ کریں گے لیکن یہ سفر ہم فلسطین کے راستے کریں گے تاکہ افریقہ کی طرف جاتے ہوئے ہم یہ بھی اندازہ کرتے جائیں کہ بنی اسرائیل کو ہم کس قدر خداوند سے دور اور حق سے برانگیختہ کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں اور ان بنیادوں پر بنی اسرائیل کا مکمل طور پر جائزہ لینے کے بعد ہم افریقہ کا رخ کریں گے اور وہاں ہم یوناف کے مقابلے میں روفاش کی مدد کرکے اسے یوناف پر کامیاب اور کامران بنائیں گے اے میرے ساتھیو آؤ اب فلسطین کے راستے افریقہ کا رخ کریں۔ اس کے ساتھ ہی عزازیل اپنے ساتھیوں کے ساتھ وہاں سے غائب ہوگیا۔

◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆

عزازیل اپنے سارے ساتھیوں کے ساتھ جس وقت فلسطین کی بستی صرعہ کے پاس سے گزر رہا تھا تو بستی سے باہر ویرانوں کے اندر اس نے دیکھا کہ ایک جوان کو ہستانوں اور چٹانوں کے اندر ایک خونخوار اور توانا شیر کے ساتھ برسرپیکار تھا۔ وہ بار بار حملہ آور ہوئے شیر کو اپنے دونوں ہاتھوں سے اٹھاتا اور چٹانوں پر اسے پٹخ دیتا، قریب ہی ایک بلند چٹان کی آڑ میں ایک بوڑھا دوسارا منظر دیکھ رہا تھا۔ عزازیل بھی اپنے ساتھیوں کے ساتھ ایک بڑی چٹان کے پیچھے نمودار ہوا اور چٹانوں سے گھری ہوئی وسیع جگہ وہ اس جوان اور خونخوار شیر کا مقابلہ بڑی دلچسپی سے دیکھنے لگا۔ عزازیل اور اس کے ساتھیوں کے دیکھتے ہی دیکھتے اس اجنبی جوان نے خونخوار شیر کو چٹانوں پر پٹخ پٹخ کر مارڈالا پھر وہ جوان وہاں سے فوراً نکل کر چلا گیا۔

اس جوان کے چلے جانے کے بعد وہ بوڑھا جو چٹان کے پیچھے یہ مقابلہ بڑے غور سے دیکھ رہا تھا، چٹان سے باہر نکل آیا۔ اس دوران عزازیل اپنے ساتھیوں کے ساتھ اس بوڑھے کی طرف گیا اور اسے مخاطب کرتے ہوئے پوچھا "اے بزرگ تم کون ہو اور تھوڑی دیر قبل جو یہ سامنے چٹانوں سے گھرے ہوئے میدان کے اندر ایک جوان شیر سے مقابلہ کرنے کے بعد اور شیر کا خاتمہ کرکے یہاں سے چلا گیا وہ کون ہے۔؟"

اس پر اس بوڑھے نے تھوڑی دیر کے لئے غور اور حیرت انگیز انداز میں عزازیل اور اس کے ساتھیوں کی طرف دیکھا پھر عزازیل کے سوال کا جواب دینے کے بجائے اس نے اُلٹا عزازیل سے سوال کیا۔ "پہلے تم مجھے بتاؤ کہ تم لوگ کون ہو اور کیسے یہاں آن نمودار ہوئے ہو۔"؟

اس پر عزازیل مسکرایا اور بڑی نرمی سے اس بوڑھے کو مخاطب کرتے ہوئے اس نے کہا۔ "اے میرے محترم! ہم تو اجنبی اور مسافر ہیں۔ اس وقت فلسطین کی ان سرزمینوں سے نکل کر ہم تو جنوب مغرب کا رخ کررہے تھے کہ چٹانوں سے گھری ہوئی اس وادی پر ہماری نظر پڑگئی۔ سو ہم یہاں رک گئے۔"

عزازیل کی اس بات کے جواب میں اس بوڑھے نے پرسکون اور مطمئن انداز میں کہا۔ "اے اجنبیو! میرا تعلق بنی اسرائیل سے ہے۔ یہ جوان جو ابھی تھوڑی دیر پہلے اس شیر سے مقابلہ کررہا تھا اس کا نام سمسون ہے۔ یہ کون ہے اور کیوں ایسا طاقتور ہے یہ ایک لمبی داستان ہے، اے اجنبیو اگر تم یہ لمبی داستان سننا پسند کرو تو میں تمہیں سناؤں۔"؟

اس پر عزازیل نے اپنی دلچسپی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ "ہاں اے میرے بزرگ! ہم ضرور اس داستان کو سننا پسند کریں گے۔"

عزازیل کے کہنے پر وہ بوڑھا ایک پتھر پر بیٹھ گیا۔ عزازیل اور اس کے سارے ساتھی بھی اس بوڑھے کے سامنے پتھروں پر بیٹھ گئے، تب اس بوڑھے نے کہنا شروع کیا۔

"اے میرے عزیز بنی اسرائیل کے قبیلے دانیوں میں منوحہ نام کا ایک شخص ہے جو صرعہ نام کی بستی میں رہتا ہے اس منوحہ کی بیوی بانجھ تھی سو اس کے کوئی بچہ نہ ہوا۔ پھر ایک روز اے میرے عزیزو! ایسا ہوا کہ خداوند کا فرشتہ اس عورت کو دکھائی دیا اور اس عورت کو مخاطب کرکے کہا دیکھ تو بانجھ ہے اور تیرے بچہ نہیں ہوتا پر عنقریب تو حاملہ ہوگی اور تیرے ہاں بیٹا ہوگا، سو خبردار اس دوران مے یا نشے کی چیز مت پینا اور نہ کوئی ناپاک چیز کھانا دیکھ تو حاملہ ہوگی تو تیرے بیٹا ہوگا۔ اور اپنے اس ہونے والے بیٹے کے سر پر کبھی استرا نہ پھیرنے دینا اس لئے کہ وہ لڑکا پیٹ ہی سے خداوند کا نذیر ہوگا اور یہ کہ وہ بنی اسرائیل کو فلسطینیوں کے ہاتھوں سے رہائی اور نجات دینا شروع کرے گا۔

اس عورت نے گھر جاکر یہ سارا واقعہ اپنے شوہر منوحہ سے بیان کیا اور اس نے بتایا کہ یوں ایک شخص میرے پاس آیا جو شاید خداوند کا فرشتہ تھا، انسانی صورت میں، میں نے اس سے یہ نہیں پوچھا کہ تو کہاں سے آیا ہے اور نہ اس نے مجھے اپنا نام ہی بتایا پر اس نے مجھ پر انکشاف ضرور کیا کہ تو بانجھ ہے تو حاملہ ہوگی اور تیرے ہاں بیٹا ہوگا سو تو اس دوران مے یا نشے کی چیز نہ پینا اور نہ کوئی ناپاک چیز کھانا کیونکہ وہ لڑکا پیٹ ہی سے اپنے مرنے کے دن تک خداوند کا نذیر ہوگا۔ اپنی بیوی سے حالات سن کر منوحہ نام کا وہ شخص بڑا حیران اور پریشان ہوا اور وہ یہ سوچنے لگ گیا تھا کہ آخر ہمارے ساتھ کیا معاملہ ہونے والا ہے۔"

اور اے اجنبیو! ایک رات پھر ایسا ہوا منوحہ اپنے رب کے حضور سربسجود ہوا عبادت کرتا رہا اور پھر اس نے دعائیہ انداز میں اپنے خداوند سے التماس کی اے خداوند! میں تیری منت کرتا ہوں کہ وہ شخص جو میری بیوی سے ہم کلام ہوا تھا وہ پھر ہمارے پاس آئے اور ہمیں یہ سکھائے کہ ہم اس پیدا ہونے والے لڑکے

کے معاملے میں کیا کچھ کریں۔

پس خداوند نے منوحہ کی اس دعا کو قبول کیا اور خداوند کا فرشتہ انسانی صورت میں اس عورت کے پاس اس وقت آیا جب وہ اکیلی کھیت میں کام کر رہی تھی اور اس کا شوہر اس کے ساتھ نہ تھا، خداوند کے فرشتے کو انسانی صورت میں دیکھتے ہی وہ عورت اپنے گھر کی طرف بھاگی اور اپنے شوہر کو مخاطب کرتے ہوئے اس نے کہا تو نے جو دعا اپنے خداوند کے حضور مانگی تھی شاید وہ قبول ہوگئی اس لئے وہ شخص جسے میں خداوند کا فرشتہ سمجھتی ہوں وہ پھر آیا ہے اور اس وقت ہمارے کھیت کے اندر کھڑا ہے پس تو میرے ساتھ اس کے پاس چل اور تفصیل کے ساتھ اس سے گفتگو کر، اپنی بیوی کے اس انکشاف پر منوحہ بے حد خوش ہوا اور وہ اپنی بیوی کے ساتھ اس کھیت کی طرف بھاگنے لگا جہاں کچھ دیر پہلے اس کی بیوی کام کر رہی تھی۔

منوحہ اس شخص کے پاس آیا اور اسے مخاطب کرتے ہوئے بولا۔ اے اجنبی! کیا تو وہی ہے جو ایک بار پہلے بھی میری بانجھ بیوی کے پاس آیا تھا اور اسے اس کے بیٹے کی بشارت دی تھی۔" اس پر اس شخص نے منوحہ کو مخاطب کر کے کہا۔ اے منوحہ! میں وہی شخص ہوں جو ایک بار پہلے بھی تمہاری بیوی کے سامنے آیا تھا اور اے منوحہ تو یہ نہ سوچ کہ تیری بیوی بانجھ ہے اور اس کے ہاں اولاد کیسے ہوگی اس لئے کہ خداوند جو چاہتا ہے وہی ہوتا ہے۔ کیا تم نے سن نہیں رکھا کہ خداوند کے رسول ابراہیم علیہ السلام کی بیوی سارہ بھی تو بانجھ تھی۔ پس خداوند نے اسے بھی بیٹا عطا کیا؟ سو تو بھی یقین رکھ کہ تیری بانجھ بیوی کے ہاں بچہ ہوگا اور یہ میرے خداوند کا حکم ہے۔

اس شخص کی باتیں سن کر منوحہ بے حد خوش ہوا اور اسے مخاطب کر کے اس نے پھر کہا اے اجنبی! خدا کرے تیری یہ باتیں درست ثابت ہوں اور میرے ہاں لڑکا ہو اور یہ تو بتا کہ اس لڑکے کے معاملے میں ہمیں کیا کیا احتیاطی تدابیر کرنی چاہئے۔ اس پر وہ شخص پھر بولا۔ ان سب چیزوں سے پرہیز کرنا جن کا ذکر میں اس عورت سے پہلے ہی کر چکا ہوں۔ منوحہ کو ابھی تک یہ یقین نہیں تھا کہ وہ شخص انسانی روپ میں خداوند کا فرشتہ ہے۔ اس بنا پر اس نے اسے مخاطب کر کے کہا۔

اے میرے اجنبی! اگر تیری رضا ہو تو ہم تجھے تھوڑی دیر کے لئے روکیں اور اپنی بکری کا ایک بچہ بھون کر تیرے لئے تیار کریں کہ تو ہمارے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھائے۔ تب اس نے منوحہ کو جواب دیا۔ اے منوحہ! تو اگر مجھے روک بھی لے تو بھی میں تیری اس دعوت، تیرے اس کھانے میں شامل نہ ہو سکوں گا ہاں اگر تو ان باتوں کے جواب میں جو میں نے تم سے کی ہیں شکرانہ کے طور پر کچھ کرنا ہی چاہتا ہے تو پھر اپنے رب کے حضور بکری کے اس بچے کی سوختنی قربانی کر دے تا کہ ایسا کر کے تو اپنے رب کا شکر ادا کرے جو تیری بانجھ بیوی سے تجھے ایک نیک اور راست بچہ کی صورت میں عطا کرنے والا ہے۔

منوحہ نے ایک بار پھر اس شخص کو مخاطب کر کے کہا۔ اے اجنبی! تو ہمارے ساتھ بیٹھ کر کھانا نہیں کھا سکتا تو پھر ایسا کر ہمیں اپنا نام بتا دے تا کہ جب تو چلا جائے گا اور تیرے بعد اگر تیری کہی ہوئی باتیں سچی ہو جائیں اور میری بانجھ بیوی کے ہاں بیٹا ہو جائے تو پھر اس واقعے پر ہم کم از کم تیرا نام لے کر تیرا شکریہ اور تیرا اکرام تو کر سکیں۔ اس پر اس شخص نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اے منوحہ تو میرا نام کیوں پوچھتا ہے اور تجھے میرے اس نام سے کیا فائدہ ہوگا پس تو نے اگر کوئی نذر اتارنی ہے، کوئی شکریہ ادا کرنا ہے یا اس سلسلے میں کسی قسم کی قربانی ادا کرنی ہے تو وہ اپنے خداوند کے نام سے کر اس لئے کہ وہ ساری کائنات کا رب ہے اور وہی ساری کائنات کے لوگوں کو وہ کچھ دینے والا ہے جس کی کوئی پہلے سے امید نہیں کر سکتا۔ منوحہ نے پھر اس فرشتے سے التماس کرتے ہوئے کہا۔ اگر ایسا ہے تو میں نہ تیرا نام پوچھتا ہوں اور نہ تجھے اپنے ساتھ کھانے میں شریک کرتا ہوں پر تو میری بات ایک یہ تو مان کہ میں اپنے رب کے ہاں اس موقع پر سوختنی قربان کرنا چاہتا ہوں سو میری خواہش ہے کہ اس سوختنی قربانی تک تو ہمارے ساتھ رہے اس پر اس فرشتے نے کہا ہاں میں ایسا کرنے کے لئے تیار ہوں۔

پس منوحہ اور اس کی بیوی دونوں نے مل کر سوختنی قربانی کی تیاری شروع کی اور اس کا اہتمام انہوں نے ایک بلند چٹان کے اوپر کیا تھا اور خداوند کا وہ فرشتہ ان کے ساتھ تھا اور اس موقع پر اس فرشتے نے ایک عجیب کام یہ کیا کہ جب آگ کے شعلے اس مذبح پر سے آسمان کی طرف اٹھ رہے تھے تو وہ فرشتہ ان شعلوں کے اندر داخل ہوا اور ان شعلوں کے ذریعہ سے آسمان کی طرف بلند ہو کر منوحہ اور اس کی بیوی کی نگاہوں سے غائب ہو گیا۔ یہ سماں دیکھتے ہوئے منوحہ اور اس کی بیوی دونوں ہی اوندھے منہ زمین پر گر گئے۔ اس وقت منوحہ کو یقین آیا کہ تھوڑی دیر قبل وہ جس شخص سے باتیں کر رہا ہے وہ کوئی عام انسان نہیں بلکہ خداوند کا فرشتہ تھا۔ اس انکشاف پر اس کا دل خوف اور ڈر سے بھر گیا اور اس نے اپنی بیوی کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

اے میری رفیقہ تو دیکھتی ہے کہ ہم دونوں نے خداوند کے فرشتے کو دیکھ لیا ہے اور میرے دل میں اب یہ خوف بھر گیا ہے کہ چونکہ ہم دونوں نے خداوند کے فرشتے کو دیکھا ہے جو ایک خرق عادت سا کام ہے اور میرے دل میں یہ وسوسات اٹھنے لگے ہیں کہ میں اور تم دونوں ہی ہلاک ہو جائیں گے۔ منوحہ کی بیوی نے اپنے شوہر کو تسلی اور ڈھارس دیتے ہوئے کہا۔ نہیں ایسا ہرگز نہ ہوگا۔ ہمارا خداوند ہم سے راضی ہے اور وہ ہمیں اس عتاب میں مبتلا نہیں کرے گا۔ خداوند کا عذاب اس پر نازل ہوتا ہے جس پر وہ خفا ہوتا ہے جب کہ تو جانتا ہے کہ خداوند نے ہماری سوختنی قربانی کو قبول فرمایا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ

خداوند ہم سے راضی ہے لہٰذا ہمیں اس فرشتے کی پیش گوئی کے مطابق انتظار کرنا چاہئے تاوقتیکہ ہمارے ہاں وہ بیٹا پیدا ہو جس کی خوشخبری اس فرشتے نے دی ہے۔ اس پر منوحہ کی کچھ ڈھارس ہوئی اور پھر وہ میاں بیوی اپنے کھیت میں کام کرنے لئے چلے گئے۔"

وہ بوڑھا تھوڑی دیر کے لئے رکا پھر دوبارہ اس نے عزازیل اور اس کے ساتھیوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ "اے میرے عزیز اجنبیو! کچھ ہی عرصے بعد منوحہ کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا اور اب یہ لڑکا جوان ہو چکا ہے اور یہ لڑکا وہی ہے جو تھوڑی دیر قبل یہاں چٹانوں سے گھرے ہوئے میدان کے اندر شیر سے مقابلہ کر رہا تھا جس نے شیر کو اٹھا کر یوں چٹانوں پر پٹخ دیا جیسے کوئی عام آدمی بلی کے بچے کو پٹخ دیتا ہے۔ اے اجنبیو! اس جوان کا نام سمسون ہے اور میں نے اپنی زندگی میں اس جیسا قوت اور طاقت ور نوجوان نہیں دیکھا اس کے علاوہ یہ نوجوان انتہائی با اخلاق، باکردار اور نیک ہے۔ نیکی ہی کے فروغ کے لئے اپنی زندگی کو وقف کر رکھا ہے۔"

اپنی بات ختم کرنے کے بعد اس بوڑھے اسرائیلی نے اس بار عزازیل کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ "اے معزز اجنبی! میں نے تمہارے کہنے پر سمسون کے حالات تمہیں تفصیل سے سنا دیئے ہیں۔ میں یہاں سے گزر رہا تھا کہ اچانک اس کے ہاتھوں مرنے والا یہ طاقت ور اور توانا شیر اپنی کچھار سے نکلا اور سمسون پر اس نے حملہ کر دیا۔ سو میں اس چٹان کے پیچھے چھپ کر یہ اندازہ لگانے کے لئے رک گیا کہ دیکھوں اب یہ شیر سمسون کی کیا حالت کرتا ہے لیکن اس وقت میری حیرت کی انتہا نہ رہی جب سمسون نے اس شیر کو چٹان پر پٹخ کر ختم کر دیا۔ اے اجنبیو! جب کہ سمسون بھی جا چکا ہے تو مجھے بھی اجازت دو کہ میں اپنے گھر کی طرف لوٹوں۔"

اس پر عزازیل نے کہا۔ "اے بزرگ! تیرا شکریہ کہ تو نے سمسون سے متعلق ہمیں تفصیل سے آگاہ کیا۔ اب تم جا سکتے ہو۔"

اس بوڑھے کے جانے کے بعد عزازیل نے اپنے ساتھیوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ "اے میرے عزیزو! ہمارے لئے ایک اور مسئلہ اٹھ کھڑا ہوا ہے۔ یہ سمسون جس نے ابھی تھوڑی دیر پہلے چٹانوں میں گھرے ہوئے سامنے والے میدان میں شیر کا خاتمہ کیا ہے یہ بھی یوناف کی طرح نیکی ہی کا ایک نمائندہ ہے، پس ہمارا فرض بنتا ہے کہ نیکی کے اس نئے نمائندے کو اپنے کرب اور عذاب میں ڈال کر اسے نیکی کے فروغ سے روک دیں پس میرا لائحہ عمل یہ ہوگا کہ یہاں سے اب مغربی افریقہ کے مشرقی حصے کا رخ کریں گے اور وہاں جھیل میرو کے کنارے روفاش کو یوناف کے مقابلے میں مدد بہم پہنچانے کے بعد اور وہیں پر قرطیہ کا خاتمہ کر کے ہم دوبارہ ان سرزمینوں کا رخ کریں گے تاکہ یہ نیکی کے فروغ کے لئے کام نہ کر سکے لہٰذا آؤ میرے ساتھیو یہاں سے جھیل میرو کی طرف کوچ کریں۔" اس کے ساتھ ہی عزازیل اپنے ساتھیوں کے ساتھ فلسطین کے کوہستانی سلسلے میں روپوش ہو گیا۔

◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆

جس رات روفاش کو لوہے اور لکڑی کے پنجرے میں بند کر کے یوناف نے اس کا راز فاش کیا تھا اس کے دوسرے روز سردار مجستا اور یوناف دیوان خانے میں بیٹھے ہوئے تھے جب کہ قرطیہ حویلی کے اندرونی حصے میں کام کر رہی تھی کہ سردار مجستا نے یوناف کو مخاطب کرتے ہوئے پوچھا۔ "اے یوناف میرے عزیز! ایک بات میری سمجھ میں نہیں آئی کہ میرا بیٹا ہو کر اس روفاش نے کیسے چھپنے کی فطرت اختیار کر لی اگر وہ ایسا ہے تو پھر میری بیٹی قرطیہ کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے۔ میں سمجھتا ہوں اگر روفاش سے مجھے خطرہ ہے تو ایسا ہی خطرہ مجھے قرطیہ سے بھی ہو سکتا ہے تو کیا مجھے روفاش کے ساتھ ساتھ قرطیہ سے بھی محتاط رہنا چاہئے۔؟"

اس پر یوناف نے ہلکی ہلکی مسکراہٹ سے کہا۔ "اے سردار مجستا تمہارے اندازے اور تمہارے اندیشے درست نہیں ہیں۔ قرطیہ تمہیں ایسا ہی عزیز رکھتی ہے جیسے ایک بیٹی اپنے باپ کو رکھتی ہے لہٰذا روفاش کی طرح تمہیں قرطیہ سے کوئی خطرہ نہیں ہے۔ ہاں اس موقع پر میں یہ بات ضرور کہوں گا کہ روفاش اور قرطیہ دونوں تمہاری اولاد نہیں ہیں۔"

اس پر سردار مجستا نے چونکتے ہوئے پوچھا۔ "اے یوناف یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ یہ روفاش اور قرطیہ کیسے میری اولاد نہیں ہیں۔؟"

یوناف نے تھوڑی دیر غور سے سردار مجستا کی طرف دیکھا پھر اس نے سردار کو ساری حقیقت بتا دی۔

یوناف تھوڑی دیر رکا پھر کہنے لگا۔ "اے سردار مجستا اس خونخواری میں اگر قرطیہ بھی ملوث ہوتی تو میں ہرگز اس سے شادی نہ کرتا اور اے سردار مجستا تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ تمہارے بیٹے اور تمہاری بیٹی کے قتل میں یہ قرطیہ شامل نہیں ہے اور میں تمہیں اس بات کی بھی ضمانت دیتا ہوں کہ قرطیہ سے تمہیں کسی بھی قسم کا کوئی خطرہ نہیں اس لئے کہ وہ تمہیں ایسا ہی عزیز رکھتی ہے جس طرح ایک بیٹی اپنے ایک حقیقی باپ کو عزیز رکھتی ہے۔ لہٰذا اب اصل دشمن روفاش ہے جس سے اے مجستا نہ صرف تمہیں بلکہ بستی کے دوسرے لوگوں کو بھی خطرہ ہے اس لئے کہ آدم خوری اس کی جبلت اور خونخواری اس کی عادت اور ضرورت بن چکی ہے۔"

سردار مجستا تھوڑی دیر تک گردن جھکائے کچھ سوچتا رہا پھر اس نے آہستہ آہستہ اپنی گردن سیدھی کی، چند ثانیوں تک یوناف کی طرف دیکھا پھر اس نے مدھم سی آواز میں کہا۔ "اے یوناف میں تمہارے کہنے پر اعتبار کرتا ہوں، میں قرطیہ کو اپنی بیٹی جیسا ہی جانوں گا پر اب میری تم سے یہ گزارش ہے کہ کسی

نہ کسی طرح روفاش پر قابو پانے کی کوشش کرو۔ یہ تم جانتے ہو کہ اب وہ ضرور میرا خاتمہ کرنے کی کوشش کرے گا۔ لہٰذا اے یوناف تم سے میری گزارش ہے کہ اپنی ساری قوتوں کو کام میں لاتے ہوئے ہر صورت میں اور جلد از جلد اس کا خاتمہ کرنے کی کوشش کرو ورنہ یہ ضرور میرا خاتمہ کر کے رہے گا۔"

یوناف نے سردار مجستا کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اور اسے ڈھارس دیتے ہوئے کہا۔ "اے سردار مجستا تم فکر مند نہ ہو میں اور قرطیسہ جب تک تمہاری حویلی کے اندر ہیں روفاش تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا اور جب میں یہاں سے ادھر جایا کروں گا اپنی ایک سری قوت کو تمہاری حفاظت پر لگا جایا کروں گا اور اس طرح مجھے امید ہے کہ روفاش کا خاتمہ کرنے تک میں اس سے ضرور تمہاری حفاظت کرتا رہوں گا۔"

اچانک ایلیکا کہتے کہتے یوناف رک گیا کہ اسی لمحے ایلیکا نے اس کی گردن پر ریشمی لمس دیا اور اس کے ساتھ ہی ایلیکا کی آواز یوناف کی سماعت سے ٹکرائی۔ "اے یوناف میرے حبیب اب تم سنبھل کر محتاط ہو جاؤ۔ عزازیل اپنے ساتھیوں کے علاوہ خوف، مارب، بیوسا اور ہیطہ کے ساتھ یہاں ان سرزمینوں میں داخل ہو گیا ہے اور ظاہر ہے کہ وہ تمہارے مقابلے میں روفاش کی مدد کریگا۔ لہٰذا اے یوناف اب ہمارے مقابلے میں ایک طرح سے ہمارے سارے دشمن اکٹھے ہوئے ہیں۔ لہٰذا میں مشورہ دوں گی کہ ان کے مقابلے میں محتاط اور مستعد رہنا ہوگا اور اے یوناف یہ بھی سن رکھو کہ عزازیل میرے خیال میں اپنا پہلا ہدف قرطیسہ کو بنانے کی کوشش کرے گا اس لئے کہ قرطیسہ اپنی شیطانی فطرت سے بغاوت کرنے کے بعد تمہارا ساتھ دے رہی ہے۔ عزازیل کسی طور پر بھی پسند نہ کرے گا کہ کوئی ایسی لڑکی جس کا تعلق اسی کی نسل سے ہو۔ وہ تمہارا ساتھ دیتے ہوئے نیکی کی راہ پر گامزن ہو۔ لہٰذا عزازیل اور اس کے ساتھیوں کے مقابلے میں تمہیں اپنے ساتھ قرطیسہ کا بھی دفاع کرنا ہوگا ورنہ یاد رکھو عزازیل نے قرطیسہ پر قابو پالیا تو وہ اسے بھی ان راہوں پر ڈال دے گا جن راستوں پر روفاش اس وقت چل رہا ہے۔"

ایلیکا جب اپنی بات ختم کر چکی تب یوناف نے زور زور سے قرطیسہ کو پکارنا شروع کر دیا اور اس پکار کے جواب میں قرطیسہ بھاگتی ہوئی اور اپنے ہاتھ ایک صاف ستھرے کپڑے سے پونچھتی ہوئی دیوان خانہ میں داخل ہوئی اور اس نے پوچھا۔ "کیا آپ نے مجھے آواز دی۔؟"

اس پر یوناف نے اپنے سامنے ایک نشست کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ "اے قرطیسہ! یہاں بیٹھو اور میری بات غور سے سنو۔"

یوناف کے کہنے پر قرطیسہ اس کے سامنے بیٹھ گئی تب یوناف نے اسے مخاطب کر کے کہا۔ (باقی آئندہ)

Ph: 01336-224027 (O)
222701 (R)

مجرب تعویذات

یاد رکھئے کہ ہر معاملہ میں مؤثر حقیقی صرف خدا کی ذات ہے اور وہی جس کے لئے چاہتا ہے دواؤں اور تعویذات میں اثر پیدا کر دیتا ہے۔

خاتم مقطعات : حروف مقطعات کندہ کی ہوئی چاندی کی انگوٹھی، بزرگوں کے تجربہ میں آیا ہے کہ یہ انگوٹھی خیر و برکت، رزق حلال، روزگار، بحر و جاد سے حفاظت، ترقی درجات، تسخیر حکام، مقدمات میں کامیابی، دشمنوں کے شر سے نجات اور بچوں کے رشتے، عمل صالح کی توفیق اور دیگر ضرورتوں کے لئے بحکم خداوندی سے بہت مؤثر ہے۔ یہ انگوٹھی صرف مسلمانوں کے لئے ہے، ناپاکی کی حالت میں اور بیت الخلاء کے وقت مستعمل نہ ہو اجازت نہیں۔ ہدیہ مختلف سائز اور ڈیزائن میں -/80 سے -/125 تک۔

لاکٹ : حروف مقطعات سے تیار شدہ یہ لاکٹ خواتین کے لئے ہے جو انگوٹھی استعمال نہ کرنا چاہیں وہ لاکٹ استعمال کر سکتی ہیں۔ ہدیہ -/80 روپئے

خاتم عزیزی : مندرجہ بالا ضرورتوں کیلئے "عزیز" کے حروف کا نقش جسے غیر مسلم برادران اپنے وطن کیلئے تیار کیا جاتا ہے۔ ہدیہ مختلف سائز و ڈیزائن میں -/80 سے -/125 تک

مدنی تختی : بچوں کے گلے میں ڈالنے کے لئے چاندی کی تختی ام الصبیان، مسان، نظر بد اور ہر طرح کے شیطانی اثرات سے بچوں کی حفاظت کے لئے اکابر دیوبند کے تجربات میں سے ہیں۔ ہدیہ -/40 روپئے

لوح عزیزی : ہر طرح کے بے ہوشی کے دوروں کے لئے تانبے کی تختی جو حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی کے خاندانی تجربات میں سے ہے۔ ہدیہ -/20 روپئے

نوٹ : ڈاک کے ذریعے منگانے پر پیکنگ کا خرچ اور محصول ڈاک بذمہ طلب گار ایک پیکٹ میں کئی عدد منگوانے پر کفایت رہتی ہے۔

براہ کرم لفافے پر دو روپئے کا ڈاک ٹکٹ لگا کر تفصیلی کتابچہ (Catalouge) مفت حاصل کریں۔

۳۵ سال سے آپ حضرات کی خدمت کرنے والا ادارہ (زیر نگرانی حضرت مولانا مدیر است نبی صاحب استاذ حدیث دار العلوم دیوبند)

کاشانۂ رحمت افریقی منزل قدیم، محلہ شاہ ولایت دیوبند ضلع سہارنپور، یوپی

KASHANA-E-RAHMAT

AFRIQUI MANZIL, QADEEM MHO. SHAH WILAYAT
NEAR CHATTA MASJID, DEOBAND (SAHARANPUR) 247554

کل امر مرھون باوقا تھا (حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم)

۲۰۱۰ء کے بہترین اوقات عملیات

حضور پُرنور المرسل صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان پاک ہے کہ کل امر مرھون باوقاتھا یعنی تمام امور اپنے اوقات کے مرہون ہیں۔ فرمودۂ پاک کے بعد کسی چون وچراں کی گنجائش نہیں ہے۔ اب تمام توجہ صرف اسی پر ہے کہ علم نجوم نے مختلف اجرام فلکی کے باہم متناظر ہونے کے اوقات کو مناسب اعمال کے لئے منطبق کیا ہے۔ لہٰذا بعد از بسیار تحقیق وتدقیق ۲۰۱۰ء میں قائم ہونے والی مختلف نظریات کواکب کو استخراج کیا گیا ہے تاکہ عامل حضرات فیض یاب ہوسکیں۔

نظرات کے اثراتِ مندرجہ ذیل ہیں

علم النجوم کے زائچہ اور عملیات میں انہیں کو مدنظر رکھا جاتا ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تثلیث (ث)

یہ نظر سعد اکبر ہوتی ہے۔ یہ کامل دوستی، فاصلہ ۱۲۰ درجہ کی نظر سے بغض وعداوت مٹاتی ہے۔

اگر حصول رزق، محبت، حصول مراد وترقی وغیرہ سعد اعمال کئے جائیں تو جلدی ہی کامیابی لاتے ہیں۔

تسدیس (س)

یہ نظر سعد اصغر ہوتی ہے۔ نیم دوستی اور فاصلہ ۶۰ درجہ اثرات کے لحاظ سے تثلیث سے کم درجہ پر ہے۔ سعد دنیاوی امور سرانجام ہوتے اور سعد عقبیٰ میں کامیابی لاتا ہے۔

مقابلہ (ء)

یہ نظر نحس اکبر اور کامل دشمنی کی نظر ہے فاصلہ ۱۸۰ درجہ جنگ وجدل، مقابلہ اور عداوت کی تاثیر ہر دو ستاروں کی منسوبات میں پائی جاتی ہے۔ دو افراد میں جدائی، نفاق، عداوت، طلاق، بیمار کرنا وغیرہ نحس اعمال کئے جائیں تو جلد اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ سعد اعمال کا نتیجہ بھی خلاف ظاہر ہوگا۔

تربیع (ع)

یہ نظر نحس اصغر ہے۔ فاصلہ ۹۰ درجہ، اس کی تاثیر جدی میں نمبر ایک مقابلہ کم ہے۔ تمام نحس اعمال کئے جاسکتے ہیں۔ اگر دشمن دوست ہو چکا ہو تو اس کی تاثیر سے دشمنی کا احتمال ہوتا ہے۔

قران (ن)

فاصلہ صفر درجہ سیارگان، سعد سیاروں کا سعد، نحس ستاروں کا نحس قران ہوتا ہے۔

سعد کواکب: قمر عطارد، زہرہ اور مشتری ہیں۔

نحس کواکب: شمس، مریخ، زحل، ہیں۔ یہ نظرات ہندوستان کے موجودہ اسٹینڈرڈ ٹائم کے مطابق ہیں۔ ان میں اپنے ہاں کا تفاوت وقت جمع یا تفریق کرکے مقامی وقت نکالا جاسکتا ہے۔ یہ تمام اوقات نظر کے عین نقاط ہیں۔ قمری نظرات کا عرصہ دو گھنٹے ہے۔ ایک گھنٹہ وقت نظر سے قبل اور ایک گھنٹہ بعد جدید علم نجوم کے مطابق جنتری ہذا میں انجم کواکب شمس، مریخ، عطارد، مشتری، زہرہ، اور زحل میں بننے والی نظریات کی ابتداء، مکمل اور خاتمہ نظر کے اوقات بھی دیئے جارہے ہیں تاکہ عملیات میں دلچسپی رکھنے والے وقت سے بھرپور ممکنہ فیض حاصل کریں۔ اوقات رات کے ایک بجے سے شروع ہوکر دن کے ۱۲ بجے تک اور پھر دوپہر کے ایک بجے سے ۱۲ بجے رات تک ۱۳ تا ۲۴ لکھے گئے ہیں۔ ۱۳ بجے کا مطلب ہے کہ ایک بجے دوپہر اور ۱۸ بجے کا مطلب ۶ بجے شام اور رات بارہ بجے کو ۲۴ لکھا گیا ہے۔

نوٹ: قرانات مابین قمر، عطارد، زہرہ اور مشتری کے سعد ہوتے ہیں۔ باقی ستاروں کے آپس میں یا اوپر والے سعد ستاروں کے ساتھ ہوں تو بھی نحس ہوں گے۔

فہرست نظرات برائے عاملین ۲۰۱۰ء

اچھے برے کام کے واسطے وقت منتخب کرنے کے لئے پچھلے صفحہ پر نظر ڈالیں

جولائی

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
یکم جولائی	عطارد و مریخ	تثلیث	۱۷-۴۸
۲ جولائی	قمر و مریخ	مقابلہ	۱۰-۱۴
۳ جولائی	قمر و زحل	مقابلہ	۱۶-۴۶
۴ جولائی	قمر و کس	تربیع	۲۰-۳
۵ جولائی	قمر و زہرہ	تثلیث	۱۹-۲۱
۷ جولائی	قمر و کس	تسدیس	۱۰-۴
۷ جولائی	قمر و مریخ	تثلیث	۱۲-۵۷
۸ جولائی	قمر و مشتری	تسدیس	۱۸-۴۴
۹ جولائی	عطارد و زحل	تسدیس	۱۱-۵
۱۰ جولائی	قمر و مریخ	تربیع	۲۰-۳۵
۱۰ جولائی	قمر و زحل	تربیع	۱۵-۳۵
۱۱ جولائی	عطارد و مشتری	تثلیث	۱۳-۴۳
۱۲ جولائی	قمر و مریخ	تسدیس	۰۰-۴۵
۱۳ جولائی	قمر و عطارد	قران	۴-۱۹
۱۵ جولائی	قمر و زہرہ	قران	۲-۴۳
۱۶ جولائی	قمر و مریخ	قران	۶-۰۰
۱۷ جولائی	قمر و عطارد	تسدیس	۲۰-۶
۱۸ جولائی	قمر و کس	تربیع	۱۵-۳۱
۱۹ جولائی	قمر و زہرہ	تسدیس	۱۶-۵۶
۲۰ جولائی	قمر و مریخ	تسدیس	۱۸-۴۹
۲۱ جولائی	قمر و مشتری	تثلیث	۱۱-۳۷
۲۲ جولائی	قمر و زہرہ	تربیع	۵-۱۱
۲۳ جولائی	کس و زحل	تسدیس	۶-۴۳
۲۴ جولائی	قمر و زہرہ	تثلیث	۲۰-۴۲
۲۵ جولائی	قمر و مریخ	تثلیث	۱۹-۴۹
۲۶ جولائی	قمر و زحل	تثلیث	۱-۴۹
۲۸ جولائی	قمر و عطارد	مقابلہ	۹-۱۳
۳۰ جولائی	قمر و زہرہ	مقابلہ	۹-۱۳
۳۱ جولائی	قمر و مریخ	مقابلہ	۳-۱۸
۳۱ جولائی	سرج و زحل	قران	۱۳-۳۶

اگست

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
۲ راگست	قمر و عطارد	تثلیث	۴-۱۲
۳ راگست	قمر و کس	تربیع	۱۰-۲۷
۴ راگست	سرج و مشتری	مقابلہ	۱۹-۴۹
۵ راگست	قمر و زحل	تثلیث	۰۰-۳۷
۵ راگست	قمر و کس	تسدیس	۲۲-۲
۷ راگست	قمر و زحل	تربیع	۵-۴۶
۷ راگست	قمر و مریخ	تربیع	۱۱-۵۵
۸ راگست	زہرہ و زحل	قران	۲۲-۵۳
۹ راگست	قمر و زحل	تسدیس	۷-۳۱
۱۰ راگست	زہرہ و مشتری	مقابلہ	۵-۱۰
۱۲ راگست	قمر و عطارد	قران	۵-۳۳
۱۳ راگست	قمر و زحل	مقابلہ	۷-۳۱
۱۳ راگست	قمر و مشتری	مقابلہ	۸-۳۵
۱۴ راگست	قمر و کس	تسدیس	۱۵-۳۶
۱۶ راگست	قمر و عطارد	تسدیس	۱۳-۴۱
۱۷ راگست	مشتری و زحل	مقابلہ	۴-۱۳
۱۸ راگست	قمر و زہرہ	تسدیس	۷-۲۶
۱۹ راگست	قمر و مشتری	تربیع	۰۰-۵
۲۰ راگست	قمر و زحل	تربیع	۱-۱۹
۲۱ راگست	قمر و عطارد	تثلیث	۹-۱۵
۲۲ راگست	قمر و مشتری	تسدیس	۱۱-۷
۲۳ راگست	قمر و مریخ	تثلیث	۱۳-۴۶
۲۴ راگست	قمر و کس	مقابلہ	۲۲-۳۴
۲۶ راگست	قمر و عطارد	مقابلہ	۷-۳۷
۲۷ راگست	قمر و مشتری	قران	۱۱-۲۵
۲۷ راگست	قمر و زحل	مقابلہ	۱۵-۳۲
۲۸ راگست	قمر و مریخ	مقابلہ	۲۱-۳۸
۲۹ راگست	قمر و زہرہ	مقابلہ	۲-۲۲
۳۰ راگست	قمر و کس	تثلیث	۹-۱۹
۳۰ راگست	قمر و عطارد	تثلیث	۰۰-۸

ستمبر

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
یکم ستمبر	قمر و مشتری	تسدیس	۷-۳۸
۲ ستمبر	قمر و عطارد	تربیع	۴-۴۸
۳ ستمبر	قمر و زہرہ	تثلیث	۴-۱۵
۴ ستمبر	قمر و عطارد	تسدیس	۶-۲۵
۵ ستمبر	قمر و مریخ	تربیع	۴-۱۸
۵ ستمبر	قمر و مشتری	تثلیث	۱۶-۰۰
۷ ستمبر	قمر و مریخ	تسدیس	۷-۷
۸ ستمبر	قمر و عطارد	مقابلہ	۲-۴۲
۹ ستمبر	قمر و مشتری	مقابلہ	۱۴-۲۸
۱۱ ستمبر	قمر و مریخ	قران	۱۰-۴۶
۱۳ ستمبر	قمر و مشتری	تثلیث	۱۷-۲۲
۱۳ ستمبر	قمر و عطارد	تربیع	۴-۱۹
۱۵ ستمبر	قمر و کس	تربیع	۱۱-۲۰
۱۶ ستمبر	قمر و مریخ	تسدیس	۳-۱۴
۱۶ ستمبر	قمر و عطارد	تثلیث	۱۴-۶
۱۸ ستمبر	قمر و مشتری	تسدیس	۱۰-۴۳
۱۹ ستمبر	قمر و زحل	تثلیث	۱-۳۸
۲۱ ستمبر	قمر و مریخ	تثلیث	۱۰-۱۵
۲۱ ستمبر	قمر و عطارد	مقابلہ	۰۰-۱۱
۲۳ ستمبر	قمر و زحل	مقابلہ	۰۰-۰۴
۲۶ ستمبر	قمر و مریخ	مقابلہ	۱۶-۵۷
۲۶ ستمبر	قمر و زہرہ	مقابلہ	۲۲-۵۴
۲۷ ستمبر	قمر و عطارد	تثلیث	۱۵-۱۸
۲۸ ستمبر	قمر و مشتری	تسدیس	۶-۵۶
۲۸ ستمبر	قمر و کس	تثلیث	۲۱-۵۶
۲۹ ستمبر	قمر و زحل	تثلیث	۱-۴۵
۳۰ ستمبر	قمر و عطارد	تربیع	۷-۵۹
۳۰ ستمبر	قمر و مشتری	تربیع	۱۴-۱۱
۳۰ ستمبر	قمر و نیپچون	تربیع	۱۶-۵
۳۰ ستمبر	قمر و پلوٹو	مقابلہ	۰۰-۲۲

شرف قمر

۶ر جولائی صبح ۹ بج کر ۵۰ منٹ سے ۶ر جولائی دوپہر ۱۱ بج کر ۴۴ منٹ تک ۲ر اگست ۷ بج کر ۳۸ منٹ سے ۲ر اگست ۱۹ بج کر ۳۴ منٹ تک ۲۹ر اگست صفر بج کر ۳ منٹ سے ۳۰ر اگست رات ۲ بجے تک ۲ر ستمبر ۵ بج کر ۴۴ منٹ سے ۲۶ر ستمبر صبح ۷ بج کر ۴۰ منٹ تک قمر حالت شرف میں رہے گا۔ ان اوقات میں مثبت کام کرنے چاہئیں۔ انشاءاللہ اچھے نتائج جلد برآمد ہوں گے۔

ہبوط قمر

۱۹ر جولائی رات ۲ بج کر ۴۵ منٹ سے ۱۹ر جولائی صبح ۴ بج کر ۳۱ منٹ تک ۱۵ر اگست صبح ۹ بج کر ۴۲ منٹ سے ۱۵ر اگست دن ۱۱ بج کر ۶ منٹ تک۔ ۱۱ر ستمبر شام ۱۸ بج کر ۲۲ منٹ سے ۱۱ر ستمبر رات ۲۰ بج کر ۵۲ منٹ تک قمر حالت ہبوط میں رہے گا۔ ان اوقات میں منفی کام کرنے چاہئیں۔ باذن اللہ نتائج جلد برآمد ہوں گے۔

تحویل آفتاب

۲۳ر جولائی رات ۹ بج کر ۵۱ منٹ پر آفتاب برج اسد میں داخل ہوگا، ۲۳ر اگست دن ۱۰ بج کر ۵۶ منٹ پر آفتاب برج سنبلہ میں داخل ہوگا، ۲۳ر ستمبر صبح ۸ بج کر ۲۹ منٹ پر آفتاب برج میزان میں داخل ہوگا۔ یہ اوقات دعاؤں کی قبولیت کے اوقات ہیں۔ اپنی اہم دعائیں ان اوقات میں کیجئے۔ انشاءاللہ دعائیں قبول ہوں گی۔

منزل شرطین

۵ر جولائی شام ۶ بج کر ۳۰ منٹ پر۔
۲۹ر اگست صبح ۸ بج کر ۱۶ منٹ پر۔

۲۵ر ستمبر دوپہر ۲ بجے۔ چاند منزل شرطین میں داخل ہوگا۔ یہ اوقات [illegible] جیبی کی زکوۃ نکالنے والوں کے لئے اہم ہیں۔ ان اوقات کی قدر کریں۔ [illegible] تجیبی کی زکوۃ کی شروعات کریں۔

اوج شمس

۱ر جولائی سہ پہر ۳ بج کر ۲۳ منٹ سے ۱۲ جولائی شام چار بج کر ۴۴ منٹ تک آفتاب حالت اوج میں ہوگا۔ جن حضرات سے شرف شمس کا وقت چھوٹ [illegible] ان اوقات کو اہمیت دیں اور وہ نقوش تیار کریں جو شرف شمس کے وقت [illegible] جاتے ہیں۔ انشاءاللہ وہی نافع ہوگا۔

شرف عطارد

۲۴ر ستمبر صبح ۴ بج کر ۳۵ منٹ سے ۲۴ر ستمبر ۹ بج کر ۵۵ منٹ تک عطارد کو شرف حاصل ہوگا۔ تعلیم کا ذوق، تعلیم میں ترقی، امتحان میں کامیابی، وکیل اور ججوں کی ترقی کے لئے اہم وقت ہے۔ اس وقت کی قدر کریں اور متعلقہ کاموں کے لئے نقوش تیار کریں۔ انشاءاللہ تیر بہدف ثابت ہوں گے۔

سیاروں کی رجعت

۹ر جولائی سیارہ عطارد در حالت استقامت در برج اسد رات ۸ بج کر ۵۹ منٹ، ۲۸ر جولائی سیارہ عطارد در حالت استقامت در برج سنبلہ رات ۳ بج کر ۱۲ منٹ، ۱۳ر ستمبر سیارہ عطارد در حالت استقامت در برج سنبلہ صبح ۴ بج کر ۳۹ منٹ۔ ۱۰ر جولائی سیارہ زہرہ در حالت استقامت در برج سنبلہ شام ۵ بج کر ایک منٹ، ۷ر اگست سیارہ زہرہ در حالت استقامت در برج میزان صبح ۹ بج کر ۱۷ منٹ، ۳۰ر جولائی سیارہ مریخ در حالت رجعت در برج میزان صبح ۵ بج کر ۱۶ منٹ، ۲۳ر جولائی سیارہ مشتری در حالت رجعت در برج حمل شام ۵ بج کر ۳۳ منٹ، ۲۱ر جولائی سیارہ زحل در حالت رجعت در برج میزان رات ۸ بج کر ۴۰ منٹ۔

نوچندی جمعراتیں

۲۲ر جولائی، ۱۹ر اگست، ۱۶ر ستمبر کو جمعرات پڑے گی وہ نوچندی جمعرات ہوگی۔ عمل کی شروعات کا بہترین دن۔

سورج گرہن

مکمل سورج گرہن ۱۸۲ جولائی بروز اتوار۔ یہ گرہن ۱۱ر جولائی ۲۰۱۰ء ہندوستانی ٹائم کے مطابق رات ۱۰ بج کر ۴۰ منٹ سے شروع ہوکر ۱۲ر جولائی رات ۳ بج کر ۷ منٹ تک روئے زمین کے مختلف مقامات پر دکھائی دے گا لیکن ہندوستان میں نظر نہیں آئے گا۔ اس لئے اس موقع پر غسل اور صدقہ کا اہتمام کرنا ضروری نہیں ہے لیکن اس رات اگر میاں بیوی ایک دوسرے کے ساتھ مباشرت نہ کریں تو بہتر ہے۔ البتہ عملیات کرنے والے ان عملیات کا اہتمام کرسکتے ہیں۔ جو گرہن کے وقت کارگر ہوتے ہیں۔ اس لئے اس وقت حروف صوامت کی زکوۃ بھی ادا کی جاسکتی ہے۔

عاملین کی سہولت کے لئے جولائی، اگست، ستمبر ۲۰۱۰ء

تثلیث

تاریخ	سیارے	وقت
یکم جولائی	عطارد و مریخ	۱۷-۴۸
۵ جولائی	قمر و زہرہ	۱۹-۲۱
۷ جولائی	قمر و مریخ	۱۲-۵۷
۱۱ جولائی	عطارد و مشتری	۱۳-۳۳
۲۱ جولائی	قمر و مشتری	۱۱-۳۷
۲۳ جولائی	قمر و زہرہ	۲۰-۴۲
۲۶ جولائی	قمر و زحل	۱-۴۹
۳ اگست	قمر و عطارد	۴-۱۲
۵ اگست	قمر و زحل	۰۰-۳۷
۲۱ اگست	قمر و عطارد	۹-۱۵
۳۰ اگست	قمر و شمس	۹-۱۹
۳۰ اگست	قمر و عطارد	۰۰-۸
۳ ستمبر	قمر و زہرہ	۴-۱۵
۵ ستمبر	قمر و مشتری	۱۶-۰۰
۱۳ ستمبر	قمر و مشتری	۱۷-۲۲
۱۶ ستمبر	قمر و عطارد	۱۴-۶
۱۹ ستمبر	قمر و زحل	۱-۳۸
۲۱ ستمبر	قمر و مریخ	۱۰-۱۵
۲۷ ستمبر	قمر و عطارد	۱۵-۱۸
۲۸ ستمبر	قمر و شمس	۲۱-۵۶
۲۹ ستمبر	قمر و زحل	۱-۴۵

تسدیس

تاریخ	سیارے	وقت
۷ جولائی	قمر و شمس	۲۰-۴
۸ جولائی	قمر و مشتری	۱۸-۴۳
۹ جولائی	عطارد و زحل	۱۱-۵
۱۲ جولائی	قمر و مریخ	۰۰-۴۵
۱۷ جولائی	قمر و عطارد	۲۰-۶
۱۹ جولائی	قمر و زہرہ	۱۶-۵۶
۲۰ جولائی	قمر و مریخ	۱۸-۴۹
۲۳ جولائی	شمس و زحل	۶-۴۲
۵ اگست	قمر و شمس	۲۲-۳
۹ اگست	قمر و زحل	۷-۳۱
۱۳ اگست	قمر و شمس	۱۵-۳۹
۱۶ اگست	قمر و عطارد	۱۳-۴۱
۱۸ اگست	قمر و زہرہ	۷-۲۶
۲۲ اگست	قمر و مشتری	۱۱-۷
یکم ستمبر	قمر و مشتری	۷-۳۸
۴ ستمبر	قمر و عطارد	۲-۲۵
۷ ستمبر	قمر و مریخ	۷-۷
۱۶ ستمبر	قمر و مریخ	۳-۱۴
۱۸ ستمبر	قمر و مشتری	۱۰-۴۳
۲۸ ستمبر	قمر و شمس	۶-۵۶

قران

تاریخ	سیارے	وقت
۱۳ جولائی	قمر و عطارد	۴-۱۹
۱۵ جولائی	قمر و زہرہ	۲-۴۳
۱۶ جولائی	قمر و مریخ	۶-۰۰
۳۱ جولائی	مریخ و زحل	۱۳-۳۶
۸ اگست	زہرہ و زحل	۲۲-۵۳
۱۲ اگست	قمر و عطارد	۵-۳۲
۲۷ اگست	قمر و مشتری	۱۱-۲۵
۱۱ ستمبر	قمر و مریخ	۱۰-۴۶

تربیع

تاریخ	سیارے	وقت
۳ جولائی	قمر و شمس	۲۰-۴
۱۰ جولائی	قمر و مریخ	۲۰-۳۵
۱۰ جولائی	قمر و زحل	۱۵-۴۵
۱۸ جولائی	قمر و شمس	۱۵-۴۱
۲۲ جولائی	قمر و زہرہ	۵-۱۱
۳ اگست	قمر و شمس	۱۰-۲۷
۷ اگست	قمر و زحل	۵-۴۶
۹ اگست	قمر و مشتری	۱۰-۵
۱۲۰ اگست	قمر و زحل	۱-۱۹
۲ ستمبر	قمر و عطارد	۳-۴۸
۵ ستمبر	قمر و مریخ	۴-۱۸
۱۴ ستمبر	قمر و عطارد	۴-۱۹
۱۵ ستمبر	قمر و شمس	۱۱-۲۰
۳۰ ستمبر	قمر و عطارد	۷-۵۹

مقابلہ

تاریخ	سیارے	وقت
۳ جولائی	قمر و زحل	۱۶-۴۲
۲۸ جولائی	قمر و عطارد	۹-۱۳
۳۰ جولائی	قمر و زہرہ	۹-۱۳
۳۱ جولائی	قمر و مریخ	۳-۱۸
۳ اگست	مریخ و مشتری	۱۹-۴۹
۷ اگست	مشتری و زحل	۲-۱۳
۱۴ اگست	قمر و شمس	۲۲-۳۳
۲۶ اگست	قمر و عطارد	۷-۳۷
۲۷ اگست	قمر و زحل	۱۵-۳۲
۲۸ اگست	قمر و مریخ	۲۱-۳۸
۲۹ اگست	قمر و زہرہ	۳-۲۳
۸ ستمبر	قمر و عطارد	۲-۳۴
۹ ستمبر	قمر و مشتری	۱۴-۲۸
۲۱ ستمبر	قمر و عطارد	۰۰-۱۱
۲۴ ستمبر	قمر و زحل	۴-۰۰
۲۶ ستمبر	قمر و مریخ	۱۶-۵۷
۲۶ ستمبر	قمر و زہرہ	۲۲-۵۴

ترک عادات بد

بری عادات کا چھڑوانا

آیت کریمہ اھدنا الصراط المستقیم اور اسم الٰہی یا ہادی کا اکسیر اعظم عمل ایسے لوگوں کو راہ راست پر لانے کے لئے ہے جو ناجائز افعال، برے کاموں، مثلاً نشہ، جوا، شراب خوری اور غلط راہ پر گامزن شوہروں کو راہ راست پر لانے ازدواجی تلخ زندگیوں کو خوشگوار، راہ گم کردہ نوجوانوں کی اصلاح اور زیر تعلیم بچوں کا تعلیم سے فرار اور غلط ماحول، سوسائٹی سے متاثر ہو کر چوری، اشیاء فحاشی میں مبتلا ہو جاتے ہیں تو اس عمل کی برکت سے راہ راست پر آجائیں گے۔ یہ عمل یقین کے ساتھ کریں تو قدرت کاملہ نے اس میں اس قدر تاثیر رکھی ہے کہ پہاڑ بھی ریزہ ریزہ ہو جائیں۔

قرآن کریم کا دعویٰ ہے لا رطب ولا یابس الا فی کتب مبین لہٰذا ہر دکھ، پریشانی و بیماری کا علاج اور زندگی کے جمیع مسائل کا حل قرآن حکیم میں موجود ہے۔ شرط صرف ایمان و یقین کی ہے۔

ترکیب عمل: جس کسی سے بد عادات چھڑوانی ہوں اس کا نام مع والدہ کے اعداد بلحاظ ابجد قمری اور جو عادات چھڑوانی ہو اس کے اعداد اور عمل مذکورہ (اھدنا الصراط المستقیم یاھادی) کے اعداد گیارہ سو چار (۱۱۰۴) شامل کر کے نقش مربع دی گئی چال کے مطابق بنائیں۔

طریقہ نقش مع وقت: جس کسی کے لئے عمل کرنا مقصود ہو تو اس کا ستارہ اس کی اصل تاریخ پیدائش رومانی تقویم سے معلوم کریں۔ جب اس ستارہ کی قمر سے نظر تثلیث ہو تو اس وقت گیارہ عدد نقش مربع زعفران و عرق گلاب سے لکھیں۔ نقش مربع لکھنے کا طریقہ یہ ہے کہ کل مجموعہ اعداد سے ۳۰ عدد نفی کریں باقی کو چار پر تقسیم کریں۔ اگر ایک باقی بچے تو خانہ نمبر تیرہ، دو باقی بچیں تو خانہ نمبر نو اور اگر تین باقی بچیں تو خانہ نمبر پانچ میں کسر دیں۔ یعنی ایک عدد کا اضافہ کریں۔ نقش صحیح پر ہو جائے گا۔ مثلاً مطلوب گوگا بن نجمہ کے اعداد قمری ۱۴۵ عادت بد (شراب) کے اعداد ۵۰۳ عمل مذکورہ کے اعداد ۱۱۰۴ کل مجموعہ ۱۶۵۲ قاعدہ کے مطابق ۳۰ عدد نفی کئے۔ باقی ۱۶۲۲ تقسیم ۴ حصہ ۴۳۰ باقی بچے خانہ نمبر ۹ میں کسر آئے گی۔ نقش کے نیچے یہ عبارت لکھیں۔ (اھدنا الصراط المستقیم یاھادی) فلاں بن بنت فلاں کی بری عادت (عادت کا نام لکھیں) چھوٹ جائے۔ انشاء اللہ بری عادت چھوٹ جائے گی اور وہ توبہ کرے گا۔

شرائط و ہدایات: (۱) ہر حاجت مند کو اس عمل کی اجازت ہے۔ بشرطیکہ وہ نماز کا پابند ہو اور کم از کم حروف تہجی کی زکوٰۃ صغیر ادا کی ہوئی ہو یا کسی ایسے شخص سے عمل ہوائے۔

(۲) گیارہ عدد نقوش میں سے ایک نقش مطلوب کے گلے میں (اگر ممکن ہو تو) پہنا دیں باقی روزانہ ایک نقش شربت یا دودھ میں گھول کر پلا دیں۔

(۳) دوران عمل قمر در عقرب نہ ہو اور رجال الغیب بھی سامنے نہ ہوں۔

نقش مثالی مع چال۔

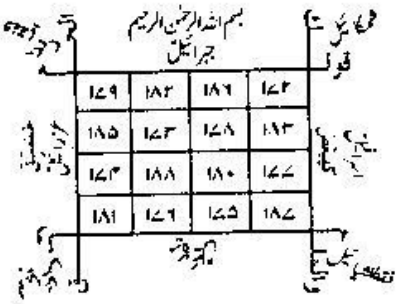

۱۷۹	۱۸۲	۱۸۶	۱۷۲
۱۸۵	۱۷۳	۱۷۸	۱۸۳
۱۷۴	۱۸۸	۱۸۰	۱۷۷
۱۸۱	۱۷۶	۱۷۵	۱۸۷

بدچلن بیٹے کے لئے: نماز فجر کے بعد "یا تواب" ۳۶۰ مرتبہ پڑھا کرے اور دعا نکلے، خواہش پوری ہوگی۔

نشے کی عادت

اگر بچوں کو نشہ کرنے کی عادت پڑ گئی ہو تو ان کو یہ نقش روزانہ ۲۱ دن تک پلائیں۔ یا ایک نقش کو بوتل میں ڈال کر اس کا پانی ۳۰ دن تک صبح شام پلائیں۔ اس طرح سے نقش ۱۵ دن تک پلائیں۔ انشاء اللہ نشے کی عادت چھوٹ جائیگی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۶۹	۳۶۴	۳۷۱
۳۷۰	۳۶۱	۳۶۶
۳۶۵	۳۷۲	۳۶۷

اس نقش کو گلاب و زعفران سے لکھیں اور باوضو ہو کر لکھیں۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

خواب

معصومین علیہم السلام کے ارشادات کی روشنی میں

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے اچھا خواب اللہ تعالیٰ کا عطیہ ہے بلکہ صالح انسان کا اچھا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔ اگر اچھا خواب دیکھا ہو تو اپنے مخلص اور وفادار دوست سے ذکر کرو۔ اور انہوں کے علاوہ اچھا خواب کسی کے سامنے بیان نہ کرو، برے اور فاسد خیالات رکھنے والے شخص کے سامنے اچھے خواب کا ذکر قطعاً نہ کرو۔ اگر تم نے ڈراؤنا اور برا خواب دیکھا ہے تو اسے قطعاً کسی کے سامنے بیان نہ کرو۔ امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں مومن کی رائے اور اس کا خواب نبوت کے ستر اجزا میں سے ایک ہے اور کچھ مومن وہ ہیں جنہیں ایک تہائی عطا ہوتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں خواب تین طرح کے ہوتے ہیں۔ (۱) اللہ تعالیٰ کی طرف سے مومن کیلئے خوشخبری ہے۔ (۲) شیطان کی طرف سے خوفزدہ کرتا (۳) پریشان اور برے خواب۔ رات کی دو تہائی گزر جانے کے بعد ملائکہ آسمان سے نازل ہوتے ہیں (یہ سحر سے پہلے ہوتا ہے) اس دوران دیکھے ہوئے خواب سچے ہوتے ہیں۔

امام محمد باقرؑ خواب کے بارے میں فرماتے ہیں جب انسان سوتا ہے تو اس کی روح آسمان کی طرف نکل جاتی ہے پھر روح جو کچھ آسمان میں دیکھتی ہے وہ حق ہوتا ہے اور جو کچھ روح آسمان کی بجائے فضا میں دیکھتی ہے وہ برے خواب ہوتے ہیں۔ امام علی رضا علیہم السلام فرماتے ہیں تمہارے محب دوست اور مومن کا برا ڈراؤنا خواب اس کے گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے۔ سوتے سے پہلے تسبیح زہرا پڑھ لیا کریں۔ آپ نے فرمایا محمد وآل محمد علیہم السلام کے قاتلوں، دشمنوں پر لعنت کر کے سونے سے ڈراؤنے اور برے خواب نہیں آتے۔

امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ جب انسان گناہوں میں پڑ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے برے خواب دکھا کر اپنی نافرمانی سے بچا لیتا ہے اور انسان خوفزدہ ہونے کی وجہ سے توبہ کی طرف رجوع کرتا ہے۔ امام حسن عسکریؑ فرماتے ہیں جو شخص زیادہ سوئے وہ پریشان برے اور ڈراؤنے خواب دیکھے گا۔ امیر المومنینؑ فرماتے ہیں سونے سے قبل یَا هُوَ یَا مَنْ لَا هُوَ اِلَّا هُوَ پڑھو یہ اسم اعظم ہے۔ ساتھ میں فرمایا جو شخص سونے سے قبل ۱۰۰ مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ پڑھے تو وہ برا خواب نہ دیکھے گا۔ جو شخص باوضو سوئے برا خواب نہ دیکھے، اگر کوئی برا خواب دیکھے تو نیند سے اٹھنے کے فوراً بعد مسجد میں چلا جائے اور مسجد میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کرے پھر محمد وآل محمد علیہم السلام پر صلوٰت بھیجے اور اللہ تعالیٰ سے برے خواب کے اثرات کے رد کرنے کی دعا مانگے، اللہ تعالیٰ غفور الرحیم ہے وہ رحم کرتا ہے۔

علم الاعداد کے ذریعہ خواب کی تعبیر معلوم کرنے کا طریقہ

خواب دیکھنے والے کا نام مع والدہ کے نام کے اعداد نکال کر ان میں اس دن کے اعداد شامل کریں۔ جس رات خواب دیکھا ہے۔ کل مجموعہ کو ۹ پر تقسیم کریں۔ جو عدد باقی بچے اس کی نقشہ ذیل سے تعبیر معلوم کریں۔ انشاء اللہ تعبیر درست ہوگی۔

(۱) خواب مبارک ہے تعبیر بہت جلد منافع کی صورت میں ظاہر ہوگی (۲) خواب دیکھنے والے کو عنقریب کاروبار یا کسی اور ذریعہ سے معقول فائدہ ہوگا۔ (۳) جاہ ومراتب میں ترقی ہوگی، دلی مراد پوری ہوگی۔ (۴) عزت ومرتبہ بڑھے گا ایک دو لوگوں سے احتیاط ضروری ہے۔ (۵) کوئی سفر کرنا پڑے عیش وعشرت حاصل ہو۔ (۶) خواب اچھا نہیں ہے حسب توفیق صدقہ وخیرات دیں۔ (۷) کسی سے لڑائی جھگڑا ہونے کا اندیشہ ہے، غصہ کو قابو میں رکھیں۔ (۸) خواب کی تعبیر مبارک ہے، کوئی خوشی کا کام دیکھو گے۔ (۹) واقعات میں کامیابی ہوگی، کچھ عرصہ بعد مراد حاصل ہو۔ (واللہ اعلم الغیب)

اگر دن کے ۱۲ بجے سے قبل خواب کی تعبیر معلوم کریں تو ایام ہفتہ کے نمبر یہ ہیں۔ اتوار ۱، پیر ۲، منگل ۵، بدھ ۴، جمعرات ۳، جمعہ ۶، ہفتہ ۷۔

اگر ۱۲ بجے کے بعد خواب کی تعبیر معلوم کریں تو ان نمبروں کو شامل نہ لائیں۔ اتوار ۸، پیر ۳، منگل ۵، بدھ ۹، جمعرات ۶، جمعہ ۶، ہفتہ ۲۔

مندرجہ ذیل تاریخوں میں کسی خواب کی تعبیر نہ لیں۔ جنوری: ۱، ۴، ۶، ۹، ۱۱، ۲۰۔ فروری: ۱، ۲، ۱۵، ۱۸۔ مارچ: ۱۳، ۱۸۔ اپریل: ۱۰، ۱۷، ۱۸۔ مئی: ۷، ۸۔ جون: ۱۷۔ جولائی: ۱۷۔ اگست: ۱۰، ۲۱۔ ستمبر: ۱، ۱۸۔ اکتوبر: ۶۔ نومبر: ۶، ۱۰۔ دسمبر: ۶، ۱۱، ۱۵۔

ان تاریخوں کے خواب اکثر سچے ہوتے ہیں۔ ۶، ۷، ۸، ۱۰، ۱۵، ۱۶، ۱۹، ۲۶، ۲۷۔ (واللہ اعلم الغیب)

◆ ◆ ◆ ◆ ◆ ◆ ◆

ماہنامہ طلسماتی دنیا کا خبرنامہ

بریلی میں یک طرفہ کارروائی کی مذمت

دیوبند 14 / مارچ یوپی رابطہ کمیٹی سکریٹری ڈاکٹر عبید اقبال عاصم نے بریلی میں 15 روز سے جاری فساد کے تعلق سے کہا کہ ریاستی حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس فساد پر فوری طور پر کنٹرول کرے اور اس میں ملوث افراد کو بلا تفریق مذہب وملت سخت سزائیں دے اور بے قصور افراد کی فوری رہائی کے احکامات دے۔ مولانا توقیر رضا خاں کی بلاوجہ گرفتاری اور ان کی رہائی کے نتیجہ میں شر پسندوں کی بریلی شہر کو دوبارہ فساد کی آگ میں جھونکنے کی کوشش پر اپنا ردعمل ظاہر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ مولانا توقیر رضا ایک مذہبی رہنما ہیں جو انسانیت پر پورا یقین رکھتے ہیں، مذہبی پس منظر سے ایک خاص مسلک کے ایک خاص تعلق رکھنے کے باوجود مولانا توقیر رضا ملک وملت کے اتحاد کے سلسلہ میں ہمیشہ پیش پیش رہے ہیں، جس کا ثبوت ان کی ماضی کی بے داغ زندگی سے ملتا ہے، جلوس محمدی کے نکالنے میں بھی مولانا نے اس کا مظاہرہ کیا اور ہولی کا احترام کرتے ہوئے اس جلوس کو موخر کر دیا تھا اس کے باوجود انتظامیہ نے یکطرفہ کارروائی کرتے ہوئے انہیں گرفتار کر لیا اور جب ان پر کوئی الزام ثابت نہیں ہو سکا تو آئین سے مجبور ہو کر پولیس کو انہیں چھوڑنا پڑا، یہ رہائی آئین کے مطابق تھی، جس کا تمام لوگوں کو احترام کرنا چاہئے تھا۔ اس کے برخلاف شر پسندوں نے اس رہائی پر جس طریقے سے احتجاج کیا بریلی کو دوبارہ فساد کی آگ میں جھونکا اور مسلمانوں کی املاک کو نقصان پہنچایا وہ صرف قابل مذمت ہی نہیں بلکہ باعث تشویش واضطراب بھی ہے۔ ڈاکٹر عاصم نے کہا کہ اس سلسلے میں سب سے زیادہ تشویشناک امر یہ ہے کہ بریلی کی پولیس وانتظامیہ فرقہ پرستوں کے ہاتھوں میں کھیل رہی ہے اور یکطرفہ کارروائی کر رہی ہے جو ریاستی حکومت کی اہلیت اور اس کے سیکولرزم کے دعوے پر سوالیہ نشان لگاتی ہے؟ ڈاکٹر عبید اقبال عاصم نے کہا کہ ریاستی حکومت کے ساتھ ساتھ انہوں نے ملت کے بہی خواہوں بالخصوص بریلی کے مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ اس غیر متوقع صورتحال پر سکون کا مظاہرہ کرتے ہوئے قانون کو اپنے ہاتھ میں لینے سے احتیاط برتیں اور امن کے دشمن یا فسادی افراد کو یہ موقع نہ دیں کہ وہ اس کی آڑ لے کر بے قصور افراد کو سزائیں دینے کا بہانہ تلاش کریں۔ ڈاکٹر عبید عاصم نے ملی تنظیموں کے سربراہان سے بھی اپیل کی کہ وہ بریلی کو بچانے کے لئے اتحاد کا مظاہرہ کرتے ہوئے اہالیان بریلی کی ہر طرح کی مدد کرنے اور اس شہر کو امن کی آماجگاہ بنانے کے لئے آگے آئیں۔

علمائے کرام کی متفقہ رائے "پولیو ایک مہلک مرض"

نجنور 14 / مارچ عوام میں پولیو کے تئیں بیداری لانے کے مقصد سے یونیسیف اینڈ ڈبلیو ایچ او کی جانب سے صحت اور تعلیم کے عنوان سے منعقد مذاکرہ میں اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے شہر امام مولانا عبدالستار نے کہا کہ تمام علمائے کرام کی متفقہ رائے ہے کہ پولیو ایک مہلک بیماری ہے اس پر شک کرنا ایک جہالت کے سوا کچھ نہیں ہے۔ مولانا عبدالستار نے کہا کہ صحت اور تعلیم کے درمیان ایک اہم رشتہ ہے۔ اگر تعلیم ہمارے پاس نہیں ہوگی تو ہم ندوین کو سمجھ سکتے ہیں اور نہ دنیا کو، علم ہمارے پاس ہوگا تو ہم دنیا کو بہتر ڈھنگ سے سمجھ سکتے ہیں۔ قرآن کریم میں صاف کہا گیا ہے کہ علم حاصل کرنا ہر مرد وعورت پر فرض ہے اور حضورؐ نے اپنی صحت کے تئیں لوگوں سے بیدار رہنے کو کہا ہے، اس لئے ہمارا فرض بن جاتا ہے کہ ہم علم حاصل کریں اور اپنے بچوں کی صحت کے لئے پولیو جیسی مہلک بیماری سے بچانے کے لئے انہیں پولیو خوراک ضرور پلائیں۔ سابق پرنسپل سید حمزہ نیازی نے کہا کہ اگر ہم جسمانی طور پر صحت مند ہوں گے تو ہماری عقل بھی صحت مند ہوگی اور صحت مند عقل رکھنے والا انسان ہی ترقی کر سکتا ہے۔ انہوں نے علم حاصل کرنے پر زور دیتے ہوئے کہا کہ اگر علم نہیں ہے تو آدمی اس ترقی کے دور میں آگے بڑھ سکتا ہے اور نہ وہ گمنامی کے غار میں دفن ہو کر رہ جائے گا۔ سید حمزہ نے کہا کہ سرکار نے صحت مند بھارت بنانے کے لئے پولیو کے خلاف مہم چھیڑ رکھی ہے ہمیں اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہئے۔

آخری صفحہ

تقریباً دو صدیوں سے مسلمان علم کے میدان میں پیچھے رہ گئے ہیں، ان کی صلاحیتیں ماؤف ہوگئیں اور ان کے شعور کو گہن لگ گیا، ان کے ادراک و بصیرت کی قندیلیں ٹمٹمانے لگیں، انہوں نے اپنی عظمت و رفعت، احترام و عزت اور قیادت و سیادت کو سپردگی سمجھ لیا تھا، اسی لئے وہ رفتہ رفتہ زوال کا شکار ہوتے اور دوسری قوموں نے انتھک جدوجہد کرکے انہیں اپنا باجگذار بنالیا اور ان کے ساتھ ہر طرح کا ستم روا رکھا۔ لیکن مسلمانوں میں اب پھر شعور بیدار ہو رہا ہے، وہ علم کی طرف واپس آرہے ہیں، صیہونی سازشوں کو وہ سمجھ رہے ہیں، ہر نئے مسئلہ پر اور ہر نئی سازش پر وہ سڑکوں پر نہیں اترتے، تحمل و صبر کے ساتھ حالات کا مقابلہ کرتے ہیں، خاموشی کے ساتھ اپنی صلاحیتوں کو پروان چڑھانے میں اپنا وقت صرف کر رہے ہیں، ہر مسئلہ کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں، ان میں تعلیم کا گراف بڑھ رہا ہے، انصاف پسند افراد بھی اسلام کے دین رحمت کو سمجھ کر اس کی طرف لپک رہے ہیں، "و تلك الايام نداولها بين الناس" حالات اس بات کی نشاندہی کر رہے ہیں کہ اسلام پر جتنی قدغن لگانے کی کوشش کی جارہی ہے، اتنی ہی تیزی سے اسلام ترقی کر رہا ہے اور اس کے دامن رحمت میں آنے والوں کا اضافہ ہو رہا ہے، تاریخ اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ کعبہ کو گاہ بگاہ صنم خانوں سے پاسباں ملتے رہے ہیں اس لئے کہ یہ فطرت کا دین ہے اور فطرت کے خلاف بغاوت خود کو تباہ و برباد کرنا ہے..... آج مسلمانوں کی سب سے بڑی ضرورت یہ ہے کہ وہ روزانہ کے نئے مسائل و ہنگاموں سے بے نیاز ہو کر علم و حکمت سے وابستہ کریں، خموشی کے ساتھ صلاحیتوں میں اضافہ کریں، فرقہ پرست، انتہائی ذہن رکھنے والے اور اسلام دشمن طاقتیں یہی چاہتی ہیں کہ وقتی طور پر مسلمانوں کے نازک و حساس مسائل کو چھیڑ کر ان میں اشتعال انگیزی پیدا کی جائے، ان کی صلاحیتیں دفاعی مورچوں تک محدود رہیں، ان کا ذہن و دماغ، فکر، نظر اور مال و متاع اسی پر صرف ہو، اسی لئے کبھی قرآن پر طعن و تشنیع، کبھی صاحب قرآن حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے نازک گوشوں پر طوفان بدتمیزی، کبھی ان کے تشخص و عبادت گاہوں پر اشتعال، کبھی ان کے اصولوں پر تنقید و تبصرہ اور اس طرح کے بے شمار مسائل کے ذریعہ مسلمانوں کی نفسیات پر حملہ کرکے انہیں الجھنوں کا شکار بنانا ہے، تاکہ وہ ابتدائی پوزیشن اختیار نہ کرسکیں..... ہمیں چاہئے کہ ہم ان واقعات پر صبر و تحمل کا مظاہرہ کریں، قانونی لڑائی لڑیں، اجتماعیت کا مظاہرہ کریں، علم و فن، عقیدہ و عمل، اخلاق و احسان میں کمال امتیاز پیدا کریں، انتھک جدوجہد کریں اور سنجیدہ علمی لب و لہجہ اختیار کرکے ایسا موثر، دعوتی لٹریچر تیار کریں جو وقت کے تقاضوں کے مطابق ہو اور انصاف پسند افراد کے دلوں کو اپیل کرے، ان کے سوچ و فکر کو مہمیز لگائے، اس سے انشاء اللہ صالح انقلاب پیدا ہوگا۔ قرآن پاک چشم کشا پیغام دیتا ہے: ومن اراد الآخرة و سعى لها سعيها وهو مومن فاولئك كان سعيهم مشكورا.

شکریہ چراکا پیغام

☆☆

TILISMATI DUNIYA
(MONTHLY)
ABULMALI,DEOBAND-247554
ماہنامہ طلسماتی دنیا
R.N.I.66796/92
RNP/SHN/61
2009-11

Rs.100/=

Rs.75/=

Rs.75/=

ماہنامہ طلسماتی دنیا
کے
خصوصی نمبرات

Rs.60/=

Rs.75/=

Rs.100/=

Rs.50/=

Rs.75/=

Rs.60/=

Rs.75/=

Rs.60/=

Rs.75/=

Rs.75/=

Rs.60/=

Rs.75/=

DANISH AAMRI 09997247030

SK. GAFAR. NI'AL'

9853581282